عمران سیریز نمبر 10

لڑکیوں کا جزیرہ

(مکمل ناول)

پیشرس

دھوئیں کی تحریر کے بعد "لڑکیوں کا جزیرہ" پڑھیے! اس میں بھی آپ عمران کو پہلے کی طرح کافی چاق و چوبند پائیں گے!..... آپ میں سے ہر ایک کی پسند الگ الگ ہے..... لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر ایک کو پسند آئے گا۔

ہر ماہ مجھے آپ کے سینکڑوں خط ملتے ہیں! اور میں نے اُن سے یہ اندازہ کیا ہے کہ اگر سب کی پسند کا خیال رکھنے کی کوشش کی جائے تو کم از کم پانچ ہزار صفحات کا ناول ضرور لکھنا پڑے گا! آپ میں سے کچھ صرف ایڈونچر پسند کرتے ہیں! کچھ واقعاتی ناول چاہتے ہیں! کچھ صرف سراغ رسی اور منطقی موشگافیاں پسند کرتے ہیں..... لیکن ایسے حضرات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو "ڈھول دھپے" کی زیادتی پر زور دیتے ہیں! لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں صرف صفحات نہیں بھرتا!

آپ نے اُن لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جنھوں نے غیر قانونی طور پر میرے چند ناول چھاپ لئے ہیں۔ ان میں سے ایک آدھ ناول ایسے بھی ہیں جن کے نام بدل کر دھوکے سے آپ کی جیبیں خالی کرائی گئی ہیں۔ مجھے اس المیہ پر افسوس ہے!

مگر آپ مطمئن رہیں۔ خالد میر وزیر آبادی کے خلاف میرے
مشیر قانونی جناب نجم الدین قریشی ایم اے ایل ایل بی (ایڈووکیٹ)
سخت ترین قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ خالد میر نے دوہرا جرم کیا
ہے.... ایک تو میری اجازت حاصل کئے بغیر میرے ناول چھاپ
لئے.... دوسرے ایک ناول کا نام بدل کر پبلک کو دھوکا دیا یعنی آپ جو
ناول پہلے خرید کر پڑھ چکے تھے اُسے آپ نے میرا کوئی نیا ناول سمجھ
کر دوبارہ خرید لیا.... اس طرح پبلک کو دھوکا دینا بہت بڑا جرم ہے
اور یقین رکھئے کہ خالد میر وزیر آبادی کو اس کے لئے بھگتنا پڑے گا۔

ابن صفی

۱۵ر جولائی ۱۹۵۶ء

(۱)

سمندر کا پھوڑا.... آج بقعہ نور بنا ہوا تھا!.... لیکن اب وہ سمندر کا پھوڑا نہیں کہلاتا
تھا اس کے مختلف نام تھے! نوجوانوں میں وہ لڑکیوں کے جزیرے کے نام سے مشہور تھا! ویسے
سرکاری کاغذات پر وہ سمندر کا پھوڑا ہی لکھا جاتا ہے۔ انگریزوں نے اسے یہی نام دیا تھا! وہ بندر
گاہ سے چار میل کے فاصلے پر واقع تھا! ۱۸۷۷ء سے پہلے اس کا نام سمندر کا پھوڑا بھی نہیں تھا!
اس وقت شاید اس کا کوئی نام ہی نہیں تھا!.... ہو سکتا ہے کہ ویران جزیرے کے نام سے اسے یاد
کیا جاتا رہا ہو۔ ۱۸۷۷ء میں انگریزوں نے اس پر بحری فوج کی ایک چھوٹی سی چوکی قائم کی اور وہ
جزیرہ آہستہ آہستہ آباد ہو گیا! پھر ٹھیک دس سال بعد ۱۸۸۷ء میں ایک رات وہ یک بیک تہ
نشین ہو گیا۔ بہت تھوڑے آدمی اپنی جانیں بچا سکے!.... لیکن اس میں ان کے ارادے کو دخل
نہیں تھا! سینکڑوں لاشیں بڑی بڑی لہروں کے ساتھ شہری ساحل سے آ لگیں تھیں! ان لاشوں
میں کچھ بیہوش آدمی بھی تھے جن کی جانیں بروقت طبی امداد کی بناء پر بچ گئی تھیں! اس جزیرے
کا ڈوبنا انیسویں صدی کی سب سے بڑی ٹریجڈی تھی! اس کا ماتم عرصے تک ہوتا رہا! پھر آہستہ
آہستہ لوگ بھول ہی گئے کہ وہاں کبھی کوئی جزیرہ بھی تھا!....

۱۹۰۵ء میں جزیرہ پھر سمندر کی سطح پر ابھر آیا!.... لیکن چونکہ اس سے بڑی تلخ یادیں وابستہ
تھیں اس لئے اس کی طرف دھیان تک نہ دیا گیا! اور وہ اسی طرح ویران پڑا رہا! اور سرکاری طور
پر "سمندر کے پھوڑے" کے نام سے یاد کیا جاتا رہا!....

اس کے پندرہ سال بعد اس کی ہیئت ہی بدل گئی۔ پہلے وہ ریت کا ایک بہت بڑا تودہ معلوم ہوتا
تھا مگر اب اس پر ہریالی نظر آنے لگی تھی.... خاصی زرخیز زمین معلوم ہوتی تھی! لیکن وہ ویران

ہی رہا!... اکثر ماہی گیر وہاں شب بسری کر لیا کرتے تھے!...

پھر آہستہ آہستہ وہ ایک تفریح گاہ میں تبدیل ہوتا گیا! لوگ وہاں پکنک کے لئے جانے لگے

پھر ایک بار دوسری جنگ عظیم کے دوران میں وہاں ریڈ کراس چیریٹی فنڈ کے سلسلے میں کچھ تقریبات منعقد کی گئیں!... اسی دن سے سمندر کا چھوڑا ایک بہترین تفریح گاہ قرار دے دیا گیا شہر کی سالانہ قومی نمائش کے لئے اسے منتخب کر لیا گیا! لہٰذا آج بھی وہ جزیرہ روشنیوں کا جنگل معلوم ہو رہا تھا... شہر سے یہاں تک بے شمار لانچیں اور بادبانی کشتیاں چل رہی تھیں۔ پہلے پہل تو نمائش کے منتظمین کے درمیان کچھ اختلاف رائے ہو گیا تھا... کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہاں اس ویرانے میں تجارتی نقطہ نظر سے نقصان ہی ہوگا۔ مگر ان کا یہ خیال غلط نکلا! کیونکہ پہلے ہی دن وہاں اتنا اژدحام ہو گیا کہ منتظمین کے ہاتھ پیر پھول گئے!...

صدہا سال کے ویران جزیرے پر رنگ و نور کا طوفان سا آ گیا تھا! شاید ہی کوئی ایسا درخت باقی رہا ہو جس پر رنگین برقی قمقمے نظر نہ آتے ہوں! مائیکروفون فضا میں موسیقی منتشر کر رہا تھا اور رنگین حسن کی مورتیں متحرک نظر آ رہی تھیں! اور یہ اس وقت سچ مچ لڑکیوں کا جزیرہ معلوم ہو رہا تھا۔

تماشائیوں کا انہماک اتنا بڑھا ہوا تھا جیسے انہیں یہ رات یہیں گذارنی ہو! کوئی بھی جلدی میں نہیں معلوم ہوتا تھا۔

آج نمائش کا پہلا ہی دن تھا۔ مگر عمران وہاں تفریح کی غرض سے نہیں گیا تھا۔ ان دنوں اس کے پاس ایک کیس تھا! حالانکہ کیس کی نوعیت ایسی نہیں تھی جس کا تعلق ایکس ٹو ایکے محکمے سے ہوتا مگر عمران اس میں دلچسپی لے رہا تھا! یہ ایک گمنام لڑکی کے قتل کا کیس تھا جس کی لاش شہر کی ایک سڑک پر پائی گئی تھی!... لڑکی گمنام ہی ثابت ہوئی تھی کیونکہ اس کی لاش کی شناخت نہیں ہو سکی تھی! مگر کیس پر اسرار تھا۔

پر اسرار یوں کہ جس شام کو شہر کے ایک بڑے آدمی کے منیجر کی لڑکی کے اغوا کی رپورٹ درج کرائی گئی اس رات کو لاش بھی ملی! مغویہ لڑکی کے حلیہ شناخت میں اس کا ایک زخمی بھی شامل تھا جس پر پٹی چڑھی ہوئی تھی!...

لاش کے داہنے پیر پر بھی ویسی ہی پٹی پائی گئی... سینے میں خنجر کا زخم تھا... چہرے کی شناخت مشکل تھی! کیونکہ وہ کسی ٹرک یا کار کے پہیوں کے نیچے آ کر بری طرح کچلا گیا! لیکن اس

کے جسم پر وہی لباس تھا جو مغویہ لڑکی کے جسم پر بیان کیا جاتا تھا!

لڑکی کے باپ نے لاش شناخت کر لی! لیکن ماں نے نہیں تسلیم کیا کہ یہ اس کی لڑکی ہی کی لاش ہے۔ اس نے محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کو اپنی لڑکی رابعہ کی ایک خاص پہچان بتائی جو اس کے باپ کو بھی معلوم نہیں تھی!... پھر کیپٹن فیاض بھی مطمئن ہو گیا کہ یہ مغویہ لڑکی کی لاش نہیں ہے۔ اب کیپٹن فیاض نے اس کے باپ کو پکڑا جو اسے مغویہ ہی کی لاش سمجھنے پر مصر تھا!... بڑی رد و قدح کے بعد باپ رو پڑا اور اس نے بتایا کہ اسے بھی یقین نہیں ہے کہ یہ اس کی لڑکی ہی کی لاش ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ بات وہیں ختم ہو جائے! بدنامی کے اس دھبے کو موت ہی مٹا ڈالے!

پھر وہ لاش کس کی تھی اور اسے مغویہ لڑکی ثابت کرنے کی کوشش کیوں کی گئی تھی! یہ ایک الجھا ہوا سوال تھا جس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا! کیپٹن فیاض مغویہ کے باپ سے کچھ معلوم نہ کر سکا۔

عمران اس کیس میں دلچسپی لے رہا تھا اور حقیقتاً یہ الجھاؤ ہی اس کی دلچسپی کا باعث ہو سکتا تھا ورنہ اگر کوئی سیدھا سادا قتل کا کیس ہوتا تو وہ شاید اس کی طرف توجہ بھی نہ دیتا۔ کیونکہ اس کیس کی تفتیش کا اس کے فرائض سے کوئی تعلق نہیں تھا!...

وہ یہاں اس لئے آیا تھا کہ کم از کم مغویہ کے باپ ہی پر ایک نظر ڈالے!... یہاں اس سے گفتگو کرنے کا موقع بھی مل سکتا تھا! کیونکہ وہ بھی نمائش کے منتظمین میں سے تھا۔ مگر یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ وہ نہ مل سکا! عمران کو اتنا ہی معلوم ہوا کہ وہ کچھ دیر قبل وہاں موجود تو تھا لیکن کسی ضرورت کے تحت شہر واپس چلا گیا۔

عمران منتظمین کے آفس سے نکل کر ایک جگمگاتی ہوئی روش پر آ گیا! یہاں جگہ جگہ خوشنما پودوں کی قطاروں کے درمیان روشیں بنائی گئی تھیں! عمران نے اس طرح پلکیں جھپکا کر اپنے لب تھپکائے جیسے وہ سچ مچ الو ہو اور اسے کوئی روشنی کے اس طوفان میں زبردستی چھوڑ گیا ہو! حالانکہ یہاں اس وقت اس قسم کی ایکٹنگ کی ضرورت نہیں تھی! مگر عمران عادتاً سچ مچ احمق ہوتا جا رہا تھا!

عورتوں اور مردوں کے غول کے غول اس کے قریب سے گذر رہے تھے!... اور عمران

کے چہرے پر برسنے والی حماقت کچھ اور زیادہ بڑھ گئی تھی! اسے دوسری طرف جانے کے لیے تقریباً تین منٹ تک کھڑا رہنا پڑا... کیونکہ ابھی تک اس روش سے گذرنے والوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں دکھائی دیا تھا جس سے گذر کر وہ دوسری روش تک پہنچ سکتا۔

اچانک دو لڑکیاں اس کی طرف مڑیں اور دفتر والی روش پر آ گئیں... عمران سمجھا تھا کہ اس کے قریب سے گذر کر شاید آفس میں جائیں گی! لیکن وہ دونوں اس کے سامنے رک گئیں!

"کیوں! یہی حضرت تھے نا!" ایک نے دوسری سے کہا۔

"شاید یہی تھے!" دوسری بولی!

"نہیں! سو فیصدی یہی تھے!"

"ہائیں!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا! "میں تھا نہیں بلکہ ہوں!"

"تم نے پچھلے سال مجھے گالی دی تھی!" پہلی لڑکی بولی!

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے! وہ میرے بڑے بھائی صاحب رہے ہوں گے! میری ہی جیسی صورت شکل والے ہیں!... خیر اب آپ کیا چاہتی ہیں! بات تو سال بھر پہلے کی ہے!"

"کہیں اطمینان سے بیٹھ کر باتیں ہوں گی!" جواب ملا! "کیفے روئیک میں!... کیوں؟"

اس نے دوسری لڑکی کی طرف دیکھا اور وہ سر ہلا کر بولی "ٹھیک ہے!"

"ٹھیک ہے تو چلیے!" عمران لاپروائی سے بولا۔

"نہیں! انہوں نے گالی نہیں دی ہوگی!" دوسری لڑکی نے پہلی سے کہا۔

"یہ تو بڑے اچھے آدمی معلوم ہوتے ہیں!"

"جی ہاں! مجھے گالی آتی ہی نہیں!... صرف ایک جانتا ہوں! وہ کیا ہے! حرام زادہ... [illegible] اور یہ بھی بھول گیا... کیا کہتے ہیں اسے... لاحول ولا... نہیں یاد آئے گا! حرام زادہ..."

عمران کے چہرے پر حماقت آمیز سنجیدگی تھی! الجھن کے آثار تھے بالکل ایسے ہی جیسے کسی دماغ پر زور دیتے وقت پیدا ہو جاتے ہیں... لڑکیوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا! اور پھر بے ساختہ مسکرا پڑیں، آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے ہوئے اور پہلی بولی۔

"تو چلیے نا وہیں گفتگو ہوگی!"

عمران چل پڑا۔ اس کی چال بھی بڑی بے ڈھنگی نظر آ رہی تھی!... لیکن اب لڑکیاں

سنجیدہ ہو گئی تھیں!... وہ کیفے روئیک میں آئے!... نمائش میں شاید یہی سب سے زیادہ آباد کیفے تھا!... ورنہ وہ لڑکیاں اسی کا نام کیوں لیتیں!

صرف تین یا چار میزیں خالی تھیں!... لڑکیوں نے ایک منتخب کر لی... جیسے ہی وہ بیٹھے ایک ویٹر سر پر مسلط ہو گیا!...

"کیا لاؤں!..." ویٹر نے جھک کر نہایت ادب سے پوچھا!

لڑکیاں عمران کی طرف دیکھنے لگیں اور عمران بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا! "تت... تین... گلاس ٹھنڈا پانی...!"

"جی صاحب...!"

"ٹھنڈا پانی...!"

"اوہ... تو... لو!" ایک لڑکی ہنستی ہوئی دوہری ہو گئی! "گرلڈ چکن تین پلیٹ... تین کیک اور کافی... جاؤ...!"

اب عمران کے چہرے کی حماقت انگیز سنجیدگی میں بوکھلاہٹ بھی شامل ہو گئی تھی!

"کیوں ڈیئر!... تم پریشان کیوں ہو!" ایک لڑکی نے عمران کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بڑی محبت سے کہا! اور عمران اس طرح اپنا ہاتھ کھینچ کر شرما گیا جیسے کسی کنواری لڑکی سے اس کے ہونے والے شوہر کا نام پوچھ لیا گیا ہو!

"تم مجھے بڑے اچھے لگتے ہو!" دوسری نے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا!

"میں گھر... جاؤں گا!..." عمران پیچھے ہٹنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ اور اس کی کرسی الٹ گئی!... وہ بھی کرسی ہی پر تھا! پھر وہ کیوں نہ الٹتا! بہتیرے لوگ اچھل کر کھڑے ہو گئے! کچھ ہنسنے لگے! دونوں لڑکیاں سناٹے میں آ گئیں! جب عمران پڑا ہی رہا تو وہ بھی اٹھ کر اس کی طرف جھپٹیں! عمران آنکھیں بند کیے گہری گہری سانسیں لے رہا تھا!

"انور بھائی... انور بھائی!" ایک لڑکی نے عمران کو جھنجھوڑ کر ہانک لگائی مگر عمران کے بدن میں بھی حرکت نہ ہوئی!

"کیا ہوا...!" کسی نے پوچھا!

"بیہوش ہوگئے ہیں!" دوسری لڑکی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

پہلی لڑکی عمران کے کوٹ کے بٹن کھولنے لگی اور عمران نے محسوس کیا کہ اس کا ہاتھ اندرونی جیب سے اوپر کی طرف کھسک رہا ہے لیکن وہ دم مارے پڑا ہی رہا پرس اسی لڑکی نے اس کی جیب سے کھسکایا تھا جس نے روش پر اسے چھیڑا تھا!.... عمران نے اسے بھی محسوس کر لیا کہ وہی اس کے کپڑوں کو چھیڑ رہی تھی مگر اب بھی اسی طرح پڑے رہنا دانشمندی سے بعید تھا۔

عمران کو ہوش آ گیا! وہ دو تین بار ہولے ہولے کراہا پھر اٹھ بیٹھا! اس کے گرد کافی بھیڑ اکٹھا ہو گئی تھی! لوگ بیہوشی کی وجہ پوچھنے لگے اور عمران کسی گھبرائے ہوئے بچے کی طرح ہاتھ اٹھا کر بولا! "باہر!"

لڑکیوں نے اس کے دونوں بازو پکڑتے ہوئے کہا "چلئے چلئے!" عمران لڑکھڑاتا ہوا باہر آیا.... اس کے پیچھے شور ہو رہا تھا! لوگ ہنس رہے تھے۔ قہقہے لگا رہے تھے!.... کبھی کبھی کوئی فقرہ بھی کس دیتا!.... بہر حال لوگوں کا خیال تھا کہ وہ پئے ہوئے ہے!

"آپ کو کیا ہو گیا تھا!" ایک لڑکی نے پوچھا!

"پتہ نہیں! میں نہیں جانتا! مجھے گھر پہنچا دیجئے!" عمران گھگھیایا!

"کیوں! اب گھر بھی پہنچا دیں! واہ یہ ایک ہی رہی!"

"خدا کے لئے... ورنہ میں لانچ سے سمندر میں گر کر.... ارے باپ رے!"

ایسا معلوم ہوا جیسے عمران سچ مچ سمندر میں گر کر ڈوب رہا ہو! وہ دونوں بے تحاشہ ہنسنے لگیں! ان میں ایک جس نے پرس اڑایا تھا کھسک جانے کا موقع ڈھونڈ رہی تھی!

"یہ دورہ جب بھی پڑتا ہے ایک ایک گھنٹے کے بعد پڑتا ہی چلا جاتا ہے!.... خدا کے لئے مجھے گھر پہنچا دیجئے! جو معاوضہ چاہے لے لیجئے! ہزار دو ہزار.... پانچ....!"

"ہائیں، ہائیں! کیوں الو بناتے ہو!"

"میں کوئی مفلس آدمی نہیں ہوں! ایک بہت بڑی عمارت میں تنہا رہتا ہوں! لاکھوں کا مالک ہوں!"

"دوسرے گھر والے....!"

"سب اللہ کو پیارے.... ہو گئے! ایک دن میں بھی مر جاؤں گا!"

"نہیں تم زندہ رہو گے ڈارلنگ!...." دوسری اس کا بازو تھپ تھپا کر بولی!

"ہائیں....! ڈارلنگ.... میں کیا سن رہا ہوں!.... ڈارلنگ!...." عمران لفظ ڈارلنگ اس طرح مزے لے لے کر دہراتا رہا جیسے یہ لفظ زندگی میں پہلی بار اس کے لئے استعمال کیا گیا ہو... پھر وہ ایک طویل سانس لے کر گلوگیر آواز میں بولا! "تم لوگ بڑی اچھی ہو! مجھے آج تک کسی نے بھی ڈارلنگ نہیں کہا!.... بچپن میں میرے ماں باپ بالکل مر گئے تھے!.... بالکل کیا بس مر گئے تھے!.... پھر آج تک کسی نے بھی مجھ سے پیار محبت سے باتیں نہیں کیں!"

لڑکیوں نے ایک دوسری کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر وہ لڑکی بولی جس نے پرس اڑایا تھا۔

"یہ تمہیں گھر پہنچا دے گی! مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے!"

"نہیں تم بھی چلو! چلو ورنہ میں یہیں کسی پتھر سے اپنا سر ٹکرا دوں گا!"

عمران نے کچھ اس طرح غل غپاڑہ مچانے کے سے انداز ظاہر کئے کہ دونوں لڑکیاں بوکھلا گئیں!

"اچھا! اچھا.... چپ رہو! ہم چلتے ہیں! تمہارے پاس کار ہے!" پرس اڑانے والی نے پوچھا!

"ایک نہیں تین ہیں!"

"تم ہمیں کار سے شاداب نگر بھجوا دو گے!"

"بالکل بالکل! دونوں کو الگ الگ کاروں سے.... پرواہ نہ کرو!" عمران سر ہلا کر بولا! پھر دونوں لڑکیاں عمران کو چھیڑنے لگیں! اور عمران شرماتا اور لجاتا ہوا نمائش کے احاطے سے باہر نکلا.... اب وہ ساحل کی طرف جا رہے تھے، جو ایک فرلانگ سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا! یہاں بہت زیادہ بھیڑ تھی! خصوصاً اس حصے میں جہاں لانچ رکتے تھے! انہیں بدقت تمام ایک لانچ میں جگہ مل سکی!

ساحل سے کافی دور نکل جانے کے بعد عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا! پرس اڑانے والی اس سے کچھ دور کھسک گئی! پھر اس نے اسے ہنستے دیکھا!

"کیا بات ہے۔" پرس اڑانے والی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ وہ اسے اس طرح ہنستے دیکھ کر کچھ خوفزدہ سی ہو گئی تھی!

"جیب صاف ہو گئی!" عمران نے قہقہہ لگا کر کہا!

"کیا!" دوسری لڑکی متحیرانہ لہجے میں بولی "اور آپ اس طرح ہنس رہے ہیں!"

"ارے کیوں نہ ہنسوں اگر کٹ بھی تو سر پیٹ کر رویا ہوگا"

"کیوں؟" پرس اڑانے والی نے پوچھا۔

"میرے پرس میں صرف ساڑھے چار آنے تھے!... ہاہا... ہاہا مرغا بنا دیا سالے کو"

"ساڑھے چار آنے؟"

"ہاں! میں جب کبھی بھیڑ بھاڑ میں جاتا ہوں تو پرس میں اتنے ہی پیسے ہوتے ہیں۔ نوٹوں کے لئے ہمیشہ اپنے کوٹوں میں چور جیبیں بنواتا ہوں!..."

عمران نے اپنے پرس کے بارے میں جو کچھ بھی کہا تھا بالکل سچ کہا تھا اس کے پرس میں ساڑھے چار آنے ہی تھے وہ زیادہ رقمیں عموماً چور جیبوں میں رکھا کرتا تھا!

"تو اب لانچ کا کرایہ ہم سے ادا کرواؤ گے!" ایک لڑکی نے کہا۔

"فکر نہ کرو پائی پائی ادا کروں گا! اس کے علاوہ اور بھی جو خدمت..... جی ہاں!"

شہر کے ساحل پر پہنچ کر عمران نے ایک ٹیکسی لی اور ڈرائیور کو دانش منزل کا پتہ بتایا۔ دانش منزل جو سیکرٹ سروس کے پر اسرار چیف آفیسر کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

لڑکیاں کمپاؤنڈ کے پھاٹک میں داخل ہوتے ہی بڑ بڑائیں! "واقعی آپ سچ کہتے تھے! یہاں اندھیرا ہے!"

"اب میں روشنی کروں گا"

"نوکر کہاں ہیں....!"

"میں پڑھے لکھے نوکر چاہتا ہوں! مگر سب جاہل ملتے ہیں۔ اس لئے نوکر رکھتا ہی نہیں ہوں!.... کھانا ہوٹل سے آتا ہے.... اور مروں گا ہسپتال میں۔ کیوں کیا خیال ہے!"

"شادی نہیں کی؟...."

"کم از کم ایسی بیوی چاہتا ہوں جو فرنچ اور جرمن.... بخوبی بول سکتی ہو! لاطینی اور عبرانی لکھ سکتی ہو!"

"کیوں؟"

"ہا.... یہ ایک بہت بڑی ٹریجڈی ہے۔" عمران نے قفل میں کنجی گھماتے ہوئے کہا "تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔ شاید تمہاری نظروں میں کوئی ایسی لڑکی ہو!"

دروازہ کھول کر اس نے راہداری میں روشنی کر دی۔ نیچے پوری راہداری میں قالین بچھے ہوئے تھے.... تھوڑی ہی دیر بعد وہ دونوں عمارت کا ایک ایک کمرہ دیکھتی پھر رہی تھیں۔

"آپ بہت بڑے آدمی ہیں!" پرس اڑانے والی نے ایک جگہ رک کر کہا

"ہاں مگر لوگ مجھے خبطی کہتے ہیں! اور میں ہوں بھی کچھ کچھ ایک!" عمران نے جواب دیا وہ انہیں نشست کے کمرے میں لایا!.... پھر جب وہ اطمینان سے بیٹھ گئیں تو عمران نے اس لڑکی کو مخاطب کیا جس نے پرس اڑایا تھا۔

"اب میرا پرس واپس کرو!" لڑکی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"ضروری نہیں کہ خوبصورت عورتیں دل کی بھی اچھی ہوتی ہوں! جی ہاں میرا پرس واپس کیجئے! انجری اسی میں ہے۔"

دوسری لڑکی جھپٹ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران کو چند لمحے گھورتی رہی پھر بولی۔

"آپ ہمارا کچھ نہیں کر سکتے۔ سمجھے اگر ہم نے شور مچا دیا تو...."

"کوشش کر دیکھو! تم دیکھ رہی ہو کہ کمرے کے دروازے مقفل ہیں۔ ہاں وہ مقفل ہی ہیں!... اس کمرے کی دیواریں ساؤنڈ پروف ہیں! لہٰذا تیز سے تیز آواز یہیں گونج کر رہ جائے گی... شاباش کرو نا کوشش!...."

"آپ کیا چاہتے ہیں!" پرس اڑانے والی نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا!

"کیا پرس!" عمران نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا!

لڑکی نے اپنے وینٹی بیگ سے اس کا پرس نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا! عمران نے بڑی لاپرواہی سے اس میں سے ساڑھے چار آنے نکالے اور اسے لڑکی کے سامنے پھینکتا ہوا بولا "لیں رکھو!"

"میں جاؤں گی!" وہ ہانپتی ہوئی بولی!

"ابھی سے! میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں شاداب نگر پہنچا دیا جائے گا.... اور ہاں اب مجھے بتا دیجئے کہ میں نے تمہیں شاداب نگر میں کہاں دیکھا تھا!"

"میں جاؤں گی!" وہ ہذیانی انداز میں چیخ کر ایک دروازے کی طرف جھپٹی اور اسے کھول لینے

کے لئے اپنا پورا زور صرف کرنے لگی۔ لیکن وہ ایک ساؤنڈ پروف کرے کے آٹو میٹک دروازے تھے!.... جن کے اندر سیسہ بھرا ہوا تھا!.... اب وہ ایک مخصوص خود کار قفل کو استعمال کئے بغیر نہیں کھل سکتے تھے!

دوسری لڑکی چپ چاپ بیٹھی رہی، ویسے اس کے چہرے پر بھی گھبراہٹ کے آثار تھے۔

بیکار ہے! محترمہ واپس آئیے.... آپ آخر کس بات سے ڈر رہی ہیں!" عمران نے کہا "میں آپ کو پولیس کے حوالے نہیں کروں گا!"

وہ اس طرح واپس آئی جیسے خواب میں چل رہی ہو!

"بیٹھ جائیے! کیا آپ شاداب نگر کے موڈل اسکول کی ایک استانی نہیں ہیں!"

لڑکی دھڑام سے کرسی میں گر گئی۔ اس کے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں تھیں!

"آپ کون ہیں!" دوسری لڑکی نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا!

"میں پاگل ہوں! لیکن مجھے اپنی یادداشت پر بڑا اعتماد ہے میں نے یہ بات غلط تو نہیں کی کیا یہ محترمہ ٹیچر نہیں ہیں! اور کیا موڈل گرلز اسکول شاداب نگر سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

دوسری لڑکی نے بھی اس کا کوئی جواب نہیں دیا! ان دونوں کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی! پھر پرس اڑانے والی نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔

"تمہارا پیشہ بڑا معزز ہے! تم اپنی طالبات کو بھی اسی قسم کی تعلیم دیتی ہو گی! کیوں!.... کیا تم اور زیادہ محنت کر کے اپنے اخراجات ایمانداری سے نہیں پورے کر سکتیں!"

لڑکی روتی رہی!.... عمران نے دوسری لڑکی سے کہا "اب تم بتاؤ! تم کون ہو! تم بھی مجھے کسی شریف ہی گھرانے کی فرد معلوم ہوتی ہو! کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"آپ کون ہیں!" لڑکی نے پھر سہمی سی آواز میں سوال کیا!

"میں کوئی بھی ہوں! تمہیں اس سے سروکار نہ ہونا چاہئے! اور میں ابھی تمہیں دھکے دے کر یہاں سے نکال دوں گا! بری عورتوں کا حسن مجھے ذرہ برابر بھی متاثر نہیں کر سکتا!"

"شیلا چپ رہو!".... رونے والی نے کہا....

"کیوں چپ رہیں شیلا!" عمران نے کسی جھلائی ہوئی عورت کی طرح کہا! "نہیں شیلا بولو! آخر تم مجھے کیا سمجھتی ہو!"

"شیلا! لڑکی چیخی! "یہ کوئی سرکاری جاسوس ہے!"

"اچھا تو پھر!.... کیا تم اسی لئے اسے گفتگو کرنے سے روک رہی ہو!"

اس کا کوئی جواب نہیں ملا! شیلا بھی بدحواس نظر آنے لگی تھی!

عمران نے کہا "تم اتنی کمینی ہو کہ تم نے اپنی ساتھی کا نام تک بتا دیا! اگر نام نہ بتاتیں تو شاید میں تمہیں چپ چاپ یہاں سے چلا جانے دیتا.... شیلا.... یہ نام تو پولیس کی لسٹ پر بھی موجود ہے۔"

عمران اس جملے کا رد عمل شیلا کے چہرے پر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا! لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ پا کر پھر بولا۔ "اگر تمہارا نام شیلا ہے تو میں ابھی پولیس کے حوالے کر سکتا ہوں!"

"کر دیجئے!" شیلا نے مضمحل آواز میں کہا "میں اس زندگی پر موت کو ترجیح دیتی ہوں!"

پھر رونے والی کی طرف دیکھ کر بولی "ناہید! میں اب سب کچھ کہہ دوں گی.... ویسے بھی ان حالات میں مجھے خودکشی کرنی پڑتی! کبھی نہ کبھی ضمیر ضرور جاگ پڑتا!"

"نہیں! تم ایسا نہیں کر سکتیں!" ناہید یک بیک اچھل کر کھڑی ہو گئی! اب اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔ وہ چند لمحے شیلا کو گھورتی رہی پھر بولی "میں اپنی اندھی اور بوڑھی ماں کے لئے زندہ رہنا چاہتی ہوں!

میں اپنے چھوٹے بھائیوں کے لئے جینا چاہتی ہوں! تم اپنی زبان بند رکھو گی شیلا! خدارا رحم کرو! اتنی ظالم نہ ہو...."

"نہیں میں مجبور ہوں!" شیلا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں! ٹھیک ہے!" عمران سر ہلا کر بولا "ضمیر بہرحال ضمیر ہے.... وہ ماں باپ بھائی بہن کسی کی بھی پروا نہیں کرتا!.... ناہید بیٹھ جاؤ!"

"شیلا رحم کرو! اگر کسی نے ہمیں یہاں آتے دیکھ لیا ہو گا تو....!"

"تو کیا ہو گا...." عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا "کیا تمہیں اپنی بدنامی کا ڈر ہے!"

"مجھے سے سنئے!" شیلا نے اسے مخاطب کیا! "مگر آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ سرکاری سراغرساں ہیں!"

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے!.... میں کب کہتا ہوں کہ میں سرکاری سراغرساں

ہوں! اگر اب..... میں تم دونوں کا راز معلوم کروں گا! تم مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھیں!"

"تب تو پھر بتانے سے کوئی فائدہ نہیں!"

"شیلا!" ناہید پھر چیخی!

"نہیں میں کچھ نہ بتاؤں گی تمہیں غلط فہمی ہوئی تھی یہ سرکاری جاسوس نہیں ہیں!"

"خدا کے لئے ہمیں جانے دیجئے!" ناہید نے رو دینے والی آواز میں کہا! "ویسے پرس نکالنے کے جرم میں جو سزا دل چاہے دے لیجئے!..... رحم کیجئے!"

"تم شاداب نگر کے ایک گرلز اسکول کی ٹیچر ہو نا!" عمران نے پوچھا!

"جی ہاں! مجھے اس کا اعتراف ہے!"

"وہاں تمہیں کتنی تنخواہ ملتی ہے.....!"

"ایک سو بیس روپے..... اس میں بسر اوقات نہیں ہوتی!..... پانچ چھوٹے بھائی ہیں! ایک اندھی ماں ہے! آج کل ٹیوشن بھی نہیں ملتے پھر بتایئے کیا کروں!"

"کیا تم لوگوں کے ساتھ ان کے گھر بھی چلی جاتی ہو!"

لڑکی نے اس کا جواب جلدی نہیں دیا!..... وہ چند لمحے خاموش رہی پھر سر جھکا کر مردہ سی آواز میں بولی "جی ہاں"

"میں سمجھا!" عمران سر ہلانے لگا! "مگر اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے تمہیں کسی سرکاری سراغرساں سے ڈرنا پڑے!..... اس شہر کی بہتیری عورتیں اس قسم کی حرکتیں کھلم کھلا کرتی ہیں!"

"ج۔ جی ہاں!..... م..... مگر میں ڈرتی ہوں!..... اگر اسکول کے سیکرٹری کو اس کی اطلاع ہو گئی تو ملازمت جاتی رہے گی..... بس اب رحم کیجئے!....."

"تم تو اس طرح سینکڑوں کما لیتی ہو گی! لہٰذا تمہیں ایک سو بیس روپے کی ملازمت کی پرواہ ہونا بڑی غیر فطری سی بات ہے۔"

ناہید پھر کچھ سوچنے لگی..... شیلا کے چہرے پر اکتاہٹ کے آثار تھے اور اب وہ زیادہ خوفزدہ نہیں معلوم ہو رہی تھی!..... ناہید نے تھوڑی دیر بعد کہا! "کل جب میں بوڑھی ہو جاؤں گی تو میرا کیا بنے گا!..... اسی لئے میں ملازمت برقرار رکھنا چاہتی ہوں!"

"اب تم فلسفیوں کی سی باتیں کرنے لگیں..... کوئی بہت بڑی حقیقت چھپا رہی ہو! تم مجھے احمق ہی سمجھ کر یہاں آئی تھیں نا!..... لیکن اب بتاؤ کیا میں احمق ہوں....."

"نہیں ڈارلنگ!" شیلا اٹھلائی! "تم تو شرلاک ہومز کے بھی نانا ہو! اسے جانے دو! میں یہیں ٹھہروں گی اس کی اندھی ماں رو رو کر مر جائے گی!"

"تم یہاں رہو گی!"

"ہاں! میں ٹھہروں گی! مجھے بہت سی کہانیاں یاد ہیں! اگر تمہیں ان سے بھی نیند نہ آئی تو لوریاں سناؤں گی!"

"اچھا تو تم جا سکتی ہو!" عمران نے ناہید کی طرف دیکھ کر کہا! "لیکن جب بھی میری مدد کی ضرورت محسوس ہو! دانش منزل کے پتہ پر ایک خط ڈال دینا!"

عمران نے اٹھ کر دروازہ کھولا!..... ناہید اٹھی لیکن شیلا بدستور بیٹھی رہی! دونوں پیچھے ہی باہر نکلے دروازہ خود بخود بند ہو گیا!

پھر جب وہ برآمدے سے نیچے اتر رہی تھی! عمران نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا "کیا تمہیں پیسوں کی ضرورت ہے!"

"نہیں!" ناہید نے رکے بغیر جواب دیا! اور تیز قدموں سے پھاٹک کی طرف جانے والی روش طے کرنے لگی!..... عمران اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک کہ وہ پھاٹک سے نکل نہیں گئی!

پھر وہ اسی کمرے میں واپس آیا! شیلا ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھی!

"تین سو روپے!" وہ خواب آلود آواز میں گنگنائی!

"تین ہزار بھی میرے لئے کم ہیں!" عمران نے بھی راگ بنانے کی کوشش کی!

"مجھے کچھ بھی نہ چاہئے!" شیلا سیدھی بیٹھتی ہوئی سنجیدگی سے بولی "مجھے اپنی حقیقت سے آگاہ کرو! تم سچ مچ بہت چالاک معلوم ہوتے ہو! میں تمہیں بالکل گاؤدی سمجھی تھی!"

"ناہید نے غلط نہیں کہا تھا! میں سرکاری سراغرساں ہوں! ورنہ میں وہاں خود کو احمق ظاہر کر کے تمہیں یہاں کیوں لاتا!"

"کیا تم ہمارے متعلق پہلے سے بھی کچھ جانتے رہے ہو!"

"ہو سکتا ہے!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا!

"کیا جانتے ہو!"

"بہت کچھ جانتا ہوں! لیکن اگر تم خود ہی مجھے بتاؤ تو زیادہ اچھا ہوگا۔ ویسے تم نے یہ تو دیکھ ہی لیا کہ میں کتنا رحم دل آدمی ہوں۔ میں نے ناہید کو چلی جانے دیا...... ورنہ......"

"ہاں یہ میں نے دیکھا ہے اب بھی محسوس کر رہی ہوں کہ تم کوئی برے آدمی نہیں ہو [illegible] میں اطمینان کرنا چاہتی ہوں کہ تم سرکاری سراغرساں ہی ہو!"

"میں کہتا ہوں! اگر نہ ہوتا تو اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچتا!"

"نقصان...... یہ نہ پوچھو!..... میں جو کچھ بتاؤں گی اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر بتاؤں گی [illegible] لوگ بڑے چالاک ہیں انہیں ایک ایک پل کی خبر ہوتی ہے کہ کون لڑکی کیا کر رہی ہے! [illegible] ایک نہیں، ایسی ہی کئی لڑکیاں موت کا شکار ہوتی ہیں اور اب میں بھی مرنا چاہتی ہوں! اس زندگی سے اکتا گئی ہوں! مجھے ہر وقت محسوس ہوتا ہے جیسے گردن تک غلاظت میں غرق ہو گئی ہوں۔"

"میں تمہیں اس غلاظت سے نکال سکتا ہوں۔ یقین کرو وہ کتنے ہی چالاک آدمی کیوں نہ ہوں مجھ پر قابو نہ پاسکیں گے!"

"آں ــ ہاں!" شیلا نے ایک طویل انگڑائی لی! "مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ میری زندگی کی آخری رات ہو!"

وہ عمران کی طرف نشیلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی! اور اس کے ہونٹوں پر ایک مضحکہ [illegible] مسکراہٹ تھی..... عمران کچھ نہ بولا! اسے اب اس کا انتظار تھا کہ وہ خود ہی اصل موضوع پر آجائے۔

"کبھی میں بھی ایک اچھی لڑکی تھی!" شیلا نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "مگر اب [illegible] ہوں! انہوں نے مجھے غلاظت کا ڈھیر بننے پر مجبور کر دیا! میں ایک گرلز اسکول میں ٹیچر [illegible] تعلق غریب گھرانے سے تھا۔ تعلیم ختم کرنے کے بعد ملازمت کی فکر ہوئی! اسی دوران میں میری جان پہچان ایک ایسے گھرانے سے ہوئی جو بہت بارسوخ تھا! اس نے مجھے ایک [illegible] ہی اندر ایک گرلز اسکول میں ملازمت دلا دی! میں اس کی شکر گزار تھی! وہ مجھ سے [illegible] رہا!..... اس کے احسان کا بار میرے کاندھوں پر تھا! ایک دن اسی مروت میں اس کے [illegible] برباد ہوگئی..... پھر تو گناہ کی آندھیوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا اور میں ایک تنکے کی طرح ان میں چکراتی رہی! اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا لیکن ایک دن وہ [illegible]

غائب ہو گیا! آج تک غائب ہے۔ اس دن سے اس کی شکل نہیں دکھائی دی!..... بہر حال اس کے غائب ہونے کے دو ماہ بعد مجھے بذریعہ ڈاک چند تصویریں وصول ہوئیں! یہ میری اور اس آدمی کی ایسی تصویریں تھیں جو میری زندگی برباد کر سکتی تھیں۔ پہلے صرف تصویریں موصول ہوئیں! پھر ایک خط ملا جو کسی گمنام آدمی کی طرف سے ٹائپ کیا گیا تھا! جس میں کہا گیا تھا کہ صرف ایک ہی تصویر مجھے ملازمت سے برطرف کرا دینے کے لئے کافی ہوگی۔ میں بری طرح سہم گئی۔ میری ملازمت سے گھر والوں کو بڑا سہارا ہو گیا تھا! اور زندگی تھوڑی بہت خوشحالی میں بسر ہو رہی تھی! تیسرے دن ایک خط پھر ملا! اور مجھے یقین ہو گیا کہ خط لکھنے والا کوئی بلیک میلر ہے! اس خط میں لکھا گیا کہ میں اس کے لئے ہر ہفتہ پچاس روپے مہیا کروں! اور روپیہ مہیا کرنے کی ترکیب بھی بتائی گئی تھی یعنی میں مردوں کو اپنے جال میں پھنسا کر روپے پیدا کروں!..... وہ ایک بڑا بھیانک تجربہ تھا! مجھے پچاس روپے مہیا کرنے پڑے۔ یہ میں نے قرض لئے تھے۔ کچھ دنوں تک قرض سے کام چلاتی رہی پھر قرض خواہوں کے تقاضے جان کو آئے اور پھر مجھے سچ مچ اپنے جسم کی تجارت کرنی پڑی!..... اب تو میں بہت مشاق ہو گئی ہوں! اب مجھے ہر ہفتہ پانچ سو روپے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اسکول کی ملازمت عرصہ ہوا ترک کر چکی ہوں۔ گھر والوں سے اب کوئی تعلق نہیں رہ گیا کیونکہ وہ ایک طوائف سے کسی قسم کا تعلق رکھ ہی نہیں سکتے!"

"تو پھر اب تمہیں کس بات کا ڈر ہے!" عمران نے کہا۔ "اگر اب وہ بلیک میلر تمہیں بے نقاب کر دے تب بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا!"

"ٹھیک ہے! اب مجھے نہ اس کا خوف ہے کہ ملازمت سے برطرف کر دی جاؤں گی! اور نہ اس کا ڈر کہ گھر والوں کو علم ہو جائے گا۔ پھر بھی میں ہر ہفتہ پانچ سو ادا کرنے پر مجبور ہوں!"

"آخر کیوں؟"

"[illegible] ہوں!" وہ اپنے بلاؤز کے بٹن کھولنے لگی! پھر عمران کی طرف پشت کر کے [illegible] بولی! "یہ دیکھو"

اس کی ساری پشت داغدار تھی! لمبے لمبے نیلے اور سیاہ رنگ کے نشانات سے بھرپور..... اس نے [illegible] کرکے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا! "یہ کوڑے کے نشانات ہیں! جب دوسرے ہفتے [illegible] نہیں پہنچتی تو مجھے اس وقت تک پیٹا جاتا ہے! جب تک میں بیہوش نہیں ہو جاتی!"

"تو تم انہیں جانتی ہو!" عمران نے مضطربانہ انداز میں کہا!

"نہیں میں ایک کو بھی نہیں جانتی!"

"یہ کیسے ممکن ہے!"

"میں بتاتی ہوں!.... اس دوران میں جہاں کہیں بھی ہوتی ہوں مجھے زبردستی اٹھالیا جاتا ہے! کہاں؟.... یہ مجھے آج تک نہیں معلوم ہو سکا! کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوا ہے کہ میں اپنے کمرے میں سوئی ہوئی ہوں! آنکھ کھلی تو کوڑے پڑتے ہوئے محسوس کئے۔ ایسے مواقع پر میری آنکھیں چمڑے کے تسمے سے جکڑی ہوئی ہوتی ہیں! میں اندھوں کی طرح مار کھاتی ہوں پھر غشی طاری ہو جاتی ہے!.... اور جب ہوش آتا ہے تو خود کو اپنے پلنگ پر پڑا پاتی ہوں، اپنے ہی کمرے میں! لیکن مجھے یقین ہے کہ میں نے کبھی اپنے کمرے میں مار نہیں کھائی ورنہ وہ لوگ پکڑے جاتے! کیونکہ پٹتے وقت میں جانوروں کی طرح آسمان سر پر اٹھالیتی ہوں۔ پھر بتاؤ ایسی صورت میں کیا میرے پڑوسیوں کو خبر نہ ہوتی! میرا کمرہ اس کمرے کی طرح ساؤنڈ پروف نہیں ہے۔

عمران تھوڑی دیر تک اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر بولا! "تم وہ روپے کے اور کس طرح ادا کرتی ہو!"

"پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ کے پتہ پر منی آرڈر کر دیتی ہوں!"

"کیوں مذاق کرتی ہو یار!" عمران ہنس کر بولا "یہ تو بہت آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ پوسٹ بکس نمبر کس کا ہے!"

"مگر اتنی ہمت کون کرے! دو تین لڑکیوں نے اس کی کوشش کی لیکن انہیں ملک الموت کا منہ دیکھنا پڑا۔ وہ کسی نہ کسی طرح مار ڈالی گئیں اور اس کی اطلاع شاید سارے شکاروں کو دی گئی تھی۔ ایک خط مجھے بھی ملا تھا جس میں تحریر تھا کہ یہ پوسٹ بکس نمبر کے متعلق چھان بین کرنے کا نتیجہ ہے کچھ لڑکیاں پولیس سے گٹھ جوڑ کر رہی تھیں۔ انہیں بھی ختم کر دیا گیا! اس کی اطلاع بھی مجھے اس بلیک میلر سے ملی تھی! ظاہر ہے کہ وہ دوسری لڑکیوں کو بھی اس سے باخبر ہی رکھتا ہوگا۔ دیکھئے ٹھہریئے میں بتاتی ہوں! چند روز قبل بھی شہر میں ایک لڑکی کی لاش ملی تھی شاید آپ کو اس کا علم ہو.... اس کا چہرہ کسی کار یا ٹرک کے پہیے کے نیچے آکر کچلا گیا تھا! سینے پر خنجر کا نشان تھا! وہ ہمیشہ مقتولوں کے چہرے کو ناقابل شناخت بنا دیتے ہیں!"

"اوہو!" عمران سیدھا ہو کر بیٹھ گیا! پھر اس نے پوچھا! "کیا اس قتل کی اطلاع بھی تمہیں ملی تھی!"

"ہاں ملی تھی!"

"اور تم ان حالات کے باوجود بھی مجھے یہ سب بتا رہی ہو!"

"ہاں! میں اب مرنا چاہتی ہوں! مسٹر! کتنی بار کہوں! میرا چھٹکارا بس اسی طرح ہو سکتا ہے کہ میں مر جاؤں! آج کی دنیا شریف آدمیوں کے لئے نہیں ہے! ہر آدمی سے اس کی زندگی میں کوئی نہ کوئی کمینہ پن ضرور سرزد ہوتا ہے خواہ وہ کتنا ہی دامن بچائے!"

"ضروری نہیں ہے کہ تم بھی مر ہی جاؤ! میں تمہاری حفاظت کروں گا!"

"جس کے وہ لوگ دشمن ہوں اسے کوئی نہیں بچا سکتا! کیا ان لڑکیوں کو پولیس کا سہارا نہ ملا ہوگا! پھر وہ کس طرح قتل کر دی گئیں! مجھے تو یقین ہے کہ اس وقت یہ عمارت بھی ان لوگوں نے گھیر لی ہوگی!"

"یہ عمارت! نہیں یہ ناممکن ہے!" عمران نے مسکرا کر کہا! "یہ عمارت میرے قبضہ میں ہے۔"

"مگر تم یہاں تنہا ہو!...." "انہیں معلوم کیسے ہوگا کہ تم یہاں ہو! کیا وہ ہر لڑکی کے پیچھے لگے رہتے ہیں!"

"ناہید!.... وہ ضرور انہیں اطلاع دے گی! اسے یقین ہو گیا ہے کہ میں تمہیں ضرور کچھ نہ کچھ بتاؤں گی!...."

"وہ کیوں اطلاع دینے لگی۔ وہ خود بھی تو اس چکر سے بیزار معلوم ہوتی ہے!" عمران نے کہا

"ہوگی بیزار..... لیکن شاید تمہیں یہ نہیں معلوم کہ اگر اس کی دی ہوئی اطلاع ان لوگوں کے لئے کچھ ثابت ہوئی تو چار ہفتوں کی رقم معاف کر دی جائے گی.... یعنی ناہید کو دو ہزار روپے بچ جائیں گے۔ چار ہفتوں تک خواہ وہ اپنے لئے کمائے یا صرف آرام کرتی رہے!"

"تب تم نے بہت بڑی غلطی کی!.... اسے کیوں جانے دیا!" عمران نے تیز لہجے میں کہا!

"میں تمہیں کتنی بار کہوں کہ میں سچ مچ مرنا چاہتی ہوں!"

"میں تمہیں بچانے کی کوشش کروں گا!"

یکایک اس کمرے میں سرخ اور نیلی روشنی کے جھماکے ہونے لگے!.... "نیلے اور سرخ

بلب جلدی جلدی جل اور بجھ رہے تھے.... عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

(۲)

جولیانا فٹزواٹر نے سرہانے رکھا ہوا لیمپ بجھا دیا!.... اور لیٹے ہی لیٹے ایک طویل انگڑائی لی! پھر اس نے سونے کے لئے کروٹ لی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی! اس نے لیٹے ہی لیٹے اندھیرے میں ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اٹھا لیا۔

دوسرے ہی لمحہ میں اسے اپنے پر اسرار آفیسر ایکس ٹو کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی!

"جولیا.... ہیلو.... جولیا...."

"یس سر!"

"دانش منزل کے کمپاؤنڈ میں کچھ مشتبہ آدمی موجود ہیں۔ اپنے تین آدمیوں کو فون کرو کہ وہ وہاں فوراً پہنچ جائیں۔ بات بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے! انہیں صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ لوگ کون ہیں! میرا خیال ہے کہ وہ لوگ عمارت کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"بہت بہتر جناب!.... ابھی!...."

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا!.... جولیانا فٹزواٹر نے سیکرٹ سروس کے ساتھی ارکان کے نمبر یکے بعد دیگرے ڈائیل کرنے شروع کر دیے....! تیسرے آدمی کو ایکس ٹو کا پیغام دے کر اس نے ریسیور رکھ دیا اور ایکس ٹو کے خواب دیکھنے لگی! اسے اس پر اسرار شخصیت سے عشق سا ہوتا جا رہا تھا!.... وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔ اس سے ملنا چاہتی تھی! اسے خوشی تھی کہ ایکس ٹو جیسا ذہین ترین آدمی اس کی ذہانت کا مداح ہے.... اس کی قدر کرتا ہے! اسے اپنے ماتحتوں میں سب سے اونچا درجہ دیتا ہے!

وہ اس کے محیر العقول کارناموں کے متعلق سوچتی رہی! وہ کیسا دلیر.... کیسا پھرتیلا اور [illegible] دار ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہر وقت اس کی روح شہر پر منڈلاتی رہتی ہو!.... ملک کی سیکرٹ سروس کا عملہ محض اسی کی وجہ سے نیک نام تھا!....

جولیانا فٹزواٹر اس کی نئی نئی ذہنی تصویریں بناتی.... وہ ایسا ہو گا!.... وہ ایسا ہو گا!.... آواز سے کوئی بوڑھا خرانٹ معلوم ہوتا تھا!.... مگر آواز....! وہ اپنے دل کو سمجھاتی تو یقیناً بناوٹی ہو گی.... ورنہ کوئی بوڑھا آدمی اتنا پھرتیلا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

جولیا نے پھر ایک انگڑائی لی اور لیٹ گئی! اسے اپنے سارے جسم میں میٹھا میٹھا سا درد محسوس ہو رہا تھا.... اس نے سونے کی کوشش کی! مگر نیند کہاں!.... دفعتاً وہ اٹھ بیٹھی!.... یہ بات تو اس نے ابھی تک سوچی ہی نہیں تھی کہ آخر اس وقت دانش منزل میں کیا ہو رہا ہے!.... وہ لوگ کون ہیں جن کی طرف ایکس ٹو نے اشارہ کیا تھا! اس نے کہا تھا کہ انہیں چھیڑا نہ جائے.... بات بڑھانے کی کوشش نہ کی جائے.... صرف یہ دیکھا جائے کہ وہ کون آدمی ہیں! کیا ایکس ٹو اس وقت دانش منزل ہی میں موجود ہے! جولیا جانتی تھی کہ اس عمارت میں ایک کمرہ ایسا بھی ہے جس کے در و دیوار ساؤنڈ پروف ہیں! اور اسی کمرے میں خطرے کی روشنیاں اور گھنٹیاں بھی موجود ہیں!.... وہ کمرہ ایسا ہے کہ باہر سے اس میں داخل ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے! جولیا نے کیپٹن خاور، کیپٹن جعفری اور تنویر کو وہاں بھیجا تھا! وہ ان کی طرف سے مطمئن تھی۔ ان کی دلیری میں شبہ نہیں تھا مگر وہ زیادہ چالاک نہیں تھے! اکثر دلیری کے جوش میں ان سے حماقتیں بھی سرزد ہو جاتی تھیں! اسے حقیقتاً وہ تین آدمی نہیں مل سکے تھے جنہیں وہ بھیجنا چاہتی تھی!.... یہ ساجد، پرویز اور سلطان تھے! سارجنٹ ناشاد کو تو وہ قطعی ناپسند کرتی تھی.... پتہ نہیں ایکس ٹو نے اسے اپنے اسٹاف میں کیوں رکھا تھا!.... جولیا اس کی شاعری سے تنگ آ گئی تھی! جب بھی وہ کوئی نئی غزل کہتا! انگریزی میں اس کا ترجمہ اسے ضرور سناتا! اگر روبرو نہ سنا سکتا تو فون پر بور کرتا.... اسے عورت شعر اور شراب کے علاوہ دنیا کی کسی چوتھی چیز کی پروا نہیں تھی! ویسے وہ ڈرپوک بھی نہیں تھا!.... ایک اچھا نشانہ باز بھی تھا! مگر جولیا کا خیال تھا کہ وہ کوڑی کا آدمی ہے!

جولیا نے گھڑی کی طرف دیکھا! ایک بج چکا تھا! اس نے بڑی تیزی سے جیکٹ اور پتلون پہنی! اعشاریہ دو پانچ کا پستول جیب میں ڈالا اور فلیٹ سے نکل کر دانش منزل کی طرف روانہ ہو گئی! خنکی زیادہ نہیں تھی۔ سڑکیں قریب قریب سنسان ہو چکی تھیں۔ اس لئے وہ بے خطر اپنی [illegible] آسٹن دوڑائے لئے جا رہی تھی۔

دانش منزل سے کچھ ادھر ہی اس نے کار روک دی اور پیدل ہی دانش منزل کی طرف روانہ ہو گئی!.... اسے پھاٹک بند نہیں ملا۔ کمپاؤنڈ میں اندھیرا تھا! اچانک کسی نے پیچھے سے اس کے شانے پکڑ لئے....!

"حرکت نہ کرنا اپنی جگہ سے!" کسی نے آہستہ سے کہا۔ لیکن وہ اس کی آواز صاف پہچان گئی! یہ کیپٹن خاور تھا!

"میں ہوں!" جولیا نے جواب دیا!

"اوہو!" اس کے شانے چھوڑ دیئے گئے!

"کیا رہا!" جولیا نے پوچھا!

"نکل گئے! وہ چار تھے! اندھیرے کی وجہ سے ہم ان کی شکلیں بھی نہیں دیکھ سکے!"

"تب پھر کیا کیا تم نے!" جولیا نے جھنجھلا کر کہا!

"کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ بات نہ بڑھائی جائے۔ صرف یہ دیکھنا ہے کہ وہ کون ہیں!"

"کہا تھا!..... لیکن..... تم انہیں نہیں دیکھ سکے!"

"تم تو بعض اوقات حکومت ہی چلانے لگتی ہو!" کیپٹن خاور بھی جھنجھلا گیا۔

جولیا نے جواب میں کچھ نہیں کہا!.... اتنے میں تنویر اور جعفری بھی وہاں پہنچ گئے۔

"آہا!.... کون ہے!" تنویر نے کہا جو شاید جولیا کی آواز سن چکا تھا!

جولیا خاموش رہی! تنویر نے کہا! "میرا خیال ہے کہ ایکس ٹو اندر موجود ہے! کیوں جولیا کیا خیال ہے! اسے دیکھو گی!.... تمہیں بڑی خواہش ہے!....."

"ارے میں تو بیچاری عورت ہوں!" جولیا نے جلے بھنے لہجے میں کہا "تم مرد ہو! ذرا برآمدے ہی میں قدم رکھ کر دیکھو!"

"مگر اب ہمیں کیا کرنا چاہئے!" جعفری نے پوچھا!.....

"کیا کرو گے؟" جولیا بولی "وہ تو نکل ہی گئے! کیا تم میں سے کوئی ان کا تعاقب بھی نہیں کر سکتا تھا!....."

"ہم نے انہیں پھاٹک سے نکلتے ضرور دیکھا تھا! لیکن! پھر پتہ نہیں وہ کہاں غائب ہو گئے!"

"کسی جاسوسی ناول کے مجرم رہے ہوں گے!" جولیا نے طنزیہ انداز میں کہا "زمین پھٹی اور وہ سما گئے! یا منہ میں جادو کا بٹن رکھا اور غائب...."

"یہ بات نہیں ہے!" جعفری نے غصیلی آواز میں کہا "تم خود کو نہ جانے کیا سمجھتی ہو! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ یہاں سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ایک سینما ہال ہے! اسکینڈ شو کے

تماشائی غول در غول ادھر سے گذر رہے تھے! وہ چاروں یقینی طور پر ان میں مل گئے ہوں گے۔"

"ختم کرو مجھے کیا!" جولیا نے بیزاری سے کہا! "مجھے جو حکم ملا تھا تم تک پہنچا دیا! اس کے بعد میرا کام ختم ہو جاتا ہے!....."

"کیا عمارت میں داخل ہونے کے لئے نہیں کہا گیا تھا!" تنویر نے پوچھا!

"نہیں! اب تم لوگ جو کچھ بھی کرو گے اپنی ذمہ داری پر!" جولیا نے کہا اور پھاٹک سے نکل آئی۔

(۳)

عمران نے شیلا کی طرف دیکھا جو بڑے اطمینان سے سگریٹ کے ہلکے ہلکے کش لے رہی تھی!... اس کے انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے ہی مکان کے کسی کمرے میں بیٹھی ہو!

"تم مطمئن رہو! وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے!" عمران نے اس سے کہا! "خصوصاً اس کمرے میں!"

"تم اپنا وقت برباد کر رہے ہو!" شیلا لاپروائی سے بولی!

"کیوں؟"

"تم مجھے مرنے سے روک نہیں سکتے! میں خود مرنا چاہتی ہوں!"

"میں تمہارے خیالات کی قدر کرتا ہوں! لیکن تمہارے مرنے سے کسی کا کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ تم مجھے ان لوگوں کے متعلق بہت کچھ بتا چکی ہو! ویسے تمہاری زندگی ملک و قوم کو ضرور فائدہ پہنچا سکتی ہے!"

"مجھے ملک و قوم سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے! کیونکہ اسی ملک و قوم میں میرا جسم بکتا رہا ہے....."

عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا.... تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا! پھر بولا "خیر— تم یہ رات تو اسی کمرے میں گزارو گی! تم نے وعدہ کیا تھا!...."

"وہ دوسری صورت تھی!.... اب بات کچھ اور جا پڑی ہے، پہلے یہ خیال تھا کہ میں تم سے کم از کم دو ہفتوں کی رقم ضرور اینٹھ لوں گی!"

"میں تمہیں چار ہفتوں کی رقم دے سکتا ہوں! لیکن تمہیں میرے کہنے پر عمل کرنا پڑے گا!"

"خیر! اچھا چھوڑو!" شیلا جھنجھلا گئی.... پھر تھوڑی دیر بعد نرم لہجے میں پوچھا! "کیا تم یہاں

شراب نہیں رکھتے!"

"یہاں شراب کا نام لینا بھی جرم ہے!"

"تمہارا کیا نام ہے....!"

"نجمہ!"

"نجمہ ہی معلوم ہوتے ہو! کوئی سمجھدار آدمی شراب کے متعلق ایسی سخت بات نہیں کہہ سکتا!.... اگر تم میرے لئے شراب مہیا کر سکو تو میں رات یہیں گزار دوں گی!"

"شراب اس عمارت میں ممنوع ہے!"

"تب پھر تم مجھے یہاں روک بھی نہیں سکتے!"

"اچھا تو چلی جاؤ!" عمران ہاتھ پھیلا کر بولا!

"ان خود کار دروازوں پر تمہیں گھمنڈ ہے!" شیلا ہنسنے لگی! مگر یہ ہنسی بڑی کھوکھلی تھی! ایسا معلوم ہوا تھا جیسے یہ آواز کسی مشین سے نکلی ہو!....

عمران کچھ نہ بولا! وہ کمرے میں ٹہل رہا تھا.... ایک بار وہ ایک دروازے کے قریب گیا! اسے کھول کر باہر نکل آیا اور دروازہ پھر بند ہو گیا!.... اس نے گھوم پھر کر پوری عمارت کا جائزہ لیا پھر بیرونی برآمدے میں نکل آیا! کمپاؤنڈ سنسان پڑی تھی اور جھینگروں کی جھائیں جھائیں کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی!

وہ تقریباً دس منٹ تک وہاں کھڑا رہا! پھر نیچے اتر کر عمارت کے عقبی حصے کی طرف چل پڑا تھوڑی دیر یہاں بھی ٹھہر کر وہ دوبارہ صدر دروازے پر پہنچ گیا۔

اسے کہیں بھی کسی آدمی کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا تھا!.... اس نے ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ کھولا لیکن دوسرے ہی لمحہ میں بری طرح بوکھلا گیا کیونکہ شیلا وہاں نہیں تھی!.... وہ وہاں سے نکل کر تیر کی طرح کمپاؤنڈ کے پھاٹک پر آیا.... مگر وہاں تو اب قدموں کی آہٹیں بھی نہیں تھیں! سامنے والی سڑک بالکل ویران ہو چکی تھی!

"شامت!" وہ آہستہ سے بڑبڑا کر رہ گیا۔

(۴)

دوسری صبح عمران دیر سے اٹھا! دھوپ پھیل چکی تھی اور اس کے فلیٹ پر الو بول رہے تھے! اس کا نوکر سلیمان تین دن سے غیر حاضر تھا.... پلنگ پر پڑے ہی پڑے اس نے ہاتھ پیر پھیلا کر ایک طویل انگڑائی لی اور گزشتہ رات کے سارے واقعات ایک ایک کر کے اسے یاد آنے لگے! اس نے ایک زبردست غلطی کی تھی! ایک نہیں بلکہ دو غلطیاں! پہلی غلطی تو یہ کہ اس نے نجمہ سے ایک اہم ترین بات نہیں پوچھی تھی! ظاہر ہے کہ مجرم خود کو پس منظر میں رکھ کر بڑی چالیں چل رہے تھے! لہٰذا ان سے کسی ایسی غلطی کا ارتکاب ممکن نہیں تھا۔ جس سے ان کی گردن پھنس جاتی! پھر آخر ناہید نے انہیں کن ذرائع سے شیلا کے متعلق اطلاع دی ہو گی!.... اسے اس کے متعلق شیلا سے ضرور پوچھنا چاہئے تھا! پھر! دوسری غلطی اس کی بے احتیاطی تھی! اس نے خود کار دروازوں کا استعمال اس طرح کیا تھا کہ شیلا اس سے واقف ہو گئی تھی! ویسے وہ یہی سمجھتا رہا تھا کہ شیلا اس سے لاعلم ہے! اب اس کے ہاتھ میں صرف دو کارڈ رہ گئے تھے! ایک تو پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ اور دوسرا کارڈ.... ناہید۔ اس کا پتہ اسے معلوم تھا!.... مگر یہ پوسٹ بکس نمبر والا معاملہ بھی اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ یہ بھی گردن ہی پھنسا لینے والی بات تھی!

بہر حال اس نے اسی دن سے تفتیش کا سلسلہ شروع کر دیا!.... پوسٹ بکس نمبر شہر کے سب سے زیادہ چھپنے والے ایک ماہنامے کا نکلا۔

ماہنامہ "کمر لچکدار" جس کی دھوم سارے ملک میں تھی!.... وہ ادب اور ثقافت کا علمبردار تھا! ادب کا علمبردار یوں تھا کہ اس میں فلم ایکٹرسوں کی کمزوریاں اچھالی جاتی تھیں! اور ثقافت کا علمبردار اس لئے کہا جا سکتا تھا کہ سرورق پر کسی لنگوٹی بند امریکن چھپکلی کی تصویر ہوتی تھی....!

عمران نے اپنا فائل نکالا جس میں اس کی کئی اوٹ پٹانگ کہانیاں تھیں! کسی زمانے میں اسے کہانیاں لکھنے کا خبط بھی تھا!.... اور اس نے لیکاک کے NONSE NSENOVEIS کے طرز پر کہانیاں لکھ ڈالی تھیں!۔

اس نے ایک کہانی نکالی اور ماہنامہ "کمر لچکدار" کے دفتر کی طرف روانہ ہو گیا!

دفتر کافی شاندار تھا! تقریباً ڈیڑھ درجن آدمی مختلف قسم کے کاموں میں مشغول نظر

آرہے تھے!

"فرمایئے!" ایک نے عمران کو ٹوکا!

"میں ایڈیٹر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں!" عمران نے جواب دیا!

"کیا کام ہے!"

"کم کچھ بھی نہیں ہے! زیادہ ہی نکلے گا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا!

"کم نہیں کام!" اس نے تصحیح کی!

"اوہ.... کام.... ان سے جاکر کہہ دیجئے کہ ایک بہت بڑا افسانہ نگار ملنا چاہتا ہے!"

"جب!" وہ آدمی اس کی حماقت انگیز شکل دیکھ کر مسکرایا اور پھر اسے نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا بولا "نام کیا بتاؤں!"

"ابن ہدہد!"

وہ ہنستا ہوا.... ایڈیٹر کے کمرے کی طرف چلا گیا! عمران کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا! تھوڑی دیر بعد اس نے واپس آکر کہا "جایئے۔"

عمران اکڑتا ہوا کمرے کے دروازہ پر آیا چق ہٹائی اور اندر چلا گیا! ایڈیٹر دونوں ہاتھوں کو میز پر رکھے قہر آلود نظروں سے دروازے کی طرف گھور رہا تھا!

"تشریف رکھیے!" وہ غرایا!

یہ ایک لمبا تڑنگا اور صحت مند آدمی تھا! عمر چالیس اور پچاس کے درمیان رہی ہوگی!

"آپ بھی ابن ہیں!" اس نے عمران کو کینہ توز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا!

"جی ہاں! بندے کو ابن ہدہد کہتے ہیں!"

"کیا یہ ابن کوئی بیماری ہے! جسے دیکھئے نام کے ساتھ ابن لگائے چلا آرہا ہے! بیٹھئے نا! بہت سی باتیں کروں گا آپ سے!"

عمران بیٹھ گیا!....

"آپ کیوں آئے ہیں!"

"اپنی ایک کہانی لایا ہوں"

"مگر! آپ کو اپنا نام بدلنا پڑے گا! میرے پرچے میں جاسوسی کہانیاں نہیں شائع کی جاتیں!

محض یہ رومانی افسانہ ہے!"

"پھر تو آپ کو نام بدلنا ہی پڑے گا....!"

"اچھا تو صرف ہدہد کر دیجئے گا! جی ہاں!.... چلے گا یا نہیں ویسے ابن ہدہد بھی چل جاتا!"

"نہیں! آپ نہیں جانتے! ہماری دشواریوں سے واقف نہیں ہیں! ابھی حال ہی میں میرے ایک دوست نے اپنے رسالے میں اردو کے ایک بہت اچھے شاعر کی نظم چھاپی تھی! اتفاق سے ان کے نام میں بھی "ابن" موجود ہے! آپ جانتے ہیں اس بیچارے کو اس سلسلے میں کس قسم کے خطوط موصول ہوئے ہیں!"

عمران نے نفی میں سر ہلا دیا! "ٹھہریئے!" ایڈیٹر میز کی دراز کھینچ کر اس میں رکھے ہوئے کاغذات الٹتا پلٹتا ہوا بولا "میں آپ کو ایک خط سناؤں گا! سنیئے اور عبرت پکڑیئے!"

اس نے ایک پوسٹ کارڈ نکال کر پڑھنا شروع کیا!

"جناب لٹیٹر صاحب!

سالا تم کیا چار شو بیش رسالہ نکالتا ہے! اوپر لکھتا ہے.... لکھنے والے ابن عبدل بھی نام تھا! یا دوسرا تھا.... یاد نہیں!.... ابن ضرور تھا!.... اوپر ابن لکھتا ہے اور اندر میں گجل ٹھونس دیتا ہے.... ہمارا پیسہ واپس کرو! ہم جاسوسی افسانہ سمجھ کر خریدا تھا! یہ چار شو بیش کا دھندا کب تک چلے گا! تم سالا پبلک کو دھوکا دیتا ہے۔

ہم ہے تمہارا باپ

اللہ رکھا "

"توبہ توبہ! توبہ!" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا! لاحول ولا!.... میرا افسانہ.... جاسوسی ہرگز نہیں ہے! میں نام بھی بدل دوں گا! آپ مطمئن رہیئے! افسانے کا نام ہے! حاتم طائی!"

"نہیں چلے گا! بہت پرانی چیز ہے!"

"آپ دیکھئے تو سہی اس میں جدت ہے.... یہ قطعی بھی نہیں ہے بس دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے! بالکل نئی جدت دیکھئے گا.... غور سے سنیئے! ہاں!"

عمران صفحات کو اپنے چہرے کے برابر اٹھا کر پڑھنے لگا "صبح کا سہانا وقت تھا!...."

"ٹھہریئے!.... ٹھہریئے!.... ایڈیٹر ہاتھ اٹھا کر بولا "یہ نہیں چلے گا!.... صبح کا سہانا

وقت تھا تو پڑھنے والے کو اس سے کیا سروکار..... نہیں یہ بہت پرانا اسٹائل ہے!"

"اچھا..... اچھا..... میں پورا منظر نکالے دیتا ہوں!..... خیر جانے دیجئے! آگے سنئے

حاتم اپنے خیمے سے نکل کر ایک تمباکو فروش کی دوکان پر آیا!..... اور وہاں سے سویٹ کیپ

تمباکو خرید کر طائی کے خیمے کی طرف چل پڑا....."

"کس خیمے کی طرف....." ایڈیٹر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا!

"طائی کے خیمے کی طرف! ارے طائی..... تائی نہیں..... حاتم کی کوئی تائی نہیں

تھی!..... طائی اس کی محبوبہ کا نام تھا.....!"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ!" ایڈیٹر نے کچھ ایسے انداز میں کہا جیسے عمران نے اسے کوئی

بہت بری خبر سنائی ہو!

"کیا میں نے آپ کو کوئی صدمہ پہنچایا ہے!" عمران بوکھلا کر بولا!

"آپ تاریخ کے گلے پر چھری چلا رہے ہیں....."

"کیوں جناب.....!"

"آپ طائی کو حاتم کی محبوبہ بتاتے ہیں! حالانکہ حاتم قبیلہ بنی طے کا ایک فرد ہونے کی بنا

پر طائی کہلاتا تھا!"

"کیا بات کہی ہے آپ نے!" عمران نے قہقہہ لگایا! دیر تک ہنستا رہا پھر بولا۔

"آپ کے قار مولا سے تو پھر مجنوں لیلیٰ کا باپ تھا..... یا لیلیٰ قبیلہ بنی مجنوں سے تعلق

رکھتی تھی!..... واحق قبیلہ بنی عذرا سے تعلق رکھتا تھا۔ ہیر رانجھا کی بچی تھی..... مہینوال سوہنی

کا ابا تھا!..... کیا فضول باتیں کر رہے ہیں آپ..... میں اپنا سر پیٹ لوں گا!"

عمران کے چہرے پر یک بیک شدید ترین غصے کے آثار نظر آنے لگے۔

"کہیں آپ نشے میں تو نہیں ہیں!" ایڈیٹر اسے گھورتا ہوا بولا۔

"نشے میں ہوں گے آپ!..... اتنے بڑے ایڈیٹر ہو کر جہالت کی باتیں کرتے ہیں!"

عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا!

"آپ بدتمیز ہیں!" ایڈیٹر بھی کھڑا ہو گیا! عمران کی زبان پر جو کچھ بھی آ رہا تھا بے تکان

بکتا جا رہا تھا!..... کمرے میں کئی لوگ گھس آئے! ان میں ایک لڑکی بھی تھی! جس نے مردانہ

لباس پہن رکھا تھا..... نیلے رنگ کا جیکٹ اور سرخ پتلون!.....

"آپ دنیا کے سب سے بڑے کریک ہیں!" ایڈیٹر نے ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے

عمران پر نظر ڈال کر کہا!

"کیا بات ہے۔" کسی نے پوچھا!

"آپ ایک کہانی لائے ہیں! حاتم طائی..... جس میں طائی حاتم کی محبوبہ ہے۔" ایڈیٹر نے

کہا۔ لوگ ہنس پڑے مگر لڑکی عمران کو سنجیدگی سے گھورتی رہی۔ اس کے ہونٹوں پر خفیف سی

مسکراہٹ بھی نمودار ہوئی تھی!

"اور اب آپ لڑنے مرنے پر آمادہ ہیں!" ایڈیٹر مسکرا کر بولا۔ پھر عمران کو اپنی طرف

متوجہ کر کے کہا "آپ اپنے پیروں سے چل کر جانا پسند کریں گے یا..... میں اپنے آدمیوں کو

آپ کی خدمت پر آمادہ کروں! میرا خیال ہے کہ آپ کافی سمجھدار آدمی ہیں!"

"جی ہاں..... جی ہاں!" عمران نے غصیلے انداز میں دانت نکال کر کہا "میں جا رہا ہوں۔ آپ

کی قابلیت کا بھانڈا بھی عنقریب پھوٹ جائے گا!..... مجھ سے غلطی ہوئی جو یہاں چلا آیا.....

ماہنامہ "تڑ بھی تڑیا" والے مجھے پوچھتے ہیں!"

"گٹ آؤٹ!" ایڈیٹر حلق پھاڑ کر چیخا!

"جی ہاں!..... میں جا رہا ہوں!" عمران جانے کے لئے مڑا..... لیکن ابھی دو ہی چار قدم چلا

تھا کہ مردانہ لباس والی لڑکی نے اس کی ٹانگوں میں ٹانگ ماری اور عمران دھڑام سے فرش پر گر

گیا! ایک بار پھر قہقہوں کا طوفان امنڈا..... اور لڑکی بڑی سنجیدگی سے چھت کی طرف دیکھنے

لگی۔ اس بار بھی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تک نہیں تھی!

عمران اٹھا اور مڑ کر دیکھے بغیر جھینپتا ہوا باہر نکل آیا..... سڑک پر پہنچ کر اس نے ادھر ادھر

دیکھا اور سامنے والے ریستوران میں گھس گیا! اس نے ایک ایسی میز منتخب کی جہاں سے ماہنامہ

"گرانبار" کے دفتر کے زینے صاف نظر آتے تھے!

وہ تقریباً دو گھنٹے تک اسی میز پر جما رہا..... پھر دفتر کے بند ہونے کا وقت آگیا اور وہاں کام

کرنے والے باہر آنے لگے! چار آدمی اس ریستوران کی طرف بھی آ رہے تھے! ان میں وہ لڑکی

بھی تھی جس نے عمران کو گرایا تھا جیسے ہی ان کی نظر عمران پر پڑی وہ رک گئے! عمران پہلے ہی

سے اپنی کہانی کے صفحات سامنے رکھے ان میں فاؤنٹین پن سے کاٹ چھانٹ کر رہا تھا! وہ چاروں
آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے! ادھر عمران کے انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے ان کی
آمد کی خبر ہی نہ ہو! وہ چاروں اس کی میز کے اطراف میں کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے! اور عمران
چونک کر احمقوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھنے لگا!

لڑکی عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی "کہو دوست کیا رنگ ہیں!"

"اوہو!" عمران جھینپی ہوئی سی ہنسی کے ساتھ بولا "مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے آپ کو
کہیں دیکھا ہے!"

"ضرور دیکھا ہوگا!" لڑکی بڑے پیار سے بولی "کیا چائے نہیں پلواؤ گے!"

"اوہ... ضرور ضرور... اے بھائی صاحب... ارے بھائی صاحب!" اس نے ویٹر کو آواز دی!
وہ حد سے زیادہ بے ڈھنگے پن کا مظاہرہ کر رہا تھا! ویٹر کو سب کے لئے چائے اور سموسوں کا
آرڈر دے کر وہ پھر انہیں احمقوں کی طرح دیکھنے لگا!

"کیا لکھ رہے تھے....!" لڑکی نے پوچھا!

"مم.... میں افسانہ نگار ہوں!" عمران نے سر جھکا کر بڑے شرمیلے انداز میں جواب دیا۔

"کیسے!.... آپ کو یاد آیا کہ آپ نے ہمیں کہاں دیکھا تھا!" ایک آدمی نے پوچھا!

"نہیں یاد آیا! مگر میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کہیں دیکھا ضرور ہے!"

"آپ کا نام کیا ہے....!" لڑکی نے پوچھا!

"ابن ہدہد! آپ کو میرے نام پر ہنسی آئے گی!.... مگر میں بڑا جدت پسند آدمی ہوں!....
شاعر لوگ مختلف قسم کے پرندوں کا تذکرہ کرتے ہیں! لیکن بیچارے ہدہد کا کوئی نام بھی نہیں
لیتا! حالانکہ ہدہد کا ذکر آسمانی کتابوں میں بھی آیا ہے.... ہدہد سلیمان اور ملکہ صبا کا قاصد تھا"

"تو آپ کو صرف ہدہد ہونا چاہئے تھا اس میں ابن کیوں لگا دیا!"

"آج کل ابن ہی چالو ہے!" عمران نے دانشوروں کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں صرف ہدہد...." لڑکی نے سنجیدگی سے کہا "تم سو فیصدی ہدہد معلوم ہوتے ہو۔"

"ہوتا ہوں نا.... ہاہا.... اچھا اب اجازت دیجئے!" عمران اٹھتا ہوا بولا!

"ارے.... چائے تو منگوائی تھی".... لڑکی نے کہا۔

"کیا کروں! شاید وہ کہیں دور نکل گیا ہے۔"

"کون؟"

"وہی جس سے چائے کے لئے کہا تھا! میں سمجھا تھا شاید یہیں سے لائے گا!"

عمران پھر بیٹھ گیا!.... اچانک اس نے محسوس کیا کہ لڑکی اب کچھ گھبرائی ہوئی سی ہے! وہ
بار بار ایک کھڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی! یہ کھڑکی سڑک کی طرف تھی۔ دفعتاً لڑکی کچھ کہے
بغیر اٹھی اور باہر نکل گئی! انداز کچھ ایسا تھا جیسے وہ اتنی سی دیر میں یہ بھی بھول گئی ہو کہ وہ
یہاں تنہا نہیں آئی تھی بلکہ اس کے ساتھ تین آدمی اور بھی تھے دوسری حیرت انگیز بات یہ تھی
کہ اس کے اس طرح چلے جانے پر اس کے ساتھیوں پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا! وہ بدستور اطمینان
سے بیٹھے ہوئے عمران کو چھیڑتے رہے....

"میں جا رہا ہوں!" عمران اٹھتا ہوا بولا!

"اور چائے کا بل کون ادا کرے گا!" ایک آدمی نے کہا!

"میں کیا جانوں!"

"تم نے آرڈر دیا تھا...."

"آہا....!" عمران دیدے نچا کر بولا "تو کیا تمہارے لئے آرڈر دیا تھا! وہ چلی گئیں!.... اب
میں بھی جا رہا ہوں۔ واہ یار.... ذرا اپنی شکل تو دیکھو! میں تمہیں چائے پلاؤں گا! ہاہا.... ہپ!"

"شرافت کے دائرے سے باہر نہ نکلو!...." اسی آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا!

"میں ازلی کمینہ ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! "افسانہ نگار ہونے کا یہ مطلب تو نہیں
ہے کہ میری اصلیت بدل جائے!.... اگر لڑنے بھڑنے کا ارادہ ہو تو اس کیلئے بھی تیار ہوں!"

"اچھا نکلو باہر....! ہم دیکھتے ہیں تمہیں!"

اتنے میں بیرے نے چائے لا کر میز پر رکھ دی! جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ عمران نے
اسے روک کر کہا! "میرا بل لاؤ! اس چائے کے دام یہی لوگ ادا کریں گے!"

وہ تینوں پیچ و تاب کھا کر رہ گئے! لیکن کچھ بولے نہیں!.... ویٹر چلا گیا!....

"اچھا! پھر کبھی سمجھیں گے تم سے!" ان میں سے ایک آنکھیں نکال کر بولا!

"الجبرا اور جومیٹری سمجھا سکتا ہوں! ارتھمیٹک کمزور ہے!.... وہ کسی اور سے سمجھ لینا!"

ہاں!" عمران بالکل اسی طرح بولا جیسے کوئی استاد اپنے شاگردوں سے ہمکلام ہو!

ویٹر بل لایا اور عمران نے اس کی قیمت ادا کی پھر تینوں کی طرف ایک چڑا دینے والی مسکراہٹ اچھالتا ہوا اٹھ گیا۔

وہ سمجھا تھا شاید وہ لڑکی فٹ پاتھ ہی پر مل جائے گی.... مگر اسے مایوسی ہوئی!.... دراصل اس لڑکی کے متعلق الجھن میں پڑ گیا تھا!.... حالانکہ بظاہر کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی جس کی بنا پر اسے اس لڑکی کی طرف سے کسی قسم کی تشویش ہوتی!.... ویسے اس نے "کمر پلچدار" کے دفتر میں اس سے بڑا مضحکہ خیز برتاؤ کیا تھا!

الجھن اس کی بھی نہیں تھی!.... فی الوقت وہ خود بھی اس الجھن کو نہیں سمجھ سکا۔

کبھی کبھی اس کے ساتھ ایسا بھی ہوتا تھا وہ چند لمحے وہاں رک کر ایک طرف چل پڑا۔

ابھی اسے پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ کے متعلق مکمل معلومات نہیں حاصل ہوئی تھیں!.... اسے یقین تھا کہ وہ کوئی کلیو نہیں ہو سکتا.... مگر اس کے متعلق اسے ایک لڑکی عورت نے بتایا جس کے سر پر شاید موت ہی سوار تھی! اس لئے وہ اسے نظر انداز بھی نہیں کر سکتا تھا!— عمران خیالات میں اس طرح کھویا ہوا تھا کہ پیدل ہی چلتا رہا!.... دن بھر کی تھکی ہوئی بھیڑ کارخانوں اور دفتروں سے نکل آئی تھی!.... اور فٹ پاتھوں سے گذرتے وقت لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔ عمران کو اس بھیڑ کا احساس بھی نہیں تھا!.... وہ شانوں سے شانے رگڑتا.... رکتا.... رکتا چلتا رہا! وہ سوچ رہا تھا کہ اسے محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کیپٹن فیاض سے اس لڑکی کے متعلق کچھ اور بھی معلومات فراہم کرنی چاہئے جس کی لاش ڈیڑھ ہفتہ پہلے شارع عام پر پائی گئی تھی۔ وہ ایک پبلک کال بوتھ میں گھس کر فیاض کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ مگر یہاں بھی اسے ناکامی ہوئی۔ فیاض گھر میں موجود نہیں تھا اور اس وقت آفس میں اس کی موجودگی ممکن تھی!.... عمران بوتھ سے باہر آ گیا! فی الحال اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے تفتیش کا آغاز کہاں سے کرنا چاہئے اسے شیلا یاد آئی۔ مگر وہ اسے کہاں تلاش کرتا! وہ بری طرح ذہن سے چپک کر رہ گئی تھی!

عمران پھر چلنے لگا.... ماہنامہ "کمر پلچدار" کے آفس میں یا اس کے سامنے والے ریستوران میں اس نے وقت نہیں برباد کیا تھا!.... کم از کم وہاں کے ماحول سے اس نے

اندازہ لگایا تھا کہ اگر وہ پوسٹ بکس نمبر وہیں کا تھا تو اسے کچھ نہ کچھ اہمیت ضرور دی جا سکتی ہے!

کیا وہ ایک بار پھر اس جزیرے کا رخ کرے؟ اس نے سوچا! ساتھ ہی اسے یہ بات بھی یاد آئی کہ وہ وہاں گیا کیوں تھا؟.... اسے مقتولہ کے باپ سے ملنا تھا! لیکن اس سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی! اس کے پاس اس کی شہری جائے رہائش کا پتہ بھی موجود تھا!....

وہ چلتے چلتے ایک گلی میں مڑ گیا! دراصل وہ ایک ٹیکسی چاہتا تھا اور خالی ٹیکسی اسے دوسری سڑک پر مل سکتی تھی!

ٹیکسی کے لئے اسے زیادہ انتظار بھی نہیں کرنا پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مقتولہ کے باپ کا پتہ ٹیکسی والے کو بتا رہا تھا۔

لیکن تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد اسے ٹیکسی رکوانی پڑی کیونکہ ایک دوکان میں اسے وہی لڑکی نظر آئی تھی جس نے ماہنامے کے دفتر میں اسے گرا دیا تھا وہ بڑی جلدی میں ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ میں بیکور قم دیتا ہوا نیچے اتر گیا۔

مگر وہ کہیں رکا نہیں سیدھا اسی دوکان میں چلا گیا! یہ ایک جنرل اسٹور تھا! عمران لڑکی کے پیچھے کھڑا ہو کر شوکیسوں پر نظر ڈالنے لگا! پھر کچھ دیر بعد آہستہ سے بولا "آپ کی چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے!"

لڑکی یکلخت اس کی طرف مڑی اس کی آنکھوں سے حیرت جھانک رہی تھی اس نے دوکان والے سے کہا "میں پھر آؤں گی۔" اور باہر نکل گئی! لیکن عمران نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا فٹ پاتھ پر پہنچ کر وہ رک گئی۔

"کیا لوفر ہیں!" اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا!

"نہیں چائے پلاؤں گا!"

"مجھے وہ نہیں معلوم ہوتے جو نظر آتے ہو!"

"میں حقیقتاً چُغد ہوں! مگر عام طور پر لوگ مجھے طوطا کہتے ہیں!"

"کس چکر میں ہو!"

"تمہارے چکر میں! اب میں اتنا گاؤدی بھی نہیں ہوں کہ حاتم طائی کو لیلیٰ مجنوں کی طرح سمجھوں!"

"پھر؟" لڑکی کے ہونٹ بھنچ گئے! اس کی آنکھوں میں ایک خونخوار سی چمک لہرا رہی تھی

"میں دراصل تم تک پہنچنا چاہتا تھا!" عمران نے سر جھکا کر شرمیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"پتہ نہیں کیوں؟ جب سے تمہیں دیکھا ہے!"

"شٹ اپ.... کیا شامت آئی ہے!"

"مجھے یہی توقع تھی!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا اور مغموم انداز میں سر ہلانے لگا پھر بولا "تم اس نابکار ایڈیٹر کو مجھ سے زیادہ قابل سمجھتی ہو۔"

"ہوش میں ہو یا نہیں! ہم پہلی بار ملے ہیں!"

"نہیں ہم میں تو بہت پرانی بے تکلفی ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم ٹانگ مار کر گراتی کیوں!"

"میں یہاں اس جگہ بھی تمہارے ساتھ یہی سلوک کر سکتی ہوں!"

"ارے جاؤ۔ جاؤ! میں کیا تم سے کمزور ہوں۔ اب کے گرا کر دیکھو چٹنی بنا کر رکھ دوں گا پھر تو تمہیں شادی کے بعد ہی معلوم ہو گا کہ میں کیسا آدمی ہوں!"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے! اگر اب میرے پیچھے آئے تو خیریت نہیں۔"

"خیریت کی ایسی تیسی! وہ انگوٹھی کہاں ہے؟"

"کیسی انگوٹھی؟"

"منگنی کی انگوٹھی! جو پچھلے سال میں نے تمہاری انگلی میں ڈالی تھی! اس کے بعد تم غائب ہو گئی تھیں۔ آج ملی ہو! میں کہتا ہوں یہ رشتہ ضرور ہو گا۔ تمہارے والدین کو اب بھی منظور ہے؟"

"میں کہتی ہوں، دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ بہت برا ہو گا!"

"کیا برا ہو گا؟" ذرا ٹھہرو! میں اس ڈیوٹی کانسٹیبل کو بھی اطلاع دے دوں کہ تم میری منگیتر ہو۔ دیکھو بڑا بکھیڑا ہو جائے گا! بھیڑ لگ جائے گی یہاں! میں بڑا بے حیا آدمی ہوں۔ میرا کچھ نہ بگڑے گا۔ میں انسلٹ پروف ہوں۔"

"تم کیا چاہتے ہو!" لڑکی نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"وہ تمہارے گھر کا پتہ تاکہ مجھے بار بار دفتر کے چکر نہ لگانے پڑیں!"

لڑکی چند لمحے کچھ سوچتی رہی۔ پھر اپنے پرس سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس کی طرف

بڑھا دیا۔

"میں کل ضرور آؤں گا.... شکریہ!"

"ٹھہرو!...." لڑکی ہاتھ اٹھا کر بولی! "مقصد کیا ہے!"

"جب تک تم پتلون پہننا نہ چھوڑو گی! میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑوں گا۔ جس دن میں نے تمہیں غرارے، شلوار یا سکرٹ میں دیکھ لیا اسی دن سے تم میری شکل بھی نہ دیکھو گی!"

"تم سے مطلب میں جو چاہوں پہنوں! تم کون ہوتے ہو!" — لڑکی پھر جھنجھلا گئی۔

"میں تمہارا منگیتر ہوتا ہوں! اور اس وقت تک رہوں گا جب تک پتلون!.... تم مجھے نہیں جانتیں! مجھے ایک عورت کے چلنے کا انداز ناپسند تھا!.... لہٰذا میں نے اس کے شوہر سے طلاق دلوا دی!.... حالانکہ میرے پانچ ہزار روپے ضرور خرچ ہو گئے!.... لیکن!.... شہر میں وہ تو نہ رہی جو مجھے ناپسند تھی! تم پر بھی دو چار ہزار خرچ کر دوں گا۔ پھر تمہیں یا تو شہر چھوڑنا پڑے گا یا پتلون!"

"ارے تم خدائی فوجدار ہو!" لڑکی دانت پیس کر بولی!

"خدائی فوج کا حوالدار میجر!...." عمران نے سنجیدگی سے سر ہلا کر کہا!

لڑکی چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی! "اگر میں شور مچا دوں کہ تم مجھ سے بدتمیزی کر رہے ہو تو؟"

"ارے خدا کے لئے مچاؤ بھی! میں یہی چاہتا ہوں کہ تم شور مچاؤ! اتنی دیر سے میں جھک مار رہا ہوں! مقصد یہی ہے۔ کہ تم شور مچاؤ!...."

"کیا کرو گے تم....؟"

"منٹوں کا کام گھنٹوں میں ہو جائے گا! تم کل ہی سے پتلون پہننا چھوڑ دو گی!.... کہو تو پوری سکیم بتاؤں!.... تم شور مچاؤ گی لوگ اکٹھا ہوں گے! میں کہوں گا کہ یہ میری بیوی ہے۔ دو سال ہوئے اپنے دادازاد بھائی کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ کارڈ پر تمہارا نام زیبا تحریر ہے۔ میں تمہیں زیبا ہی کہوں گا!.... کہوں گا کہ یہ اسی لئے پتلون ڈالے پھرتی ہے کہ اسے کوئی پہچان نہ سکے۔ چلو شور مچاؤ.... ہا ہا!"

"کمینے!" وہ کلکلا کر زیر لب بڑبڑائی!

"میں صرف دو منٹ تک اور تمہارے شور مچانے کا انتظار کروں گا!"

لڑکی یک لخت دوسری طرف مڑ کر چل پڑی۔ عمران نے بھی وہی حرکت کی۔ وہ مخالف سمت میں مڑا تھا.... پھر چلتے چلتے دونوں نے ایک ساتھ مڑ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر چل پڑے۔

بظاہر عمران کی یہ حرکت احمقانہ تھی!.... لیکن حقیقتاً اس کی تہہ میں بہت کچھ تھا.... زیبا کی بجائے اگر اور کوئی لڑکی ہوتی تو عمران کی اس حرکت پر بلا چبائے بغیر ہرگز نہ مانتی.... مگر وہ صرف جھنجھلا کر رہ گئی تھی! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے ضبط کر رہی ہے۔ عمران نے اس سے ایک ہی نتیجہ نکالا کہ اس کے ہاتھ ضرور ملوث ہیں اسی لئے وہ اپنی تشہیر سے ڈرتی ہے۔ اس وقت اس کا کسی قسم کا اقدام بھی پولیس کیس بن سکتا تھا۔ لیکن وہ پولیس کی نظر میں آنے سے کتراتی ہے۔ کیونکہ خود اس کا ضمیر بھی احساس جرم کا شکار ہے۔

(۵)

سیکرٹ سروس کے آٹھوں ممبر جزیرے والی نمائش میں چکراتے پھر رہے تھے۔ انہیں شیلا نامی ایک لڑکی کی تلاش تھی جس کا حلیہ ایکس ٹو نے بتایا تھا.... لیکن انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ ایکس ٹو اس لڑکی کی تلاش میں کیوں ہے!....

جولیا نافٹز واٹر اور سارجنٹ ناشاد ساتھ چل رہے تھے! سارجنٹ ناشاد بڑا پر رُعب چہرہ رکھتا تھا۔ اس کی چڑھی ہوئی بھوری مونچھیں ہی چہرے پر سب کچھ تھیں! لوگ اس کی صورت ہی دیکھ کر لرز جاتے تھے۔ مگر وہ خوف اسی وقت تک قائم رہتا تھا جب تک وہ بولتا نہیں تھا۔ جہاں اس نے گفتگو شروع کی سارا وقار رخصت ہو گیا۔ جولیا کو اس سے کچھ چڑ سی ہو گئی تھی۔ لیکن کام کی حد تک تو برداشت کرنا ہی پڑتا تھا۔ ویسے اگر وہ تنہا ہوتی تو تنویر ساتھ لگ گیا ہوتا اور تنویر کی معیت میں کوئی کام کر لینا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا کیونکہ وہ اسے اپنے دکھے ہوئے دل کی پکار سے شروع کر دیتا تھا! سارجنٹ ناشاد کی بکواس کی دنیا پر صرف اس کے اشعار کے انگریزی ترجموں ہی تک محدود رہتی تھی۔ مگر آج وہ کچھ چپ چاپ سا تھا۔ جس کی وجہ شاید یہ تھی کہ اسے تمام دن شراب نہیں ملی تھی۔ یہاں نمائش کے کسی بار میں بیٹھ کر وہ اپنی پیاس کو بجھا سکتا تھا۔ مگر ایکس ٹو کا خوف اسے ہر حال میں اطلاع ہو جاتی کہ سارجنٹ ناشاد نے ڈیوٹی پر شراب پی تھی۔

"یہ لڑکی شیلا...." وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔ "کہیں ہمارے ایکس ٹو کی کوئی منظور نظر نہ ہو۔"

"یہی اس ہے.... ایکس ٹو جیسے لوگ عورتوں کی پروا کم کرتے ہیں۔" جولیا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ وہ ایکس ٹو کے متعلق کوئی برا ریمارک سننا پسند نہیں کرتی تھی۔

"ایکس ٹو!" سارجنٹ ناشاد نے ایک طویل سانس لی۔ "وہ شاید ہماری قبروں میں بھی گھس آئے گا۔"

اچانک وہ چلتے چلتے رک گیا اور جولیا کو بھی محسوس ہوا جیسے ناشاد کو بتائے ہوئے حلیے کی لڑکی نظر آ گئی ہو۔ مگر ناشاد بڑبڑایا۔

"یہ عمران یہاں کیا کرتا پھر رہا ہے۔"

"وہی جو دوسرے ہزاروں آدمی کرتے پھر رہے ہیں۔ کیا تم بھول گئے کہ یہ نمائش گاہ ہے۔"

"میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں یہ بھی اسی لڑکی کے چکر میں نہ ہو۔"

"یہ کیونکر ممکن ہے۔"

"اس آسمانی تحریر والے کیس میں کیسے ممکن ہوا تھا! مجرم تک کون پہنچا تھا!" ہم یا عمران.... اسے کس نے پکڑا تھا، ایکس ٹو نے یا عمران نے...."

"اگر عمران نہ پکڑتا تو اسے ایکس ٹو ہی پکڑتا.... تمہیں کس نے اطلاع دی تھی کہ عمران اور جولیا مجرموں کو لا رہے ہیں!"

"تم ایکس ٹو کی اتنی طرفداری کیوں ہو...."

"وہ میرا آفیسر ہے.... کیا طرفدار ہونے کے لئے اتنا ہی جواز کافی نہیں ہے...."

"میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا.... میرا خیال ہے کہ عمران کو اس لڑکی کے سلسلے میں الجھنا چاہئے.... مگر تم شاید اس کی مخالفت کرو۔ کیونکہ اس نے ایک بار تمہاری جان بچائی تھی۔"

"یہ غلط ہے اگر عمران نہ ہوتا تب بھی ایکس ٹو کچھ نہ کچھ ضرور کرتا کیونکہ وہ حالات سے باخبر تھا۔"

"میرے خدا.... تم بڑی احسان فراموش ہو جولیا!...."

"اس میں احسان فراموشی کی کوئی بات نہیں ہے!" اگر عمران بھی اس وقت کسی مصیبت میں پھنس جاتا تو کیا ہوتا! تم خود سوچو! کیا اس وقت ایکس ٹو ہم دونوں کو بچانے کی کوشش نہ کرتا!"

"لو خیر چھوڑو.... میں تو چلا.... کچھ دیر اس سے چھیڑ چھاڑ ہی رہے گی۔ اس سے

گفتگو کرنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔"

سارجنٹ ناشاد نے آگے بڑھ کر عمران کو جالیا۔ غیر ارادی طور پر جولیا بھی اسی طرف چل پڑی۔

"کس چکر میں ہو دوست!" سارجنٹ ناشاد نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کچھ نہیں سوچ رہا تھا کہ ابابیل کو لاطینی میں کیا کہتے ہیں!" عمران نے مڑ کر جواب دیا۔ پھر جولیا پر نظر پڑتے ہی بولا "اوہ مس فولیا.....؟"

"جولیا" جولیا نے برا سا منہ بنا کر تصحیح کی!

"اوہ معاف کیجئے گا..... نام مجھے ہمیشہ اسی طرح یاد آتے ہیں اور میں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ لوگوں کی! ویسے آج یہاں آٹھوں موجود ہیں۔"

"یہ بہت بُری بات ہے کہ تم آٹھوں کو پہچانتے ہو!....." سارجنٹ ناشاد نے کہا! "شاید شہر میں تم تنہا آدمی ہو جسے ہمارا علم ہے۔"

"اس میں برائی کیا ہے سارجنٹ شاداب!"

"شاداب نہیں ناشاد..... ناشاد.....!"

"ایک ہی بات ہے!..... ہاں تو کیا برائی ہے!" عمران نے لاپروائی سے سر ہلا کر کہا۔

"برائی تو اسی وقت معلوم ہو گی جب تم کسی سے اس کا تذکرہ کرو گے!"

"یعنی جس سے بھی اس کا تذکرہ کروں گا وہ تمہیں گالیاں دے گا! کیوں؟"

"تم تذکرہ کر کے دیکھ لو!..... کیا حشر ہوتا ہے تمہارا.....؟"

"سارجنٹ ناشاد!" جولیا نے اسے مخاطب کیا!..... "اس جگہ کتنی دیر ٹھہرنے کا ارادہ ہے؟"

"جب تک بیچارہ عمران آپ لوگوں کی حیثیت نہ بھول جائے۔"

عمران نے سر ہلا کر مغموم لہجے میں کہا۔

"اچھا دوست پھر تم دیکھ ہی لینا....." سارجنٹ ناشاد کہتا ہوا آگے بڑھ گیا! جب جولیا بھی چلنے لگی تو عمران نے کہا! "کیا خیال ہے..... اس موسم میں کافی اچھی رہے گی۔"

"نہیں شکریہ!....." جولیا نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔

وہ جانتی تھی کہ عمران اس کا تعاقب نہیں کرے گا! اس کی دانست میں اسے اس کا علم ہی نہ رہا ہو گا کہ سیکرٹ سروس والے یہاں کیوں آئے تھے۔

ایک جگہ وہ سب آ ملے..... ان کی آپس کی گفتگو کا ماحصل یہ تھا کہ وہ شیلا کا پتہ لگانے میں اب تک ناکام رہے تھے..... عمران جولیا نافٹز واٹر اور سارجنٹ ناشاد کے علاوہ اور کسی کو نہیں ملا تھا اس لئے اس کا تذکرہ نہیں کیا گیا..... وہ سب ہی اسے پہچانتے تھے لیکن اس کے متعلق ان کی رائے اچھی نہیں تھی۔

"اب ہمیں واپس جانا چاہئے!" تنویر نے کہا۔

جولیا کے علاوہ اور سب نے اس سے اتفاق کیا۔ جولیا کا خیال تھا کہ وہ اس وقت تک ٹھہرے گی جب تک نمائش کا اختتام نہ ہو جائے اور اس نے ان سے بھی یہی کرنے کو کہا۔

"بے کار بات ہے!....." جعفری بولا۔ "ہم نے یہاں کوئی جگہ ایسی نہیں چھوڑی جہاں اسے تلاش نہ کیا ہو۔ اور پھر کیا یہ آرڈر تھا کہ نمائش کے اختتام تک ہم یہاں رکیں۔"

"میں تو رکوں گی....." جولیا نے کہا۔ اس کی یہ بات فیصلہ کن بھی تھی! کیونکہ تھوڑی ہی دیر بعد اس کے علاوہ اور سارے ممبر وہاں سے چلے گئے.....

جولیا مختلف ہوٹلوں اور ریستورانوں کے چکر لگاتی رہی..... وہ آج بڑی پر کشش نظر آ رہی تھی کیونکہ آج اسکرٹ کی بجائے ساڑھی میں تھی۔ ساڑھی میں وہ ہمیشہ بہت اچھی لگتی تھی!..... اس کی عمر چوبیس سے کم نہیں تھی۔ لیکن نہ جانے کیوں ابھی تک چہرے پر پکا پن نہیں آیا تھا انداز میں بعض اوقات شرمیلے پن کی جھلکیاں نظر آنے لگتی تھیں..... اسے ایکس ٹو کے خواب آنے لگے تھے۔ جب بھی کوئی سنجیدہ اور پر وقار آدمی اسے نظر آتا وہ اس کے متعلق سوچنے لگتی کہ کہیں وہ ایکس ٹو ہی نہ ہو..... وہ ایسے آدمیوں کو دیر تک گھورتی رہتی حتیٰ کہ وہ لوگ بھی اسے محسوس کر لیتے۔ ان میں سے بعض تو غلط فہمی ہی میں مبتلا ہو جاتے..... جولیا سے یہ سب کچھ عموماً بے خیالی ہی میں سرزد ہوتا تھا اور پھر جب وہ خیالات کی دنیا سے باہر آتی تو اسے بڑی شرمندگی ہوتی۔ آج بھی کچھ ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ وہ چلتے چلتے تھک گئی تھی لہٰذا سستانے کے لئے ایک ریستوران میں جا بیٹھی ویٹر سے کافی کے لئے کہا۔ اگر ایکس ٹو کو شراب سے نفرت نہ ہوتی تو شاید وہ شراب ہی طلب کرتی پہلے وہ کبھی کبھار پی لیا کرتی تھی۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ ایکس ٹو شرابیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ تب سے ایک بوند بھی اس کے لئے حرام ہو گئی تھی۔

وہ کافی کی چسکیاں لیتی رہی۔ ساتھ ہی اس کی نظر بھی چاروں طرف بھٹکتی پھر رہی تھی۔ یہاں درجنوں خوش پوش جوڑے نظر آرہے تھے اچانک اس کی نظر ایک آدمی پر رک گئی اور اس کا دل دھڑکنے لگا۔ یہ آدمی بھی ایسا ہی تھا جس پر ایکس ٹو کا دھوکا ہو سکتا تھا۔ یہ قریب قریب ویسا ہی تھا جیسا وہ ایکس ٹو کو سمجھتی تھی یعنی ایکس ٹو کی جیسی تصویر اس نے اپنے ذہن میں بنا رکھی تھی! ابھرا ہوا سا پر وقار چہرہ، کشادہ پیشانی اور آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی سی! جسم پر معمولی کپڑے کا سوٹ، لیکن رکھ رکھاؤ میں سلیقہ اور ستھراپن..... سادہ سی ٹائی!

وہ خیالات میں کھو کر اسے گھورتی رہی..... بار بار اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ چیف آفیسر ایکس ٹو ہے۔ اس سے سوال کر بیٹھے۔ اس سے پوچھے کہ کیا وہ اس کا پراسرار.....

پھر وہ اس وقت چونکی جب بیرا خالی برتن سمیٹنے لگا۔ اب وہ آدمی بھی اسے انکھیوں سے دیکھ رہا تھا۔ جولیا نے جلدی سے بل ادا کیا اور باہر نکل آئی۔ ابھی تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ کسی نے اس کے قریب ہی سے کہا۔ "ذرا ٹھہرئے گا۔"

جولیا رک کر مڑی۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ کیونکہ یہ وہی آدمی تھا، جسے وہ ریستوران میں ایکس ٹو سمجھ کر گھورتی رہی تھی۔

"کیا آپ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں!" اس نے بڑے ادب سے کہا۔

"جی..... ن..... نہیں! کیوں؟"

"میں سمجھا تھا شاید! آپ مجھے اس طرح دیکھ رہی تھیں جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے!" جولیا نے کہہ کر آگے بڑھنے کا قصد ہی کیا تھا کہ قریب سے گزرتی ہوئی بھیڑ میں سے کسی نے دھکا دیا اور وہ گرتے گرتے بچی، اچانک اس کے قریب کھڑے ہوئے آدمی نے مجمع پر ایک چھلانگ لگائی اور ایک کو گریبان سے پکڑتے ہوئے ایک طرف کھینچ لایا۔

"یہ کیا حرکت تھی؟" اس نے اس کا گریبان جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ یہ آدمی بھی خوش پوش ہی تھا وہ اس سے الجھ پڑا۔ لیکن ریستوران والا آدمی اس سے زیادہ طاقتور معلوم ہوتا تھا۔ اس نے دو ہی چار گھونسوں میں اسے زمین دکھا دی..... ان کے گرد مجمع اکٹھا ہو گیا۔ جولیا بری طرح بوکھلا گئی تھی۔ لوگوں کے پوچھنے پر اس آدمی نے کہا "اس نے ان خاتون کو جان بوجھ کر دھکا دیا تھا....."

"پولیس کو..... پولیس کو دو" چاروں طرف سے آوازیں آئیں۔ اور وہ آدمی جولیا کی

طرف دیکھنے لگا۔ جولیا جلدی سے بولی "نہیں جانے دیجئے! میں خواہ مخواہ بات نہیں بڑھانا چاہتی..... آپ کا بہت شکریہ!"

"آپ ہی لوگوں کی رحم دلی کی وجہ سے غنڈے سرکشی کرنے لگے ہیں!" اس نے جواب دیا۔ مار کھانے والا زمین پر بیٹھا بغلیں جھانک رہا تھا۔ اچانک وہ اٹھ کر بھاگا اور لوگ اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔

"ہمیں یہاں سے ہٹ جانا چاہئے۔" جولیا ہانپتی ہوئی بولی۔

"جیسی آپ کی مرضی! ویسے میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس کے دوسرے ساتھی بھی اس بھیڑ میں موجود تھے۔ لیکن مصلحتاً خاموش رہ گئے۔ ہو سکتا ہے کہ نمائش کے باہر ان سے بھی نپٹنا پڑے۔"

"ہو سکتا ہے!" جولیا نے کہا "پھر آپ کیا کریں گے....."

"کچھ نہیں دیکھا جائے گا..... ان کم بختوں سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ پہلے یہ غیر ملکیوں سے گھبراتے تھے۔ اب انہیں بھی پریشان کرنے لگے ہیں۔ آپ شاید اطالوی ہیں۔"

"نہیں..... سوئس....."

"اوہو! جب ہی آپ میں اتنی مشرقیت ہے۔ اطالوی اور سوئس لڑکیاں ہماری ہی لڑکیوں کی طرح شرمیلی ہوتی ہیں..... دیکھئے آپ اس مشرقی لباس میں قریب قریب مشرقی ہی معلوم ہوتی ہیں۔ ویسے میں صرف آپ کے لہجے ہی سے آپ کو غیر ملکی سمجھا تھا۔ اچھا چلئے۔ میں آپ کو گھاٹ پر پہنچا دوں۔"

"نہیں آپ کو تکلیف ہوگی۔"

"اس کی فکر نہ کیجئے! ورنہ آپ کو شکایت ہوگی کہ ایک اجنبی دیس میں آپ کے ساتھ بدسلوکی کی گئی تھی!"

"نہیں میرے دیس میں بھی برے آدمی بستے ہیں اور آپ کی طرح شریف بھی!"

وہ چلتے رہے حتیٰ کہ نمائش کے احاطے سے نکل آئے۔ باہر بھی آنے جانے والوں کی بھیڑ موجود تھی اور اس کا سلسلہ گھاٹ تک تھا۔

دفعتاً کسی نے قریب ہی سے کہا "یہی تھا" اور تین چار آدمی جولیا کے ساتھی پر ٹوٹ پڑے۔ جولیا اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی۔ لیکن اس کا ساتھی اتنی ہی دیر میں دو آدمیوں کو نیچے گرا چکا

تھا۔ پھر تیسرے کو بھی جولیا نے خلاء میں اچھلتے دیکھا۔ ایک ہی گھونسے نے اسے بھی زمین پر پہنچا دیا۔ یقیناً وہ بھاگ نکلے لوگ پھر ان کے گرد اکٹھا ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے خاصی بھیڑ ہو گئی اور ان تینوں کو بھی نکل جانے کا موقع مل گیا۔ بمشکل تمام انہوں نے لوگوں کے استفسارات سے پیچھا چھڑایا.... اور اب وہ بھی تیزی سے گھاٹ کی طرف جا رہے تھے

"میں پھر کہتا ہوں کہ پولیس کو رپورٹ دے دی جائے۔" جولیا کے ساتھی نے کہا۔

"ہونا تو یہی چاہئے۔" جولیا نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "لیکن بعد کی پریشانیاں دردِ سر ہو جائیں گی۔ تفتیش ہوگی.... مقدمہ قائم ہوگا۔ ایسی دوسری سینکڑوں الجھنیں!"

"ہاں!.... یہ تو ٹھیک ہے۔" اس کے ساتھی نے آہستہ سے کہا۔

بہر حال جولیا کی جان میں جان آئی کہ وہ اس بحث کو آگے بڑھانے کی بجائے اس سے متفق ہو گیا تھا۔

دونوں جلد ہی گھاٹ پر پہنچ کر ایک لانچ میں بیٹھ گئے۔

(۲)

ٹھیک تین بجے رات کو جولیا کے فون کی گھنٹی بجی۔ وہ بے خبر سو رہی تھی۔ گھنٹی متواتر بجتی رہی اور جاگنا ہی پڑا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت ایکس ٹو کے علاوہ اور کون فون کر سکتا تھا.... جولیا اسے پوجتی تھی۔ لیکن میٹھی نیند شاید دنیا کی ساری لذتوں سے افضل ہوتی ہے۔ ورنہ وہ اس پر جھنجھلاتی کیوں؟ اس نے لیٹے ہی لیٹے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور اسے جواب میں ایکس ٹو کی آواز سنائی دی۔

"کیوں! کیا؟ وہ تمہارے گھر میں بھی آیا تھا!"

"کون؟"

"وہی جس نے تمہیں غنڈوں سے نجات دلائی تھی!...."

"تو کیا سچ مچ وہ آپ ہی تھے!" جولیا نیند کی جھونک میں پوچھ بیٹھی۔ وہ اب بھی اونگھ رہی تھی۔

"احمق لڑکیوں کی طرح خواب نہ دیکھا کرو!" ایکس ٹو کی غصیلی آواز نے اسے چونکا دیا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ "تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔ میں ایک ایسے گروہ کے چکر میں ہوں، جو شریف بھولی بھالی لڑکیوں کو پیشہ کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔"

"اوہو!" جولیا کی نیند بالکل غائب ہو گئی۔ "میں نہیں سمجھی۔"

"حالانکہ تمہاری آواز سے صاف ظاہر ہے کہ تم سب کچھ سمجھ گئی ہو۔"

"جی.... تو کیا؟"

"ہاں!.... تم اسی گروہ کے ایک آدمی کے چکر میں پڑ گئی ہو! وہ اسی وقت سے تمہارے پیچھے لگا ہوا تھا۔ جب تم اپنے دوسرے ساتھیوں سے الگ ہوئی تھیں۔ بہر حال کہنے کا مطلب یہ کہ اس آدمی سے ہوشیار رہنا وہ جو کچھ بھی ہوا تھا ایک اچھا خاصا ڈراما تھا!"

"تو کیا آپ نے اسی لئے مجھے وہاں بھیجا تھا؟" جولیا نے شکایت آمیز لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ تم پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ چونکہ تم ایک اسمارٹ قسم کی لڑکی ہو!.... مگر اسے کیا کہا جائے کہ ساڑھی میں تم بالکل بدھو معلوم ہونے لگتی ہو ویسے حسن ضرور بڑھ جاتا ہے!...."

جولیا اس ریمارک پر شرما گئی....

"اچھا سنو!" ایکس ٹو کی آواز پھر آئی۔ "ہاں تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ کیا وہ تمہارے ساتھ تمہارے فلیٹ میں بھی آیا تھا۔"

"جی نہیں! میں نے اخلاقاً اسے کہا بھی تھا.... مگر وہ جلدی کا بہانہ کر کے چلا گیا!"

"اپنی شرافت اور بے غرضی ظاہر کرنے کے لئے! بہر حال وہ پھر تم سے ملے گا مستقبل قریب ہی میں! لیکن تم یہ نہ ظاہر ہونے دینا کہ اس کی طرف سے مطمئن ہو! اس سے خائف ہونے کی ضرورت نہیں! وہ تمہیں جب بھی ملے گا میں تم سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہوں گا!"

"کاش میں آپ کو دیکھ سکتی ہوں!"

"کیا کرو گی!— یہ ایک فضول خواہش ہے جو شاید کبھی نہ پوری ہو سکے!"

پھر ایکس ٹو نے جولیا کے جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا! جولیا نے ایک طویل سانس لی اور ریسیور رکھ کر کھڑکی کے باہر جھانکنے لگی! اس کی آنکھوں میں غم کے سائے نظر آتے تھے۔

(۷)

دوسری شام عمران اسی لڑکی کے مکان کے سامنے موجود تھا! جس سے ماہنامہ "کمر چلکدار" کے دفتر میں ملاقات ہوئی تھی! پہلے اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ گھر میں موجود ہے یا نہیں! شاید وہ ابھی دفتر سے واپس نہیں ہوئی تھی! عمران نے ذرا سی دیر میں اس کے متعلق بہتیری معلومات فراہم کرلیں! وہ وہاں تنہا رہتی تھی.... پڑوسیوں سے اس کی شناسائی نہیں تھی! ابھی کوئی اس سے ملنے کے لئے نہیں آتا تھا! راتیں گھر ہی پر گذارتی تھی پڑوسیوں کا خیال تھا کہ وہ بہت مغرور ہے!.... کسی نے آج تک اسے زنانہ لباس میں نہیں دیکھا تھا!.... سردیوں میں پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنتی تھی! اور گرمیوں میں قمیض اور پتلون! پتلونیں بھی زنانہ تراش کی نہیں ہوتی تھیں!

ٹھیک چھ بجے وہ مکان کی طرف آتی دکھائی دی! عمران نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا!.... لیکن وہ عمران کو دیکھتے ہی کچھ گھبرا سی گئی!

"ہائیں!...." عمران دیدے نچا کر بولا "پھر وہی پتلون!"

"یہاں تم پٹ جاؤ گے!" لڑکی نے خود کو سنبھال کر کہا "بہتر ہے کہ چپ چاپ چلے جاؤ!"

"پٹ جانا میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا! سمجھیں!.... لیکن اب تمہیں یہ شہر چھوڑنا پڑے گا!.... تم شاید میری باتوں کو مذاق سمجھتی ہو!.... تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ میں گذشتہ رات ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سو سکا!.... رات بھر تمہاری پتلون مجھے غصہ دلاتی رہی میری ہڈیاں سلگتی رہیں! اور آج صبح سے ہی میں نے تمہارے خلاف مواد اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا!.... اس وقت میرے پاس اتنی اطلاعات ہیں کہ خدا کی پناہ!.... اب آخری بار پھر کہتا ہوں کہ یا پتلون پہننا ترک کر دو! یا اس شہر سے کہیں اور چلی جاؤ!"

"شٹ اپ!" اس نے برا سا منہ بنا کر کہا اور آگے بڑھ گئی!

"پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ!" عمران نے بلند آواز میں کہا! اور وہ اچانک اس طرح رک گئی جیسے پشت پر گولی لگی ہو!.... وہ پلکیں جھپکائے بغیر دیر تک عمران کو دیکھتی رہی پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے پاس واپس آگئی.... عمران نے اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر کہا۔

"شاید "کمر چلکدار" کے ایڈیٹر کو اس کی اطلاع نہیں ہے کہ تم بڑی رقموں کے منی آرڈر بھی وصول کرتی ہو!.... کیوں؟"

"تم کون ہو!" لڑکی نے آہستہ سے پوچھا۔

"خدائی فوجدار! تمہیں اس سے کیا غرض۔ بس پتلون پہننا چھوڑ دو! پھر کبھی میری شکل بھی نہ دیکھو گی! بس یہ ہے کہ آج صبح سے اب تک میں نے تم پر تقریباً پانچ سو روپے صرف کئے ہیں۔"

"مجھ پر کیوں!"

"آہا تو کیا یہ معلومات مجھے مفت حاصل ہوئی ہیں! اب اگر میں نے کل بھی تمہیں پتلون میں دیکھا تو تم جیل میں دکھائی دو گی!"

لڑکی کچھ نہ بولی اس کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار تھے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بھرے بازار میں چوری کرتے پکڑی گئی ہو!

"بس میں کل تک اور انتظار کروں گا!" عمران بڑبڑایا "اور صبح ہی تمہارے دفتر کے سامنے تم پر ایک نظر ڈالوں گا!.... اگر تم نے میرا کہنا مان لیا تو پھر تو کبھی مجھے اپنے قریب نہیں دیکھو گی!.... دوسری صورت میں کیا ہوگا! یہ تم خود ہی سمجھ سکتی ہو۔ ویسے تمہیں اسکرٹ اور ساڑی میں دیکھ کر میں یہ بھی بھلا دوں گا کہ تم مجرموں اور سازشیوں کے ایک گروہ سے تعلق رکھتی ہو!"

"اب میں پتلون نہیں پہنوں گی! وعدہ کرتی ہوں!"

"ہا ہا— ویری گڈ!" عمران احمقانہ انداز میں ہنس کر واپسی کے لئے مڑا....

"سنئے تو سہی!" لڑکی نے اسے روکا۔

"بس اب سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے! پرواہ مت کرو!" عمران نے اس کی طرف مڑے بغیر کہا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا ایک گلی میں مڑ گیا!

(۸)

کیپٹن جعفری باہر جانے کے لئے تیار تھا! جیسے ہی اس نے کوٹ کی آستینوں میں ہاتھ ڈالے فون کی گھنٹی بجی تھی.... جعفری نے جھلا کر کوٹ کو میز پر ڈال دیا اور ریسیور اٹھا کر دہاڑا۔

"ہیلو!"

"آہا!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "تم یقیناً اپنے فون کے میٹر کو صدمہ پہنچاؤ گے!"

"اوہ..... آپ! گڈ مارننگ سر!" جعفری بوکھلا گیا کیونکہ آواز ایکس ٹو کی تھی!

"مارننگ" دوسری طرف سے آواز آئی! "تمہارے لئے ایک کام ہے!"

"فرمائیے جناب!"

"ماہنامہ "کمر پلکدار" کے دفتر میں ایک لڑکی کام کرتی ہے..... مس زیبا! خسرو انجی بلڈنگ کے گیارہویں فلیٹ میں رہتی ہے! اس کے متعلق معلومات فراہم کرنی ہیں۔ وہ کن لوگوں میں اٹھتی بیٹھتی ہے! اس کے متعلق صبح و شام تک کی رپورٹ مجھے ہر روز چاہئے! تمہاری آسانی کے لئے یہ بھی بتادوں دفتر کے فرائض میں ڈاک وصول کرنا بھی اسی کے ذمہ ہے! اور وہ پوسٹ آفس جا کر براہ راست وہیں سے ڈاک وصول کرتی ہے! پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ ہے! تمہیں دیکھنا ہے کہ وہ روزانہ کتنے کے منی آرڈر وصول کرتی ہے اور دفتر میں کتنی رقم جمع کراتی ہے!"

"پوسٹ بکس نمبر..... کس پوسٹ آفس کا ہے!"

"جعفری کبھی کبھی عقل بھی استعمال کر لیا کرو۔"

"میں نہیں سمجھا جناب!" جعفری پھر بوکھلا گیا!

"جب پوسٹ بکس نمبر کے ساتھ آفس کا نام نہ لیا جائے تو وہ نمبر ہر حال میں جنرل پوسٹ آفس ہی کا ہوتا ہے!"

"اوہ.....جی ہاں! میں سمجھتا ہوں!"

"خیر..... توفی الحال تمہیں اتنا ہی کرنا ہے!"

"بہت بہتر جناب!"

سلسلہ منقطع ہو گیا! اور جعفری ریسیور رکھ کر کوٹ پہننے لگا! ساتھ ہی وہ بے اسامت بناتے ہوئے کچھ بڑبڑاتا بھی جارہا تھا۔

(۹)

سارجنٹ ناشاد ایک غزل کہہ رہا تھا!..... سامنے رکھے ہوئے کاغذ پر اس نے بہت سے قوافی لکھ رکھے تھے! ان قافیوں میں ایک ایک مصرعہ کہہ کر ان پر گرہیں لگاتا جارہا تھا! ایک مصرعے میں اسے گاڑی رکتی ہوئی سی معلوم ہونے لگی! اس نے اس کی تقطیع شروع کر دی!

فرماتیں..... اب کھٹ کھٹ..... لہو بن کر..... اب کھٹ کھٹ.....ہا..... ٹھیک تو ہے.....

فرماتیں لہو بن کر ٹپک آنکھوں سے کچھ یوں بھی..... اب کھٹ کھٹ..... اب کھٹ کھٹ

اب کھٹ کھٹ..... اب کھٹ کھٹ؟"

سارجنٹ ناشاد اسی طرح مصرعوں کی تقطیع کرتا تھا!..... "فاعلاتن فاعلات" کے بکھیڑے آج تک اس کی سمجھ ہی میں نہیں آتے تھے!..... ویسے وہ اکثر دوسرے شعراء کو عروض سے ناواقف اور بالکل ہی کندہ ناتراش بتایا کرتا تھا!

جب بھی کبھی کسی نشست میں شعر و شاعری کی بات چھڑتی سارجنٹ ناشاد عروض لے بیٹھتا..... اور اس کے ہم نشین جو اس سے زیادہ نہیں ہوتے تھے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے!.....

سارجنٹ ناشاد فوجی آدمی تھا! تعلیم بھی واجبی سی تھی! لیکن اس کے باوجود اسے جگت استاد ہونے کا دعویٰ تھا! اور اس کے ساتھ والے اس کی استادی کے قائل بھی تھے!..... کیونکہ اکثر اس کے اشعار میر و غالب جیسے اساتذہ کے اشعار سے بھی لڑ جاتے تھے!..... ایسے ہی ایک موقع پر کسی نے اعتراض کر دیا..... سارجنٹ ناشاد دہاڑ سے بولا "تولد ہوا ہے!" اس پر ایک زوردار قہقہہ پڑا پھر اچانک اسے یاد آیا کہ اسے "تولد" نہیں "توارد" کہتے ہیں! مگر اب کیا ہو سکتا تھا! اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اب خود بھی قہقہوں میں شریک ہو جائے! مشاعروں میں بڑے ٹھسے سے جاتا..... اس وقت اس کے جسم پر فوجی وردی کی بجائے چوڑی دار پاجامہ ہوتا..... اور پھولدار جولاہی کی اچکن!..... سر پر لکھنوی طرز کی ٹوپی! گلے میں پان دبا کر اس طرح چلتا جیسے پنڈلیاں الٹے پچھلی جارہی ہوں!..... مگر اس وقت وہ نشے میں ضرور ہوتا تھا۔

بہر حال یہ تھا ناشاد!-- اس محکمے میں کیوں تھا؟ اس کا جواب شائد عمران کے علاوہ اور کوئی نہ دے سکتا!

اس وقت ناشاد بہت زور و شور سے غزل کہہ رہا تھا!..... منتخب شدہ قوافی میں مصرعے ہو چکے تھے صرف گرہیں لگانی باقی تھیں کہ فون کی گھنٹی بجی اور وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اسے کسی مشاعرے کے ڈائس سے نیچے پھینک دیا گیا ہو۔ وہ جانتا تھا کہ فون یا تو جولیا کا ہو گا یا ایکس ٹو کا! اس نے بادل ناخواستہ ریسیور اٹھایا!

"ناشاد....." دوسری طرف سے ایکس ٹو کی آواز آئی۔ "غزل ہو رہی ہے!"

"نہیں جناب!... میں پرانے کیسوں کے فائل الٹ رہا تھا! قسم لے لیجئے جو سال بھر سے آدھا مصرعہ بھی ہوا ہو!"

"اچھا تو سنو! تمہیں شاداب نگر جانا ہے! وہاں موڈل گرلز اسکول میں ایک استانی ہے... اس کے متعلق معلومات فراہم کرنی ہیں۔ کس قسم کی معلومات فراہم کرو گے؟"

"وہ یعنی... یعنی کہ...!" سارجنٹ ناشاد ہکلا کر رہ گیا!

"میں اس کی عمر نہیں معلوم کرنا چاہتا!... نہ عاشقوں کی تعداد سمجھے!"

"جی ہاں! جی ہاں!" ناشاد ہکلا کر بولا!

"پھر کیا معلوم کرنا چاہتا ہوں؟"

"جی... وہ... یہ!"

"شٹ اپ! وہ بہت حسین عورت ہے!" ایکس ٹو نے کہا "تم اس پر نظم کہنے کی کوشش نہیں کرو گے! تمہیں یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کس قسم کے لوگوں سے ملتی جلتی ہے!... اور یہ کہ کوئی اس کی نگرانی تو نہیں کر رہا ہے!"

"جی ہاں! میں سمجھ گیا!"

"تم شراب پی کر تفتیش کے لئے نہیں نکلو گے!"

"ارے جناب! لاحول ولا قوۃ... میں نے بالکل ترک کر دی ہے! یعنی میرا مطلب ہے کہ ڈیوٹی پر بالکل نہیں پیتا۔ یقین فرمائیے!"

"اس سے عشق کرنے کی کوشش نہیں کرو گے!"

"بہت بہتر جناب!..."

(۱۰)

کیپٹن خاور ایکس ٹو کے حکم سے اس لڑکی کے باپ کے متعلق چھان بین کر رہا تھا جس کی لاش سڑک پر پائی گئی تھی... اس نے اپنی رپورٹ مکمل کر کے ایکس ٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کئے جو ٹیلیفون ڈائرکٹری میں نہیں تھے۔

"جی ہاں!..." اس نے ماؤتھ پیس میں کہا "اب وہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس کی لڑکی ہی کی لاش تھی! وہ مسٹر ہارپر کا منیجر ہے!... ہارپر کو تو آپ جانتے ہی ہوں

گے!... بے انداز دولت کا مالک ہے۔"

"ہاں میں ہارپر کو جانتا ہوں! تم نے مقتولہ کے متعلق اور کیا معلوم کیا!"

"وہ ایک خوش مزاج اور باسلیقہ لڑکی تھی! دائرہ احباب زیادہ وسیع نہیں تھا! جس لڑکے سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ وہ اس کے والدین کو پسند نہیں تھا!"

"بس تم نے یہی ایک کام کی بات معلوم کی ہے!... اچھا پھر اس لڑکے کا کیا بنا!"

"وہ ہوا— اس کے متعلق تو میں ابھی کچھ نہیں معلوم کر سکا!" کیپٹن خاور نے کہا!

"ہاں تمہیں سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ لڑکی کی خوش مزاجی اور خوش سلیقگی کے متعلق پہلے معلوم کر لو!— کیپٹن خاور!"

"ہاں جناب!..."

"آج کل تم لوگوں نے اپنی عقلوں کو چھٹی دے رکھی ہے!..." ایکس ٹو نے ناخوشگوار لہجے میں کہا! "اچھا مجھے اس لڑکے کا نام اور پتہ بتاؤ!"

"عادل پرویز!... سردار منزل... فلیٹ نمبر سات!"

"اچھا بس! تمہارا کام ختم!" ایکس ٹو نے کہا اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔

(۱۱)

جولیانا فٹز واٹر اس ملاقات کو اتفاقیہ سمجھتی اگر ایکس ٹو سے اس موضوع پر پہلے ہی گفتگو نہ کر چکی ہوتی!... وہی آدمی جس نے لڑکیوں کے جزیرے میں اسے غنڈوں سے بچایا تھا ایک جنرل اسٹور میں مل گیا! جولیا کاسمٹکس خرید رہی تھی! ایک بیک اس کی نظر کاؤنٹر پر داہنی طرف پڑی۔ اسے وہی آدمی نظر آیا! وہ مختلف قسم کے پائپ دیکھ رہا تھا اور اس میں اتنا منہمک تھا کہ شاید اسے جولیا کی موجودگی کی خبر ہی نہیں تھی— پہلے تو جولیا نے سوچا کہ چپ چاپ نکل ہی جائے لیکن پھر... ایکس ٹو کی ہدایت کا خیال آ گیا! وہ سوچنے لگی ممکن ہے ایکس ٹو بھی یہیں کہیں موجود ہو۔

دفعتاً ایک بار دونوں کی نظریں ملیں... لیکن اس آدمی کے چہرے پر بدستور وہی اجنبیت نمایاں رہی!... وہ پھر پائپوں کی طرف متوجہ ہو گیا!... ایسا معلوم ہوا جیسے وہ جولیا کو پہچانتا ہی نہ ہو! جولیا نے کاسمٹکس خریدیں اور ان کا پیکٹ سنبھالتی ہوئی باہر نکل آئی۔ وہ شاید ابھی

تک کوئی پاپ منتخب نہیں کر سکا تھا!

جولیا غیر ارادی طور پر باہر رک گئی! اس کے بازوؤں میں سنبھلا ہوا پیکٹ زیادہ وزنی نہ
تھا! اس لئے اسے وہاں ٹھہرنا گراں بھی نہیں گزرا.....

تھوڑی دیر بعد وہ بھی باہر آیا.... فٹ پاتھ ہی پر رک کر چاروں طرف اس انداز میں
دیکھنے لگا جیسے اسے کسی کی تلاش ہو!.... جولیا آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھی!.... اس نے
ایک بار پھر جولیا کی طرف دیکھا اور اس انداز میں دوسری طرف دیکھنے لگا جیسے بعض اجنبی راہ گیر
ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں!

"کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا!.... "جولیا نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

وہ چونک پڑا اور ندامت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا "معاف کیجئے گا یہ میری بدقسمتی
ہے!.... ویسے میں یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں نے آپ کو کہاں دیکھا تھا!"

"تعجب ہے آپ اتنی جلدی بھول گئے! ابھی چار ہی دن پہلے کی بات ہے! ہم دونوں
جزیرے والی نمائش میں ملے تھے! اور آپ نے مجھے ان غنڈوں سے بچایا تھا!"

"اوہ—! ہا.. اف فوہ!.... میں بھی کتنا بھلکڑ ہوں!.... مجھے یاد آگیا کیسے آپ اچھی تو ہیں نا"
ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ جلد سے جلد جولیا سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہو۔ لیکن کسی مجبوری نے
پیر پکڑ رکھے ہوں.... وہ بار بار سر اونچا کر کے ادھر ادھر دیکھنے لگتا تھا۔

"کیا آپ کو جلدی ہے!" جولیا نے پوچھا!

"آہاں!.... جی ہاں!.... مگر کوئی ٹیکسی نہیں نظر آ رہی! میری کار تین دن سے ایک
گیراج میں پڑی ہوئی ہے۔"

"اوہو! تو چلئے! میری گاڑی موجود ہے! اس میں پریشانی کی کیا بات ہے!"

"نہیں آپ کو تکلیف ہوگی!"

"ہائیں! اس میں تکلیف کی کیا بات ہے! مجھے تو خوشی ہوگی!"

وہ اسے اپنی کار کے قریب لے گئی اور وہ پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"وہیں بیٹھیں گے آپ" جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں ٹھیک ہے۔"

جولیا نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا! "کہاں چلئے گا۔"

"گیرال اسکوائر میں رہتا ہوں.... ریکسٹن اسٹریٹ!.... دیکھئے آپ کو تکلیف ہو رہی ہے!"

جولیا نے ہلکا سا قہقہہ لگایا.... اور کار چل پڑی!.... ریکسٹن اسٹریٹ تک خاموشی ہی
رہی۔ نہ جولیا کچھ بولی اور نہ اس پراسرار آدمی ہی نے کچھ کہا!

گیرال اسکوائر کے سامنے کار روک کر جولیا بھی نیچے اتر آئی.... لیکن اس کی حیرت کی کوئی
انتہا نہ رہی جب اس نے یہ دیکھا کہ وہ آدمی پچھلی سیٹ پر نہیں ہے! جولیا راستے بھر خیالات میں
الجھی رہی تھی!.... اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر دیکھنے کی زحمت نہیں گوارا کی تھی!....
پھر یہ تو لازمی بات تھی کہ روانگی کی جگہ سے یہاں تک اس نے ٹریفک کانسٹیبل کے اشارے
پر چوراہوں کے قریب گاڑی روکی ہوگی۔ وہ پچھلی سیٹ کی طرف گئی! مگر سیٹ خالی نہیں
تھی اس پر کپڑے کی ایک گٹھری سی نظر آ رہی تھی! مگر اس نے یہ گٹھری اس پراسرار آدمی کے
پاس نہیں دیکھی تھی!

وہ اسے کھولنے کے لئے جھک پڑی! لیکن دوسرے ہی لمحے میں اسے ایسا محسوس ہونے لگا
جیسے وہ کسی ہیلی کوپٹر میں بیٹھی ہوئی ہو! اور وہ ہیلی کاپٹر بڑی تیزی سے زمین کی طرف جا رہا
ہو.... اس کی آنکھوں تلے اندھیرا آ گیا! پیشانی پر پسینہ پھوٹ آیا۔

گٹھری میں ایک نوزائیدہ بچے کی لاش تھی! وہ اسے بدحواسی میں جلدی سے ڈھانک کر اگلی
سیٹ کی طرف بڑھی!.... اور دروازہ کھول کر اسٹیرنگ کے سامنے ڈھیر ہو گئی! وہ جلدی سے
یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی!.... ہر حال میں!.... لیکن ابھی وہ کار اسٹارٹ بھی نہیں کر پائی
تھی کہ ایک آدمی دروازہ کھول کر اس کے برابر آ بیٹھا! یہ صورت ہی سے کوئی لفنگا معلوم
ہوتا تھا.... ہر لحاظ سے وہ کوئی برا آدمی تھا۔ جولیا کانپ کر رہ گئی! اس نے پرسکون لہجے میں کہا
"گھبراؤ.... نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا!" اس نے جملہ انگریزی میں ادا کیا تھا! مگر لہجہ پڑھے
لکھے آدمیوں کا سا تھا! اس نے پھر کہا۔ "گاڑی چلاؤ اور اسے دریا کی طرف لے چلو!.... بقیہ باتیں
راستے میں ہوں گی!"

جولیا نے بادل ناخواستہ کار اسٹارٹ کی.... لیکن اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے!.... کار چل
پڑی اور اس آدمی نے کہا۔ "محترمہ ایسے کام رات کی تاریکی میں انجام دیئے جاتے ہیں! وہ تو

کہیے! میری نظر پڑ گئی! ورنہ آپ بڑی مشکل میں پڑ جاتیں۔۔۔۔ اب میں بہت تھوڑے معاوضے پر آپ کا یہ کام کرا دوں گا!۔۔۔۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی! مگر یہ کیا حماقت تھی! آپ بیچ سڑک پر کار روک کر گٹھری کھولنے لگیں!" جولیا کچھ نہ بولی۔ اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔

"یہ شاید!" اس آدمی نے کہا "آپ کی کسی سہیلی کا بچہ ہے! یا آپ کی بہن کا! آپ کا تو نہیں ہو سکتا! مجھے یقین ہے!"

"میں کچھ نہیں جانتی!" جولیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "کسی نے مجھے پھنسانے کی کوشش کی ہے!"

"ارے اب مجھ سے کیا پردہ۔ میں تو آپ کی مدد کرنے جا رہا ہوں۔ اس طرح اسے ٹھکانے لگاؤں گا کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی!۔۔۔ آپ صرف سو روپے مجھے دیجئے گا!۔۔۔۔ غریب آدمی ہوں! زیادہ تکلیف نہیں دیتا! ویسے اگر آپ کسی بڑے دادا کے چکر میں پڑ گئی ہوتیں تو وہ ایک ہزار سے کم نہ لیتا!" جولیا کچھ ایسی بدحواس تھی کہ سب کچھ بھول گئی تھی! اسے صرف بچے کی لاش یاد تھی اور یہ آدمی جو یک بیک اس طرح مسلط ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس نے پھر کہا! "ایسے کاموں کے لئے مجھے ہمیشہ یاد رکھیے!۔۔۔۔ میں آپ کو اپنا پتہ دوں گا! اوہ!۔۔۔ ذرا ٹھہریے!۔۔۔۔ وہ اگلی گلی ہے نا!۔۔۔۔ اس کے سامنے کار روک لیجئے گا! وہاں چائے خانے میں میرا ایک دوست ہے! اسے بھی ساتھ لے لوں وہ مجھ سے زیادہ چالاک ہے!"

جولیا نے سوچا موقع بہت اچھا ہے!۔۔۔۔ یہ اپنے ساتھی کو بلانے کے لئے جائے گا اور میں چپ چاپ کھسک لوں گی۔ مگر وہ جولیا سے بھی زیادہ ہوشیار تھا!

جولیا نے گلی کے پاس کار روک دی! اسے توقع تھی کہ وہ اتر کر جائے گا لیکن اس نے کار ہی میں بیٹھے بیٹھے پان والے کو آواز دی!۔۔۔۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے پکار کر کہا "ذرا شارٹی کو بھیج دے!"

پان والے نے جولیا کو اس طرح گھور کر دیکھا جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو! پھر وہ خود ہی اپنی دکان سے کود کر چائے خانے میں جا گھسا!۔۔۔۔ دو یا تین منٹ بعد ایک آدمی ہوٹل سے نکلا اور سیدھا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔۔۔۔ وضع قطع سے کوئی دیسی عیسائی معلوم ہوتا تھا۔

"شارٹی! پیچھے بیٹھ جاؤ!" جولیا کے قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا!

"یہ خاتون مصیبت میں ہیں! میں ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں!"

"بڑی اچھی بات ہے!" شارٹی نے پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا! کار پھر چل پڑی! آگے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا "دریا کی طرف محترمہ!" پھر وہ شارٹی کو بتانے لگا کہ کس طرح اسے ایک بچے کی لاش دکھائی دی۔ جب وہ ریکسٹن اسٹریٹ میں کسی کا انتظار کر رہا تھا۔ اور اب اسے ہر حال میں ان خاتون کی مدد کرنی ہے۔

"تم بالکل گدھے ہو!" شارٹی بولا "خواہ مخواہ دوسروں کے پھٹے میں پاؤں ڈالتے ہو!۔۔۔۔ پہلے کچھ پوچھ لیتیں ان سے پوچھو دے بھی سکیں گی سو روپے! کام تو بڑا خطرناک ہے!"

اتنی دیر میں جولیا کو سچ مچ یہ محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ مجرم ہی ہو! نوزائیدہ بچے کی لاش اسی کی ذات سے تعلق رکھتی ہو!

"میں دوں گی۔۔۔۔ سو روپے؟" اس نے گھٹی گھٹی سی آواز میں کہا! "لیکن یہاں اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہیں۔"

"دیکھا بیٹا!" شارٹی نے قہقہہ لگایا! "میں نہ کہتا تھا! کیوں اپنا وقت برباد کر رہے ہو!"

"آپ کے پاس سو روپے نہیں ہیں!" آگے بیٹھے ہوئے آدمی نے غصیلی آواز میں پوچھا!

"نہیں! یہاں نہیں ہیں! لیکن واپسی میں آپ میرے گھر چل سکتے ہیں!"

"میں گھر ور نہیں جانتا!" وہ بیٹھے سے اکڑ گیا! "یا تو آپ یہیں سو روپے ادا کیجئے۔ یا پھر میں آپ کو سیدھا پولیس اسٹیشن لے جاؤں گا۔"

پولیس اسٹیشن کے نام ہی سے جولیا بوکھلا گئی! وہ وہاں اپنی اصلی حیثیت بھی نہیں ظاہر کر سکتی تھی۔ اصلی حیثیت ظاہر کرنے کا تو یہ مطلب تھا کہ وہ محکمے ہی سے الگ کر دی جاتی! اور محکمے سے الگ ہو جانے کے بعد زندگی جیسی گزرتی ظاہر تھی! محکمہ اتنی معقول تنخواہ دیتا تھا کہ وہ ایک کار بھی رکھ سکتی تھی! رئیسوں کی طرح زندگی بسر کر سکتی تھی! اس کے خیال سے وہ کانپ گئی۔۔۔۔ ویسے اسے اطمینان تھا کہ ایکس ٹو کو ان حالات کی خبر ضرور ہوگی! اور وہ اس کی طرف سے غافل نہ ہوگا!۔۔۔۔ مگر اس وقت وہ کیا کرتی! پولیس اسٹیشن تک معاملات کا پہنچ جانا ایکس ٹو کے لئے بھی ناقابل برداشت ہوگا۔

"دیکھئے آپ اتنی مہربانی کیوں نہیں کرتے۔" جولیا منمنائی۔

"ہم جیسے لوگ اگر مہربانی کرنے لگیں تو خود بھوکوں مر جائیں۔ ہم سے تو کسی کو ہمدردی بھی نہ ہو!"

"پھر آپ جو کچھ بھی کہیے میں کرنے کو تیار ہوں!"

"پولیس اسٹیشن!" وہ غرایا!

"یہ نہیں ہو سکتا! اس کے علاوہ---!"

"ٹھہریے! میں بتاتا ہوں!" شارٹی نے پچھلی سیٹ سے کہا! "آپ ہمیں ایک تحریر دے دیجیے گا!"

"نہیں!" آگے بیٹھے ہوئے آدمی نے غصیلی آواز میں "تحریر کیا ہوگی! نہیں روپے!"

"تم پھر گدھے پن کی باتیں کر رہے ہو!.... ایک شریف خاتون ہیں ان کا اعتبار کرو! بس ایک تحریر کافی ہوگی جب یہ ہمیں رقم ادا کر دیں گے ہم تحریر واپس کر دیں گے!"

"تحریر کیا ہوگی!" جولیا نے پوچھا!

"یہی کہ میں ایک نوزائیدہ بچے کی لاش چھپا کر پھینکنے کے لئے لے جا رہی ہوں! بچے کی بائیں ران پر ایک سیاہ داغ ہے۔ یہ میری کسی اولادی کا ناجائز بچہ تھا! میں نے اس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا میں اولادی کو بدنامی سے بچانا چاہتی ہوں! میں یہ سب کچھ باہوش و حواس لکھ رہی ہوں!"

"اس تحریر سے کیا ہوگا!" جولیا نے پوچھا!

"اگر آپ روپے ادا کر دیں گی تو یہ تحریر آپ کو واپس کر دی جائے گی! ورنہ دوسری صورت میں اس کا پولیس اسٹیشن جا پہنچنا لازمی ہوگا! لاش ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے!"

جولیا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی! "مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے!"

"بس تو پھر ٹھیک ہے!" "گاڑی روکیے! میں آپ کو کاغذ اور قلم دیتا ہوں! یہ رہی میری ڈائری بس اسی پر لکھ دیجیے! پھر ہم آپ کو آگے جانے کی بھی زحمت نہ دیں گے!"

جولیا نے سڑک کے کنارے کار روک دی! اب اس کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار تھے! اس نے کہا "لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ تحریر دے دینے کے بعد بھی آپ مجھے دھوکا دیں گے! یعنی ہو سکتا ہے کہ آپ اس کے بعد بھی لاش میری کار ہی میں چھوڑ جائیں!"

"نہیں! ہم بدعہدی نہیں کریں گے!".... شارٹی نے اسے اطمینان دلایا!

تھوڑی دیر بعد جولیا اس کی ڈائری پر اس کے قلم سے لکھ رہی تھی۔ وہ جو کچھ بھی بولا جولیا لکھتی چلی گئی! آخر میں اس نے اپنا صحیح نام اور پتہ بھی لکھ دیا وہ مطمئن تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ جو کچھ بھی کر رہی ہے ایکس ٹو کی پسند کے مطابق ہوگا! ہو سکتا ہے! وہ اسے چارہ بنا کر شکار کھیل رہا ہو۔ ایسی صورت میں اسے وہی کرنا چاہئے جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں!....

"آپ اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ نام اور پتہ درست ہی ہوگا" شارٹی نے ڈائری واپس لیتے ہوئے کہا!

"اگر آپ میرا ڈرائیونگ لائسنس دیکھنا چاہیں تو پیش کر دوں! اس پر بھی یہی پتہ تحریر ہے"

"ہوں—ہاں! یہ ٹھیک ہے!.... ذرا دکھایئے!"

جولیا نے اسے اپنا ڈرائیونگ لائسنس دکھایا! اور وہ مطمئن ہو گیا!

"مگر" جولیا نے کہا "آپ ان روپوں کی ادائیگی کس طرح چاہتے ہیں!"

"جب آپ کہیں!.... ہم وصول کر لیں گے!"

"آپ میں سے ایک آدمی اس وقت بھی میرے ساتھ چل سکتا ہے! لیکن دوسرے کو لاش اٹھا کر کہیں اترنا پڑے گا!"

"ارے بس ختم کیجئے!" شارٹی نے ہنس کر کہا! "ہمیں آپ پر اعتماد ہے۔ ہم کسی دن بھی آپ کے گھر پر آ جائیں گے!"

"جب دل چاہے۔" جولیا بولی!

وہ دونوں اتر گئے! شارٹی گٹھری اٹھائے ہوئے تھا! یہ لوگ دریا سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھے! لہٰذا سڑک بھی قریب قریب ویران ہی تھی! جولیا نے بڑی جلدی میں کار گھمائی اور شہر کی طرف بھاگ نکلی۔

(۱۳)

عمران کافی دیر سے زیبا کو ہنسا رہا تھا اور وہ اس طرح گھل مل گئی جیسے دونوں برسوں پرانے ساتھی ہوں! وہ اب ساری میں رہنے لگی تھی! اور آج خود ہی عمران کو سڑک کے ایک فٹ پاتھ سے لائی تھی! ورنہ عمران تو منہ چرا کر نکلا جا رہا تھا!.... عمران نے اسے کہا بھی کہ وہ اسے نہیں جانتا.... دونوں زندگی میں پہلی بار مل رہے ہیں لیکن زیبا سر ہو گئی! وہ کہنے لگی جو کچھ بھی ہو!

وہ اس کی دوستی کی خواہشمند ہے اور اب زندگی بھر پتلون نہیں پہنے گی! پھر وہ دونوں ایک بھیڑ سے کیبن میں جا بیٹھے! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے زیبا اسے چھوڑنا ہی نہ چاہتی ہو!

عمران نے کئی بار اٹھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن زیبا نے ہاتھ پکڑ کر بٹھا لیا۔

"اچھا زیبا صاحبہ! برسبیل تذکرہ ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں! حالانکہ اس سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے!"

"ضرور پوچھئے! میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گی! اپنے متعلق سب کچھ بتاؤں گی!"

"پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ کے متعلق بھی بتا دیجئے گا!" عمران نے بڑے بھولے پن سے پوچھا! اور زیبا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ لیکن اس نے جلدی ہی خود کو سنبھال لیا!

"اس کے متعلق!" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا "آخر آپ اس میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں!"

"بس یونہی مجھے الجھاؤں کو سلجھانے میں لطف آتا ہے.... تمہارے متعلق چھان بین کرتے وقت یہ چیز سامنے آئی تھی اور میں اب بھی الجھن میں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے پچھلے چار دنوں میں کتنی رقم وصول کی ہے اور کتنی ماہنامے کے دفتر میں جمع کی ہے!"

"یہ مجھ سے نہ پوچھئے!" زیبا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"خیر نہ بتاؤ!.... لیکن میں جانتا ہوں کہ تمہیں ایک دن میری مدد کی ضرورت محسوس ہوگی!"

"آپ میری کیا مدد کریں گے!"

"میں!.... میں تمہیں اس طرح نہیں مرنے دوں گا جس طرح دوسری لڑکیاں مر جاتی ہیں! میں تمہارے چہرے پر کسی وزنی گاڑی کا پہیہ نہیں چلنے دوں گا! اگر تمہیں ایسے ہی انجام کا خوف نہ ہوتا تو تم نے میرے متعلق ان لوگوں کو بہت کچھ بتا دیا ہوتا!.... تم جانتی ہو کہ وہ تمہیں ایسی صورت میں زندہ رکھنا پسند نہیں کریں گے! جب تمہاری اصلیت کسی دوسرے پر ظاہر ہو جائے!.... ماہنامے کا ایڈیٹر تم پر اعتماد کرتا ہے لیکن تمہاری اصلیت سے واقف نہیں ہے!.... اور تم اسے دھوکا بھی نہیں دیتیں! اس کی رقومات ان کے حساب میں جمع ہو جاتی ہیں!.... مگر بڑے منی آرڈروں اور بیموں کا اسے بھی علم نہیں ہے!"

"آپ بہت کچھ جانتے ہیں! سچ بتائیے آپ کون ہیں!" زیبا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر

کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں ایک بے ضرر شہری ہوں! بس اور کچھ نہیں!.... مجھے تفریحات کے لئے بہت کم ملتا ہے! اور میری تفریح یہی ہے کہ میں بے تکی حرکتیں کرتا پھروں! مثلاً یہی کہ تمہیں پتلون کا استعمال چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا!"

"آپ میرے دوست ہیں!"

"یقیناً!" عمران سر ہلا کر بولا!

"تو پھر اب آپ اس گفتگو کو یہیں ختم کر دیجئے! ورنہ سچ مچ میری زندگی خطرے میں پڑ جائے گی!"

"ختم کر دیا! اچھا اب اپنے متعلق مجھے کچھ بتاؤ!.... ہم دوست ہی کیسے جب ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہ جانیں!"

"میرے متعلق بھی آپ بہت کچھ جانتے ہوں گے!"

"کچھ نہیں جانتا! سوائے اس کے کہ تمہارا نام زیبا ہے!.... لیکن زیبا خود تمہارا ہی منتخب کردہ نام ہے ورنہ تمہارا نام زہرہ جمال ہے مگر تمہیں مرد بننے کا خبط ہے!.... ایک زمانے میں تم زہرہ جمال کی بجائے مریخ جلال ہو گئی تھیں! اور اسی وقت سے تم پتلون پہنتی آ رہی تھیں!.... پھر تم نے اپنا نام زیبا رکھ لیا.... کیونکہ مریخ جلال مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا!.... اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا! مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ تم اس گروہ میں کیسے آ پھنسی تھیں!"

"گروہ.... میرے خدا!.... آپ سب کچھ جانتے ہیں! اور اگر آپ یہ سب کچھ جانتے ہیں تو یقین کیجئے کہ آپ ایک بہت خطرے سے دوچار ہیں! وہ لوگ آپ کو زندہ نہ چھوڑیں گے!"

"میں سمجھتا ہوں! میں جانتا ہوں کہ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں! مگر اب میں اس گروہ کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں! اسے توڑ دوں گا! تم دیکھتی رہو!"

"مجھے یقین نہیں ہے! کیا آپ کی پشت پر پولیس ہے!"

"نہیں میں بالکل تنہا ہوں! ہر وقت تنہا رہتا ہوں! حتیٰ کہ میری جیب میں ایک فلتھ راش بھی تمہیں نہ ملے گا! اس کے باوجود بھی مجھے یقین ہے کہ میں اس گروہ کو توڑ دوں گا! کیا کبھی ضمیر ملامت نہیں کرتا!"

"کبھی نہیں!" زیبا نے خصیلے لہجے میں کہا! "میرے دل میں انسانیت کے لئے ذرہ برابر بھی ہمدردی نہیں ہے! میں تباہی اور بربادی دیکھنا چاہتی ہوں نوع انسانی کی تباہی اور بربادی خواہ وہ بموں کے ذریعے ہو! خواہ ان ایٹموں کے ذریعہ جو خود انسان کے جسم و ذہن میں پائے جاتے ہیں! میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں اس سے شرمندہ نہیں ہوں۔ مجھے آدمیوں ہی نے تباہ کیا ہے! مجھے میرے باپ نے تباہ کیا ہے! سوتیلی ماں نے تباہ کیا ہے۔ وہ دونوں مجھ پر بے پناہ مظالم کرتے تھے! میں بچی تھی! جوان تھی! اس وقت میرا باپ مجھے بیدوں سے پیٹا کرتا تھا! سوتیلی ماں جو عمر میں مجھ سے تھوڑی ہی بڑی تھی۔ مجھے بھوکا رکھتی تھی!.... خواہ مخواہ مجھے آوارگی اور بدچلنی کے الزام دیتی تھی! حالانکہ میں مقدس فرشتوں کی قسم کھا سکتی ہوں کہ اس وقت میں پاکدامن تھی! مجھے نفرت ہو گئی! عورتوں سے نفرت ہو گئی۔ مردوں سے نفرت ہو گئی!.... حتیٰ کہ ماں بننے سے بھی نفرت ہو گئی جو ہر عورت کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے! اب میں بہت خوش ہوں!.... لڑکیاں خود کو بیچتی ہیں! میں ان سے رقمیں وصول کر کے انہیں پہنچاتی ہوں جو لڑکیوں کو عصمت فروشی پر مجبور کرتے ہیں! وہ لڑکیاں خود تباہ ہوئی ہیں اور اب معاشرے کو تباہ کر رہی ہیں۔ میرے باپ کا کلیجہ ٹھنڈا ہو رہا ہے اور میری سوتیلی ماں ایسی لڑکیاں جن رہی ہے! اس کا کلیجہ ٹھنڈا کریں گی.... اس سیلاب کو کون روک سکے گا!.... کوئی نہیں! کوئی بھی نہیں!"

"نہیں تم اتنی بری نہیں ہو! جتنی خود کو سمجھتی ہو!" عمران نے سر ہلا کر سنجیدگی سے کہا۔

"تمہارا ضمیر زندہ ہے! تم اسے برا سمجھتی ہو۔ اسے تباہی سمجھتی ہو! مگر تم خود ایک آگ میں سلگ رہی ہو اس لئے تمہیں اس عظیم جہنم کی آنچ محسوس نہیں ہوتی ویسے تم اسے جہنم ہی سمجھتی ہو! جنت نہیں! وہ لوگ جو اس کے ذمہ دار ہیں ان کے ضمیر البتہ مردہ ہو چکے ہیں کیونکہ یہ ان کا بزنس ہے!.... ظاہر ہے کہ اس کام سے تمہیں مالی منفعت نہ ہوتی ہو گی!"

"نہیں میں اپنا پیٹ پالنے کے لئے باہتانے کے دفتر میں کام کرتی ہوں! انہوں نے مجھے بھی پیشہ کرانا چاہا تھا مگر میں نے صاف کہہ دیا کہ میں مرد ہوں! پھر وہ کافی عرصہ تک مجھ سے لڑکیوں کو پھانسنے کا کام سوچتے رہے! پھر اس کام پر لگا دیا! اچھا بس میں اب اور کچھ نہیں بتاؤں گی!"

"میں خود ہی نہ پوچھوں گا.... کیونکہ اس سے زیادہ تم جانتی ہی نہ ہو گی۔ کیا تم اس آدمی سے واقف ہو جو اس گروہ کا سرغنہ ہے!"

"نہیں میں نہیں جانتی!"

"پھر تم سے کچھ پوچھنا فضول ہی ہے! میں یہ بھی نہیں پوچھوں گا کہ تم وہ رقمیں کسے بھیجتی ہو!"

"میں اگر بتادوں تو تمہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا!"

"ختم کرو.... میں جانتا ہوں کہ تم ساری رقم کو بڑے نوٹوں میں تبدیل کر کے ایک پیکٹ بناتی ہو اور سڑک کے کنارے لگے ہوئے ایک لیٹر بکس میں ڈال دیتی ہو۔ پیکٹ سادہ ہوتا ہے اور اس پر کسی کا نام یا پتہ تحریر نہیں ہوتا!"

"کیا آپ کوئی سرکاری سراغرساں ہیں!" زیبا نے اسے گھور کر پوچھا!

"نہیں میں ایک بے ضرر شہری ہوں! تم اس کی فکر نہ کرو! اگر تمہارا دل چاہے تو اپنے گروہ والوں سے بھی میرا تذکرہ کر سکتی ہو۔ حالانکہ ان میں سے کسی کو بھی تم نہ جانتی ہو گی! میرے لئے یہی بہت ہے میں ان لوگوں کے طریق کار سے بھی واقف ہوں! تم اگر چاہو تو اس پیکٹ میں ایک خط رکھ سکتی ہو! سرغنہ کو میرے وجود کا علم ہو جائے گا!"

"میں ایسا نہیں کروں گی!"

"جان کے خوف سے!" عمران نے پوچھا!

"نہیں مجھے اپنی زندگی کی پروا نہیں ہے!...."

"پھر کیا بات ہے!"

"کچھ بھی نہیں! میں صرف اپنا کام انجام دینا چاہتی ہوں! اور بس! میرے گروہ پیش کیا ہو رہا ہے اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں!"

"خیر—!" عمران نے ایک طویل انگڑائی لی! اس شہر میں ایک دن خون کے دریا ضرور بہیں گے! اس کی تمام تر ذمہ داری مجھ پر ہی ہو گی!"

"ہاں تم مجھے ایسے ہی معلوم ہوتے ہو!" زیبا نے کہا اور خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگی!

(۱۳)

فون کا ریسیور بڑی دیر سے جولیانا فٹزواٹر کے ہاتھ میں تھا! اور وہ ایکس ٹو کو اپنی بپتا سنا رہی تھی جب وہ خاموش ہوئی تو دوسری طرف سے آواز آئی۔

"تم بالکل پروانہ کرو! اب کچھ میری نظر میں ہے!.... میں اس وقت بھی تم سے زیادہ دور

نہیں تھا جب تم شارٹی کی ڈائری پر لکھ رہی تھیں!.... اگر تم اسے وہ تحریر نہ دیتیں تو مجھے
صدمہ ہوتا!.... تم واقعی ذہین ہو!"

"مگر اس کا انجام!"

"انجام!.... تم مطمئن رہو! ان میں سے کوئی بھی تم سے سو روپے وصول کرنے نہیں
آئے گا! اب سارا کام خط و کتابت کے ذریعہ ہوگا.... تم چونکہ غیر ملکی ہو! اس لئے اونچے طبقے
میں بہت جلد مقبولیت حاصل کر سکتی ہو۔ لہٰذا خیال ہے کہ تم سے کم از کم ایک ہزار روپے ہفتہ
وار کا مطالبہ کیا جائے گا!"

"لعنت ہے! میں ایک آدھ کو شوٹ کردوں گی!" جولیا جھنجھلا گئی۔

"اس طرح تم سارا کھیل بگاڑ دو گی! میں کہتا ہوں کہ کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔"

"اب میرے لئے کیا کام ہے!"

"اب تمہارے لئے ایک بہت ہی اہم کام ہے تمہارے علاوہ اور کوئی اسے انجام نہیں دے
سکتا!.... سردار منزل کے فلیٹ نمبر سات میں ایک لڑکا عادل پرویز رہتا ہے! اس سے دوستی
کرو۔ وہ اس مقتولہ کا دوست تھا جس کی لاش کچھ دن ہوئے ملی تھی!.... تم نہایت آسانی سے
اس لڑکی رابعہ کی سہیلی بن سکتی ہو! بلکہ تم اس سے یہ بھی کہہ سکتی ہو کہ تم رابعہ کی رازدار
تھیں! یعنی ان دونوں کے رومان کا تمہیں علم تھا!.... وہ کہہ سکتا ہے کہ رابعہ نے کبھی تمہارا
تذکرہ نہیں کیا!.... اس کے جواب میں زیادہ باتیں بنانے کی کوشش نہ کرنا بلکہ لاپرواہی سے کہہ
دینا کہ نہ کیا ہوگا.... بقیہ میں تمہاری ذہانت پر چھوڑتا ہوں!"

"کیا آپ میرے کام سے مطمئن ہیں!...."

"بہت مطمئن ہوں! فٹز واٹر!.... تم بہت ذہین ہو! بقیہ آدمیوں سے کہیں زیادہ!"

"میں آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں!" جولیانا نے کسی ننھی سی بچی کی طرح منمنا کر کہا!

"کیا کرو گی!.... اس سے کیا فائدہ! تم نے مجھے سینکڑوں بار دیکھا ہے! لیکن نظر انداز کر
گئیں! میں اس قابل ہی نہیں ہوں کہ تم مجھے ایکس ٹو سمجھ سکو!"

"میں آپ کو....!" جولیا کچھ کہتے کہتے رک گئی!

"ہاں کہو! کیا کہنا چاہتی ہو!"

"وہ کچھ نہیں! جناب!.... میں خود بھول گئی!" جولیا بوکھلا کر بولی!

"اچھا بس۔ اب اپنا کام شروع کردو!"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا!— جولیا بڑی دیر تک ریسیور ہاتھ میں لئے
کھڑی رہی....

(۱۴)

شیلا غائب!.... ناہید غائب! شیلا کا تو خیر پتہ ہی نہیں معلوم تھا لیکن ناہید فی الحقیقت
جاب گھر کے ماڈل گرلز اسکول کی ایک استانی تھی! گرلز اسکول میں معلوم ہوا کہ وہ ایک ماہ کی
چھٹی پر ہے!.... اور گھر پر یہ معلوم ہوا کہ وہ پچھلے کئی دنوں سے لاپتہ ہے.... عمران کے لئے
ایک لحاظ سے یہ تھا! یوں تو اس کے سامنے بہتیرے مجرم تھے اور وہ انہیں ہر وقت پکڑ سکتا تھا۔
گرفتار کرنا اس کے پروگرام میں نہیں تھا! وہ تو دراصل اس گروہ کا طریق کار معلوم کرنا چاہتا
تھا کیونکہ اسی کے ذریعہ اس کی رسائی اصل مجرم تک ہو سکتی تھی! پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ
کے متعلق تفتیش کرا کے وہ زیبا تک پہنچا تھا!.... پھر زیبا کے ذریعہ وہ لیٹر بکس اس کے علم میں
آیا جس میں وہ ایک مخصوص تاریخ پر بڑے نوٹوں کا پیکٹ ڈالا کرتی تھی! اب وہ لیٹر بکس اس کی
توجہ کا مرکز تھا۔

ناہید کی تلاش اسے اس لئے تھی کہ وہ اس سے صرف ایک بات پوچھنا چاہتا تھا! وہی بات
جس کی طرف شیلا نے اشارہ کیا تھا یعنی ناہید ان لوگوں کو اطلاع دے گی کہ شیلا ایک سرکاری
افسر کے چکر میں پھنس گئی ہے! شیلا کی یہ بات درست بھی نکلی تھی! کیونکہ تھوڑی دیر
بعد [illegible] منزل کی کمپاؤنڈ میں چند نامعلوم آدمی نہ صرف داخل ہوئے تھے بلکہ انہوں نے
عمارت میں گھسنے کی بھی کوشش کی تھی!.... ایسی صورت میں فی الحال اس کے علاوہ اور کیا
سمجھا جا سکتا تھا کہ ناہید ہی نے انہیں اطلاع دی ہوگی!.... لہٰذا اب عمران یہ معلوم کرنا چاہتا تھا
کہ ناہید نے انہیں اطلاع دینے کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا تھا۔

عمران نے ناہید کے لئے بہت تگ و دو کی لیکن اس کا سراغ نہ مل سکا!.... ابھی ایک پیچیدہ
معاملہ باقی تھا مقتولہ رابعہ کی لاش!.... جسے اس کی ماں نے رابعہ کی لاش تسلیم کرنے سے
انکار کر دیا تھا! لیکن اس کے جسم پر رابعہ ہی کے کپڑے تھے! حتیٰ کہ پیر کے زخم پر پٹی بھی وہی

تھی جو رابعہ نے اپنے پیر کے زخم پر باندھی تھی!... لیکن اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی تھی کہ وہ رابعہ کی لاش ہرگز نہیں تھی۔ رابعہ کی ماں اگر اپنا بیان نہ دیتی تب بھی اس میں شبہ باقی رہ جاتا کہ یہ رابعہ ہی کی لاش ہے!... کیونکہ پیر کے زخم کے متعلق پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کچھ اور ہی کہہ رہی تھی!... ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ پیر کا زخم موت سے پہلے کا نہیں ہو سکتا وہ موت کے بعد ہی وجود میں آیا ہوگا!... بہرحال اس سے عمران نے نتیجہ اخذ کیا کہ کسی دوسری کی لاش رابعہ کی لاش بنا کر منظر عام پر لائی گئی تھی!... مقصد جو کچھ بھی رہا ہو۔ مقصد ہی معلوم کرنے کے لئے جولیانا فٹزواٹر کو عادل پرویز کے پیچھے لگایا تھا۔

آج تو عمران زیبا اور لیٹر بکس کے چکر میں تھا کیونکہ آج معمول کے مطابق وہ اس پیکٹ کو لیٹر بکس میں ڈالنے والی تھی! عمران کو یقین تھا کہ زیبا نے اس کی اور اپنی گفتگو کے متعلق اپنے گروہ والوں کو مطلع نہ کیا ہوگا!... وہ کافی چالاک تھی۔ اس نے بھی یہ سوچا ہوگا کہ گروہ والوں کو آگاہ کر دینے کے بعد وہ محفوظ نہ رہ سکے گی! وہ کسی ایسے آدمی کو کب چھوڑنے لگے جو پولیس کی نظر میں آ گیا ہو!

عمران کی دانست میں ناہید اور شیلا کا غائب ہو جانا بھی اس بات کا کھلا ہوا ثبوت تھا کہ وہ گروہ والوں کی کسی نئی سازش کا شکار ہو گئیں! اور یہ بات اسے شیلا ہی نے بتائی تھی کہ گروہ کے لئے کام کرنے والی لڑکیوں کے برے انجام کی اطلاع ہر لڑکی کو دی جاتی ہے۔ انہیں متنبہ کیا جاتا تھا کہ پولیس کی نظر میں آ جانے کے بعد ان کا بھی وہ انجام ہو سکتا ہے!

عمران آج صبح ہی سے زیبا کے پیچھے لگا رہا تھا! آج یہ کام وہ خود ہی کرنا چاہتا تھا اس لئے اسے میک اپ بھی کرنا پڑا تھا... چونکہ زیبا اسے بہت قریب سے دیکھ چکی تھی اس لئے میک اپ کے بغیر چلنا دشوار ہی تھا!...

زیبا نے حسب معمول پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ کے منی آرڈر وصول کئے! پوسٹ آفس سے واپسی کے بعد بقیہ وقت دفتر ہی میں گذرا... پھر اپنے فلیٹ کی طرف چل پڑی۔ پانچ بجے سے آٹھ بجے رات تک فلیٹ میں رہی... آٹھ کے بعد پھر باہر آئی... ایک ٹیکسی لی اور کسی نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئی! عمران اپنی ٹو سیٹر میں بیٹھا اس کا تعاقب کر رہا تھا! کیرال اسٹریٹ کے موڑ پر زیبا ٹیکسی سے اتر گئی! اب وہ کیرال اسٹریٹ میں پیدل چل رہی تھی۔ عمران

نے اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک پیکٹ دیکھا!... وہ اسے علانیہ لئے جا رہی تھی! اچانک ایک جگہ عمران نے اسے جھک کر کوئی چیز اٹھاتے دیکھا! وہ جلدی سے آگے بڑھ آیا! زیبا وہی پیکٹ زمین سے اٹھا رہی تھی۔ وہ غالباً ایک کیفے سے نکلنے والے پانچ چھ آدمیوں کی بھیڑ سے الجھ گئی تھی اور اسی دوران میں پیکٹ بھی اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا!... جو بات بھی رہی ہو! عمران نہیں دیکھ سکا کہ یہ پیکٹ کیسے گرا تھا...! زیبا پیکٹ اٹھا کر ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران اس کے پیچھے چلتا رہا! لیکن اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس کا تعاقب کر رہا ہے!...

لیٹر بکس کیرال اسٹریٹ کے آخری سرے پر تھا! زیبا نے وہ پیکٹ اس میں ڈال دیا اور بغیر رکے آگے بڑھ گئی!... عمران وہیں کھڑا رہا جہاں رکا تھا! پھر تھوڑی دیر بعد وہ بھی آگے بڑھا اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر لیٹر بکس میں ڈالنے لگا۔ وہ دراصل لیٹر بکس میں لگے ہوئے تالے کی ساخت دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ پھر اپنی جگہ پر واپس آ گیا!... چونکہ پہلے سے اس مہم کا پروگرام تھا اس لئے ساری تیاریاں مکمل تھیں۔ وہ رات بھر یہیں سڑک پر رک کر لیٹر بکس کی نگرانی کرنا چاہتا تھا! کار اس نے سڑک پر چھوڑ دی تھی!... اسی کار میں پھٹے پرانے کپڑوں کا جوڑا تھا!... عمران نے ایک دکان سے سلیمان کو فون کیا کہ وہ کار وہاں سے لے جائے۔ اس کا نوکر سلیمان ایک اچھا خاصا ڈرائیور بھی تھا!... اسے فون کرنے کے بعد کار کی طرف آیا! اس میں سے پرانے کپڑوں کی گٹھری نکالی اور قریب ہی کے ایک پبلک پیشاب خانے میں جا گھسا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ وہاں سے برآمد ہوا تو حلیہ ہی اور تھا! جسم پر وہی پھٹا پرانا لباس تھا اور وہ اس طرح لنگڑاتا ہوا چل رہا تھا جیسے پیر میں شدید ترین تکلیف ہو! بغل میں ایک گٹھری تھی جس میں شاید وہ کپڑے تھے جنہیں کچھ دیر قبل پہنے ہوئے تھا!

ٹھیک لیٹر بکس کے سامنے سڑک کی دوسری طرف اس نے ڈیرہ ڈال دیا... رات بھیگتی جا رہی تھی ایک بجے تک سڑک سنسان ہو گئی! عمران ایک عمارت کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔ وہ تنہا نہیں تھا دونوں طرف فٹ پاتھوں پر کئی بے خانماں پڑے سو رہے تھے! کچھ دیر بعد وہ بھی لیٹ گیا لیکن اس کی نظر لیٹر بکس ہی پر تھی!... پھر کہیں کے گھڑیال نے چار بجائے!

عمران نے اپنی رانوں میں زور زور سے چٹکیاں لے کر نیند کو بھگانے کی کوشش کر رہا تھا نہ جانے کیوں یہاں اس فٹ پاتھ پر اسے گھر سے زیادہ آرام مل رہا تھا۔ آرام اور نیند میں چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے.... نیند آتی رہی اور وہ اسے اپنے ذہن سے جھٹک دینے کی کوشش کرتا رہا۔

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا...." وہ اس وقت بڑبڑایا جب اجالا پھوٹنے لگا! رات بھر لیٹر بکس کے قریب کوئی سایہ تک نظر نہیں آیا تھا!

اب وہ اس پیکر کا انتظار کرنے لگا جو ڈاک نکال کر لے جاتا! اس نے سوچا ممکن ہے.... وہ پیکر بھی اسی گروہ کا کوئی آدمی ہو! مگر یہ بات قرینِ قیاس نہیں تھی! ضروری نہیں کہ ایک ہی آدمی ہمیشہ ڈاک نکالتا رہے! لہٰذا یہ طریقہ تو اختیار کیا ہی نہیں جاسکتا! پھر دھوپ بھی پھیلنے لگی! عمران جہاں تھا وہیں رہا۔

تقریباً سات بجے ایک آدمی ڈاک نکالنے کے لئے لیٹر بکس کا قفل کھولنے لگا! عمران سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے خطوط نکالے ان میں سرخ رنگ کا وہ پیکٹ موجود تھا! نہ جانے کیوں پیکر نے اسے اٹھا کر دور سڑک پر پھینک دیا۔

لیٹر بکس کے قریب والی پان کی دوکان کا مالک اپنی دکان کھولنے جا رہا تھا! اس نے پیکر سے پوچھا! "کیوں چاچا! کیا پھینک دیا؟"

"ارے لالہ۔ وہی پیکٹ! نہ جانے کون حرامزادہ مجھ سے مذاق کرتا ہے۔" پان والا اپنا کام روک کر پیکٹ کی طرف جھپٹا اور پھر اسے وہاں سے اٹھا کر واپس آیا۔ وہ اسے چاک کرتا ہوا کہہ رہا تھا "پچھلی بار والے پیکٹ سے دو تین بڑی مزیدار تصویریں نکلی تھیں!"

اس نے پیکٹ کو کھول ڈالا مگر دوسرے ہی لمحہ میں بولا "دھت تیری کی! یہ تو پرانا اخبار ہے۔" اور پھر اس نے اخبار نکال کر زمین پر پٹخ دیا! اور لفافے کے پرزے اڑا دیئے! عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں! اور وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا! یہ تو کچھ بھی نہ ہوا وہ سوچنے لگا!.... ان دونوں کی گفتگو سے یہی ظاہر ہوا تھا جیسے اس سے پہلے بھی وہ اسی قسم کے پیکٹوں سے دوچار ہو چکے ہیں۔ خصوصاً پیکر کا رویہ.... اس نے جھلاہٹ ہی میں اسے دور پھینک دیا تھا! گویا اس سے پہلے بھی پرانے اخبار ہی کی طرح کی فضول چیزیں پیکٹوں سے برآمد ہوتی رہی تھیں۔ یہ بھی تو ممکن نہیں تھا کہ کسی نے اصل پیکٹ لیٹر بکس سے نکال کر اس کی جگہ

ڈال دیا ہو۔ اگر ایسا ہوا بھی تو عمران کو کیوں نہ خبر ہوئی کیونکہ وہ رات بھر لیٹر بکس کی نگرانی کرتا رہا تھا۔ عمران الجھن میں پڑ گیا آخر اس پیکٹ میں ردی اخبار ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔

عمران وہاں سے اٹھ کر دوسرے فٹ پاتھ پر چلا آیا! اسی پان والے سے دو سگریٹ خریدے ایک سلگایا اور دوسرے کو کان پر رکھ کر نیچے پڑا ہوا اخبار اٹھانے لگا!....

اخبار کو اٹھا کر وہ وہاں سے چل پڑا.... وہ سوچنے لگا! کیا زیبا نے اسے الو بنایا تھا! مگر وہ تو ابھی حال ہی میں اس بات سے واقف ہوئی تھی کہ کوئی اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھتا ہے!.... ڈاک نکالنے والے پیکر اور پان والے کی گفتگو کا ماحصل اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا تھا کہ اسی قسم کے پیکٹ ہمیشہ لیٹر بکس میں ملتے رہتے ہیں اور ان میں سے فضول چیزیں ہی برآمد ہوتی رہی ہیں۔ یہ مسئلہ چکرا دینے والا تھا!

گھر پہنچ کر اس نے غسل کیا اور لباس تبدیل کرنے کے بعد ناشتے کے لئے غل غپاڑہ مچانے لگا! اس کی دوست روشی اب اس کے ساتھ نہیں رہتی تھی!.... سارا کام اس کا نوکر سلیمان ہی سنبھالے ہوئے تھا۔

ناشتہ کر چکنے کے بعد عمران نے وہی اخبار میز پر پھیلا دیا جو اس پیکٹ سے نکلا تھا پچھلی جنوری کا اخبار تھا۔ ایک جگہ حاشیے پر اسے نیلی روشنائی کی تحریر نظر آئی.... مگر یہ کچھ بھی نہیں تھا!.... کچھ رقمیں جوڑی اور گھٹائی گئی تھیں! اکثر لوگ اخبار کے حاشیوں پر اس قسم کی رقمیں کرتے رہتے ہیں! پھر اسے کچھ دستخط نظر آئے اور عمران بے ساختہ جھک کر انہیں غور سے دیکھنے لگا! پھر یک بیک کرسی سے اچھل پڑا!....

(۱۵)

ڈیانا فٹزواٹر وہ خط دیکھ کر سراسیمہ ہو گئی! حالانکہ ایکس ٹو نے پہلے ہی اس کی پیشگوئی کر دی تھی!.... خط کسی نامعلوم آدمی کی طرف سے بھیجا گیا تھا!.... تحریر ٹائپ میں تھی.... اس میں اس سے کہا گیا تھا کہ وہ ہر ہفتہ سات سو روپے ادا کرے ورنہ اس کی وہ تحریر پولیس کے حوالے کر دی جائے گی جو اس نے ایک نوزائیدہ بچے کی لاش کے سلسلے میں دی تھی!.... رقم پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ کے پتہ پر بھیجنی چاہئے اور بہتیری دھمکیاں تھیں.... آخر میں کہا گیا تھا کہ وہ یہ رقم ادا کر سکتی ہے کیونکہ اگر وہ چاہے تو اعلیٰ طبقے کے لوگوں کو بہ آسانی پھانس سکتی

ہے! بہر حال لب لباب یہ تھا کہ اگر وہ جائز طریقوں سے رقم حاصل نہیں کر سکتی تو اسے اپنی جان بچانے کے لئے کوئی ناجائز طریقہ اختیار کرنا ہی پڑے گا۔

جولیا نے خط لکھنے والے کو بے شمار گالیاں دیں اور فون پر ایکس ٹو کے نمبر ڈائیل کرنے لگی لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا!..... پھر اس نے کئی بار اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی! اس کے پاس عادل پرویز کے متعلق بھی ایک اہم خبر تھی!

دو بجے کے قریب خود ایکس ٹو کا فون آیا۔ جولیا اسے موصول ہونے والے خط کے متعلق بتا کر بولی۔ "عادل پرویز کے متعلق سنیئے اب اس نے وہ بات مجھے بتائی ہے جو پولیس کو بھی نہیں بتائی تھی! وہ کہتا ہے کہ حقیقتاً ان دونوں نے فرار ہو جانے کا پروگرام بنا لیا تھا! مگر عین وقت پر وہ پراسرار طریقہ پر غائب ہو گئی!..... اس کا بیان ہے کہ وہ شادی کرنا چاہتے تھے مگر رابعہ کا باپ اس رشتے کو پسند نہیں کرتا تھا! وہ دونوں ایک ہی دفتر میں کام کرتے ہیں!"

"یعنی مسٹر ہارپر کے دفتر میں!" ایکس ٹو نے پوچھا!

"جی ہاں!....." جولیا نے جواب دیا! "مگر یہ مرد بھی بڑے الو کے پٹھے ہوتے ہیں! عادل پرویز کو مجھ میں رابعہ کی جھلکیاں نظر آنے لگی ہیں! وہ گھنٹوں میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے روتا رہتا ہے..... کہتا ہے کہ تم دن میں ایک بار اپنی صورت ضرور دکھا دیا کرو۔ ورنہ میں مر جاؤں گا"

جواب میں ایکس ٹو نے قہقہہ لگایا اور بولا "عورتیں بھی ایسی ہی الو کی پٹھی ہوتی ہیں! کوئی خاص بات نہیں ہے۔ وہ آدمی کو بری طرح الو بناتی ہے..... وہ ورڈ سورتھ ہو جاتا ہے کیٹس ہو جاتا ہے..... بائرن ہو جاتا ہے..... میر ہو جاتا ہے غالب ہو جاتا ہے دفتر کے دفتر سیاہ کر جاتا ہے!..... مگر مقصد..... مقصد ان سب کا صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک بچے کا باپ بننا چاہتے ہیں!..... یہ ایک بحث طلب مسئلہ ہے..... مگر میرے پاس فی الحال وقت نہیں ہے! پھر کبھی سمجھانے کی کوشش کروں گا!"

"آپ بڑے کھردرے ہیں!" جولیا بولی!

"ہاں میں کھردرا ہوں..... اس لئے ہر وقت خوش رہتا ہوں! مجھے کوئی غم نہیں ہے"

جولیا کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اب کیا کہے..... اور ایکس ٹو نے بھی سلسلہ منقطع کر دیا۔ نہ جانے کیوں جولیا اداس ہو گئی تھی.....

(۱۶)

عمران زیبا سے پھر ملا! وہ دونوں ماہنامہ "گل پکدار" کے دفتر کے سامنے ہی ایک دوسرے سے ٹکرا گئے تھے! زیبا اسے دیکھ کر ہنس پڑی!

"میں آج کل دن رات تمہارے متعلق سوچا کرتی ہوں، نہ جانے کیا بات ہے!"

"سوچتی ہوگی کہ اس کی بدولت ضرور جیل نصیب ہوگی۔"

"ہونہہ! اس کی مجھے پروا نہیں ہے اگر مجھے اس کا خیال ہوتا تو تمہیں اتنا کچھ کبھی نہ بتاتی!"

"مجھے ان ساری لڑکیوں سے ہمدردی ہے جو اس جال میں پھنس گئی ہیں!" عمران نے کہا۔

"اچھا تو بتانا چلغون کا کیا قصہ تھا!....."

"کچھ بھی نہیں! مجھے عورتیں صرف اپنے لباس میں اچھی لگتی ہیں!..... اچھا آؤ چلو کہیں بیٹھیں گے!"

وہ کچھ دور تک پیدل چلتے رہے پھر ایک ریستوران میں جا بیٹھے!

"تمہارا خیال غلط ہے!" عمران اس سے کہہ رہا تھا! "میرا تعلق پولیس سے نہیں ہے! لیکن میں اس گروہ کا قلع قمع کئے بغیر نہ مانوں گا!"

زیبا ہنسنے لگی بالکل اسی طرح جیسے کسی بچے کی لاف و گزاف پر ہنس رہی ہو! عمران چڑ گیا!

"کیا تم مجھے الو سمجھتی ہو!"

"نہیں تم نے حالات کا غلط اندازہ لگایا ہے! یہ گروہ بہت بڑا ہے! اور ایک کو دوسرے کی خبر تک نہیں! جس کے سپرد جو کام کر دیا گیا ہے وہ اسے آنکھیں بند کر کے انجام دیتا رہتا ہے! میری ہی مثال لے لو..... میں منی آرڈر اور پیسے وصول کرتی ہوں اور انہیں ایک پیکٹ میں رکھ کر ایک لیٹر بکس میں ڈال دیتی ہوں لیکن مجھے علم نہیں کہ وہ پیکٹ کس کے پاس پہنچتا ہے! کیونکہ اس پر نہ تو کسی کا پتہ لکھا جاتا ہے اور نہ ٹکٹ لگائے جاتے ہیں!"

"کل والے پیکٹ میں کیا تھا!"

"نوٹ تھے!....."

"کیا وہ ہمیشہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے!"

"ہاں! ہدایت یہی ہے!....."

عمران کچھ سوچنے لگا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا "کل وہ پیکٹ تمہارے ہاتھ سے یکلخت ہی گرا تھا! یا اکثر اسی طرح گر جاتا ہے؟"

"اوہو!" زیبا چونک کر عمران کو گھورنے لگی پھر آہستہ سے بولی! "تو تم میرا تعاقب کر رہے تھے!... خیر مجھے اس سے بحث نہیں البتہ پیکٹ کے گرنے کا معاملہ عجیب ہے! وہ ہمیشہ کہیں نہ کہیں میرے ہاتھ سے گرتا ضرور ہے! شروع سے دیکھتی آ رہی ہوں! اور اس کے مطابق ہدایت یہ ہے کہ میں اسے لیٹر بکس میں ڈالنے کے لئے علانیہ طور پر لے جاؤں!"

"اور وہ پیکٹ کسی بھیڑ ہی میں پھنس کر گرتا ہوگا!"

"ہاں یہی ہوتا ہے! لیکن تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو!"

"کچھ نہیں یونہی...... خیر ہٹاؤ...... دیکھو تم اس شلوار اور جمپر میں کتنی اچھی لگتی ہو!"

وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے اور عمران تھوڑی دیر بعد وہاں سے اٹھ گیا!

(۱۷)

مقتولہ رابعہ کا باپ بہت پریشان تھا!..... پولیس نے اتنے دنوں میں اسے تنگ کر رکھا تھا!..... دوسری طرف عادل پرویز اس کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا۔ وہ اسی کے دفتر میں اکاؤنٹنٹ تھا..... اور وہ خود منیجر..... کاروبار مسٹر ہارپر کا تھا!..... یہ فرم بڑے پیمانے پر ایکسپورٹ اور امپورٹ کا کام کرتی تھی!۔

رابعہ کا باپ کمزور دل کا آدمی تھا!..... عادل پرویز اٹھتے بیٹھتے اسے دھمکیاں دیتا رہتا۔ اسے ڈراتا اور سہماتا!..... آخر تنگ آ کر آج اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ کم از کم عادل پرویز کو تو فرم سے نکلوا ہی دے گا!..... وہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے رات کو مسٹر ہارپر کی کوٹھی پر پہنچا! ہارپر آج کل اس پر بہت مہربان تھا! کارڈ ملتے ہی اس نے اسے اندر بلوا لیا..... ہارپر ایک لمبے تڑنگے تن و توش کا آدمی تھا! عمر زیادہ نہیں تھی! جوان ہی معلوم ہوتا تھا! ایک دیسی عیسائی تھا!

"عادل پرویز میرے لئے بہت تکلیف دہ ہو گیا ہے جناب!" اس نے کہا!

"کیوں کیا بات ہے!..... عادل پرویز!..... میرا خیال ہے کہ تمہاری لڑکی کے سلسلے میں میں نے اس کا نام بھی سنا تھا!"

"جی ہاں!..... میں بڑا بد نصیب ہوں! لڑکی جان سے گئی۔ میں بدنام ہو گیا!..... اور اب

یہ طرح طرح کی دھمکیاں دیتا ہے!"

"وہ کیا قصہ ہے سنا ہے تمہاری بیگم اسے اپنی لڑکی کی لاش تسلیم نہیں کرتیں!....." ہارپر نے پوچھا!

"جی ہاں! اور مجھے بھی شبہ نہیں بلکہ یقین ہے کہ وہ میری لڑکی کی لاش ہی نہیں تھی! کسی نے اسے میری لڑکی کی لاش ثابت کرنے کی کوشش کی تھی!"

"ایسا کون ہو سکتا ہے! جسے تمہاری لڑکی کا وہ لباس مل سکے جو وہ پہنے ہوئی تھی۔" ہارپر نے حیرت سے کہا.....

رابعہ کے باپ نے کوئی جواب نہیں دیا! پھر ہارپر ہی نے تھوڑی دیر بعد کہا "کیا وہ عادل پرویز نہیں ہو سکتا! میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ دونوں شادی کرنا چاہتے تھے! لیکن تم اس کے خلاف تھے!"

"جی ہاں! یہ درست ہے! میں یہ رشتہ پسند نہیں کرتا تھا! آپ سے کیا پردہ!"

"اچھا! تم اسے ایک ماہ کا نوٹس دے کر برطرف کر سکتے ہو! اس کے بعد میں اس کے خلاف کارروائی کروں گا!..... تم مطمئن رہو!..... اگر اس میں اس کا ہاتھ ہے تو خاطر خواہ سزا ملے گی!..... بس یا اور کچھ کہنا چاہتے ہو!"

"بس اتنا ہی! آپ کا بہت بہت شکریہ! میں عادل پرویز کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا!"

"اور کوئی بات....."

"جی نہیں!..... اب آپ آرام فرمائیں!....." رابعہ کا باپ اٹھ کر کمرے سے چلا گیا! ہارپر نے سگریٹ کے ڈبے سے ایک سگریٹ نکالا!..... اور اسے ہونٹوں میں دبا کر شاید سلگانا بھول گیا! خیالات میں ڈوبا ہوا کمرے میں ٹہل رہا تھا! اچانک اس کی نظر کھڑکی پر پڑی جہاں ایک سیاہ رنگ کا ہاتھ اندر کی طرف رینگتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ ہارپر ٹہلتے ٹہلتے رک گیا! پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک سر تا پا سیاہ آدمی کمرے میں آ کودا..... اس کا چہرہ بھی سیاہ تھا! لیکن خدوخال ندارد..... صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں!..... اس کے ہاتھ میں ایک عجیب وضع کا ریوالور تھا۔

ہارپر بڑے پرسکون انداز میں کھڑا رہا! اس کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ سی مسکراہٹ تھی! دونوں خاموش تھے! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان میں سے کوئی بھی بولنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

"مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہے ہو! مسٹر ہارپر....؟" سیاہ فام آدمی نے کہا۔

"نہیں مجھے تمہارے مقدر پر ہنسی آ رہی ہے!...." ہارپر نے پر سکون لہجے میں کہا "کیونکہ تم جس آسانی سے یہاں آئے ہو اسی طرح واپسی نہ ہو گی!"

"میں واپس جانے کے لئے نہیں آیا---!" سیاہ فام نے لاپروائی سے کہا۔

"خیر!" ہارپر بولا "اب مقصد کی طرف آ جاؤ!.... کیا تمہیں اپنی تجوری کی کنجیاں دوں؟"

"ہم انیسویں صدی میں نہیں ہیں مسٹر ہارپر!" سیاہ فام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ انیسویں صدی کے کسی لٹیرے کا بہروپ نہیں ہے!.... اور آج کل کوئی آدمی بھی گھر میں بڑی رقمیں نہیں رکھتا!"

"پھر کیا تم مجھے بھیرویں سنانے آئے ہو!...."

"ہو سکتا ہے بھیرویں ہی کا وقت آ جائے!"

ہارپر پھر خاموش ہو کر اسے گھورنے لگا!....

"تم ابھی عادل پرویز کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے!...." سیاہ فام نے پوچھا۔

"اچھا!" تو تم عادل پرویز ہو!.... مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں پہلے کیوں نہ پہچان سکا" ہارپر نے مسکرا کر کہا!

"میں کوئی بھی ہوں! اس سے تمہیں کیا!.... یہ معلوم کر کے تم نہ فائدے میں رہو گے اور نہ نقصان میں!"

"شٹ اپ!...." دفعتاً ہارپر بہت زور سے چیخا.... "میں بدتمیزوں کو کبھی معاف نہیں کرتا!.... اپنی حیثیت کو نہ بھولو...."

"اور میں تمہیں ایک دوسری نصیحت کروں گا!...." سیاہ فام نے آہستہ سے کہا۔

"بیکار حلق نہ پھاڑو.... کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا!.... ویسے بھی غل غپاڑا اس کر مجھے اختلاج ہونے لگتا ہے! دل بہت کمزور ہے! اسی لئے ریوالور بھی بغیر آواز کا رکھتا ہوں!"

"کیوں! میری مدد کے لئے کیوں نہ آئے گا!"

"سمعیٹک گیس کے صرف تین غبارے ان کے لئے کافی ہوئے ہیں! انہیں گھنٹوں ہوش نہیں آئے گا! سمجھے! اور اب تم میرے بے آواز ریوالور کے رحم و کرم پر ہو!"

"تم کیا چاہتے ہو!...."

"رابعہ کی واپسی!...."

"یہ بکواس ہے! تم کس رابعہ کی بات کر رہے ہو!"

"عادل پرویز کی محبوبہ کی بات ہے.... ڈیئر مسٹر ہارپر!...."

"میں اسے کیا جانوں...."

"کیا تم بھولے نہ ہو!.... کیا تم نے اس وقت اسے اپنے آدمیوں سے نہیں اٹھوالیا تھا جب وہ یہ سے تھوڑے فاصلے پر عادل پرویز کا انتظار کر رہی تھی!.... کیا تم عرصے سے اس پر نظر نہیں رکھے تھے! کیا وہ اکثر تم سے بھی نہیں ملتی رہتی تھی!.... میرے پاس واضح ثبوت ہے...."

ہارپر کچھ نہ بولا! اس کی آنکھوں میں حیرت تھی!

"اور ناہید اور شیلا کا پتہ بھی تم ہی سے پوچھوں گا!"

"تم کون ہو....؟" ہارپر کی زبان سے بیساختہ نکلا!....

"میں ان سب لڑکیوں کی موت کا ذمہ دار تمہیں ٹھہراتا ہوں، جن کی بگڑی ہوئی لاشیں ٹرمیں اب تک مل چکی ہیں۔"

"تم کون ہو...." ہارپر نے پھر وہی سوال دہرایا!

"میں تمہیں الزام دیتا ہوں کہ تم بیشمار شریف لڑکیوں سے پیشہ کراتے ہو!"

"تم بکواس کر رہے ہو!" ہارپر نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"میں اتنا احمق نہیں ہوں کہ ثبوت مہیا کئے بغیر چلا آتا!.... ویسے میرے پاس ایک اقرار نامہ بھی تیار ہے جس پر تمہیں اپنے دستخط کرنے پڑیں گے....!"

"کیوں!"

"کیونکہ تمہیں ایک ایسی بھی رقم ملتی ہے جس پر انکم ٹیکس نہیں ادا کرنا پڑتا! ہر ہفتہ تم ہزاروں روپے کماتے ہو! اس میں میرا بھی حصہ ہونا چاہیے!"

"اوہ---! تم جو کچھ بھی بک رہے ہو اس کے لئے تمہارے پاس کوئی ثبوت بھی ہے!"

"ایک نہیں درجنوں ثبوت ہیں!.... میں رابعہ.... ناہید!.... اور شیلا کو اسی عمارت سے برآمد کرا سکتا ہوں کیا سمجھے! شیلا اور ناہید کو بھی تم ختم کر دیتے مگر فی الحال تم مزید لاشیں سامنے

نہیں لانا چاہتے تھے۔ کیوں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"تم جھک مار رہے ہو!" ہارپر غرایا! "جن لڑکیوں کے تم نام لے رہے ہو! میں نے آج تک ان کی شکلیں بھی نہیں دیکھیں۔ چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ!"

"وہ لڑکیاں تمہاری کوٹھی ہی سے برآمد کی جا سکتی ہیں!"

"تم نے میرے آدمیوں کو بیہوش کر دیا ہے! یہ تمہارا ہی بیان ہے! ایسی صورت میں تم کیا تین ہزار لڑکیاں یہاں داخل ہو سکتی ہیں!....."

"تو گویا میں تمہیں خواہ مخواہ پھانسنے کی کوشش کر رہا ہوں!" سیاہ فام آدمی ہنسا!

"یقیناً!..... پتہ نہیں تم کون ہو!..... اور مجھ سے کیوں پرخاش رکھتے ہیں!"

"پرخاش! ارے یہ تم کیا کہہ رہے ہو مسٹر ہارپر! میں تو تم سے بڑی محبت کرتا ہوں! اپنا نہیں صرف تیس ہزار روپیہ ماہانہ پر کام چل سکتا ہے! جب اکتیس دن کا مہینہ ہو تو اکتیس ہزار..... فروری جب اٹھائیس دن کا ہو تو بتیس ہزار..... انتیس کا ہو تو..... چالیس ہزار شاباش..... تو پھر میں نکالوں نا اقرار نامہ!"

"شائد تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے!"

"ہاں دماغ کی خرابی ہی تو تھی جس کی بنا پر مجھے پوسٹ بکس نمبر دو سو تیرہ کی معلومات حاصل ہوئیں از بیا سے ملاقات ہوئی میں نے وہ سرخ پیکٹ بھی دیکھے جو زبیا گیرال اسٹریٹ کے لیٹر بکس میں ڈالا کرتی ہے..... پھر ان پیکٹوں سے ردی کاغذ بھی برآمد ہوتے دیکھے!..... تم کس صفائی سے نوٹوں والا پیکٹ اڑا لیتے ہو۔ یہ بھی دیکھا ہے!..... اسی لئے تم نے ایک مخصوص رنگ کے پیکٹ میں نوٹ رکھنے کا حکم دے رکھا ہے! وہ پیکٹ ہاتھ میں لے کر چلتی ہے تم چند آدمیوں کی ایک بھیڑ سے ہوتے اس سے ٹکراتے ہو! اس کے ہاتھ والا پیکٹ غائب ہو تا ہے اور تم ویسا ہی ایک دوسرا پیکٹ اس طرح گرا دیتے ہو کہ وہ اسے اپنا ہی پیکٹ سمجھتی ہے کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

ہارپر کچھ نہیں بولا اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نظر آنے لگے تھے! تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ سے کہا!

"تیس ہزار بہت ہیں!....."

"اس سے کم پر میں قیامت تک نہیں تیار ہوں گا!"

پھر سوچنے لگا! آخر اس نے کہا! "اقرار نامہ نکالو!..... مگر تیس ہزار بہت ہیں کچھ کم کرو!"

"چلو اس پانچ کم کر لو!..... اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے! تمہیں شرم آنی چاہئے! اتنا پیسہ ہو پھر بھی صرف تیس ہزار ماہانہ پر جان نکلتی ہے!..... میرے اخراجات بہت وسیع ہیں میں یکمشت دو چار ہزار کم کر دیتا!— یہ لو..... یہ رہا اقرار نامہ! اسے اچھی طرح پڑھ لو تاکہ بعد میں کوئی شکایت نہ پیدا ہو اور ہمارے تعلقات خوشگوار رہیں!"

ہارپر اقرار نامہ اس کے ہاتھ سے لے کر پڑھنے لگا! یہ شاید اس کی سیاہ کاریوں کی پوری داستان تھی کیونکہ آہستہ آہستہ اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑتی جا رہی تھی اور وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا!

"تم بہت خطرناک آدمی معلوم ہوتے ہو! میرے ساتھ مل کر کام کرو..... بہت فائدہ رہے گا!" اس نے کہا!

"میں مفت کی روٹیاں توڑنے کا عادی ہوں! کام مجھ سے نہیں ہو سکتا! جب تیس ہزار گھر بیٹھے ملیں گے تو مزید کام کرنے کی کیا ضرورت ہے!"

"اچھا فی الحال ایک کام کر دو!..... اس کے لئے میں تمہیں پچاس ہزار دوں گا!"

"چلو ٹھیک! ممکن ہے! میں وہ کام کسی نہ کسی طرح کر ہی ڈالوں! مگر آدھی رقم کام سے پہلے لوں گا! آدھی بعد میں!"

"منظور ہے! کام یہ ہے کہ کسی طرح ان تینوں لڑکیوں کو ٹھکانے لگا دو! آج کل میرے گرد شمن ہیں اس لئے میں یہ کام خود نہیں انجام دینا چاہتا!"

"دیکھو! میں خود تو نہیں کر سکتا یہ کام لیکن میرے پاس ایسے آدمی ضرور ہیں جو یہ کام انجام دیں گے لیکن وہ کم از کم دس ہزار کا مطالبہ کریں گے اس لئے پچاس ہزار کم ہے! ہاں ساٹھ ہزار میں معاملہ طے ہو سکتا ہے۔"

"اچھا تو آؤ میرے ساتھ!"

"پہلے اس پر دستخط کر دو.....!"

"یہاں میرے پاس قلم نہیں ہے!"

"میرے پاس ہے قلم!" سیاہ پوش نے قلم نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہارپر ایک کرسی پر بیٹھ گیا!

"آہا۔۔" سیاہ پوش بولا! "نہیں دوست!..... میں وہ دستخط چاہتا ہوں جو تم اپنے چیکوں پر کرتے ہو!..... کاروباری کاغذات پر کرتے ہو! وہ دستخط چاہتا ہوں۔ جو اس بکنے والے پیکٹ کے پرانے اخبار پر تھے۔ انہیں دستخط کی بناء پر تو میں تم تک پہنچا ہوں اور ہاں آئندہ کے لئے نصیحت پکڑو! اپنے دستخط ادھر ادھر نہ بنایا کرو! اگر اس اخبار پر تمہارے دستخط نہ ملتے تو میں قیامت تک تمہیں نہ پا سکتا!"

"تم واقعی بہت چالاک ہو! تم سے چالاکی نہیں چل سکے گی!" ہارپر ہنس کر بولا! اور اسے وہی دستخط بنا دیئے جو سیاہ پوش چاہتا تھا! پھر بڑے خلوص سے کہا! "اب تو اپنی شکل دکھا دو!"

"کیا ان سینکڑوں لڑکیوں نے تمہاری شکل دیکھی ہے! جنہیں تم بلیک میل کرتے ہو! اس سے میں تمہیں بلیک میل کروں گا اور تم زندگی بھر پتہ نہیں لگا سکو گے کہ میں کون ہوں!" سیاہ پوش اس کے پیچھے کھڑا تھا! جیسے ہی وہ اقرار نامے کو میز سے اٹھانے کے لئے جھکا ہارپر نے اچھل کر اس کے چہرے پر اپنا سر مار دیا! سیاہ پوش اس غیر متوقع حملے کیلئے تیار نہیں تھا! وہ کراہ کر دوسری طرف الٹ گیا! چوٹ شاید اس کی ناک پر لگی تھی پستول اس کے ہاتھ سے نکل گیا! قبل اس کے کہ وہ اٹھ سکتا ہارپر نے جھپٹ کر پستول اٹھا لیا! نال سیاہ پوش کی طرف اٹھی اور ٹریگر دبا دیا گیا! لیکن اس میں سے گولی کی بجائے پانی کی دھار نکلی!..... دوسری طرف سیاہ پوش نے قہقہہ لگایا! پھر اگر وہ ایک طرف ہٹ نہ گیا ہوتا تو پستول اس کی پیشانی پر پڑتا!

یہ وار بھی خالی جاتے دیکھ کر ہارپر بھاگ نکلا!..... سیاہ پوش اس کے پیچھے جھپٹا! لیکن وہ میز پر سے اقرار نامہ اٹھانا نہیں بھولا تھا!.....

ہارپر کوٹھی سے باہر نکل جانے کی کوشش کر رہا تھا! لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی! شاید سیاہ پوش نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا تھا!..... اس نے ہارپر کو ایک کمرے میں گھستے دیکھا!... وہ تیزی سے آگے بڑھا!..... لیکن کمرہ خالی تھا! ہارپر کہیں نظر نہ آیا! دوسری طرف کوئی دروازہ بھی نہیں تھا! سیاہ پوش نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا! ایسا معلوم ہوا جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو..... پھر وہ اس گول میز کی طرف جھپٹا جو کمرے کے وسط میں بچھی ہوئی تھی! اس کا اوپری حصہ دونوں ہاتھوں سے گھمانے لگا! اچانک ایک کھٹکا سنائی دیا اور کمرے کے فرش میں ایک جگہ ایک جھری

سی پیدا ہو گئی! اتنی چھوٹی کہ ایک ہی آدمی اس سے گذر سکتا تھا!..... سیاہ پوش بڑی تیزی سے اس خلاء میں اتر گیا!..... جیسے ہی وہ آخری زینے پر پہنچا اوپر کی خلا ایک آواز کے ساتھ بند ہو گئی! وہ ایک تہہ خانے میں تھا! لیکن یہاں کافی روشنی تھی اور گھٹن کا احساس نہیں ہوتا تھا! وہ اسی طرح بنایا گیا تھا۔ مگر تہہ خانے کے اس حصے میں سناٹا تھا!..... یہاں کوئی بھی نظر نہیں آیا! سیاہ پوش آگے بڑھا۔ اور دروازے سے گذر کر دوسرے کمرے میں پہنچا! یہاں تین لڑکیاں موجود تھیں۔ اور چوتھا ہارپر تھا! سیاہ پوش کو دیکھ کر اس کے منہ سے ایک گندی سی گالی نکلی اور وہ اس پر ٹوٹ پڑا! مگر اس بار سیاہ پوش نے بڑی پھرتی دکھائی! وہ ایک طرف ہٹ گیا! اور ہارپر دیوار سے جا ٹکرایا! تینوں لڑکیاں کھڑی ہو گئی تھیں۔ ان کے پیروں میں زنجیریں تھیں! اور وہ ایک ایک گز سے زیادہ آگے نہیں بڑھ سکتی تھیں۔

ہارپر پھر پلٹا! لیکن اس بار سیاہ پوش کا گھونسہ اس کے جبڑے پر پڑا اور لڑکیاں بے تحاشہ چیخنے لگیں! ہارپر گالیاں بکتا ہوا فرش سے اٹھ رہا تھا!.....

"کیوں خواہ مخواہ جان دے رہے ہو!" سیاہ پوش ہنس کر بولا! "ابھی اتنے دن تو جیو کہ لوگ تمہاری رسوائی کی خبر سن سکیں!....."

ہارپر اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہو گیا! اس کا چہرہ زرد تھا! اور ہونٹ خشک ہو گئے تھے!

"چالیس ہزار ماہانہ!" اس نے آہستہ سے کہا۔

"اب تم نے عقلمندی کی بات کی ہے!" سیاہ پوش ہنس کر بولا "اچھا ان لڑکیوں کی بیڑیاں کھول دو!"

"کیا کرو گے؟"

"انہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا مگر ساٹھ ہزار!"

"نہیں دوں گا!" ہارپر نے کہا اور اپنی جیبیں ٹٹول کر ایک کنجی نکالی! دوسرے لمحے میں وہ جھکا بیڑیاں کھول رہا تھا! لڑکیاں آزاد ہو گئیں!

"اب تم چپ چاپ! ایک جگہ کھڑے ہو جاؤ!"

"کیوں؟"

"ان لڑکیوں سے تمہیں جوتے کھلواؤں گا!" سیاہ پوش نے زہریلے لہجے میں کہا!

لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں! اور باربر چیخا! "تم ایسا نہیں کر سکتے!"

"ضرور کروں گا! میں تم سے زیادہ طاقتور ہوں!"

باربر ایک بار پھر اس پر جھپٹ پڑا۔ مگر اس دفعہ سیاہ پوش نے اسے اپنے سر سے بلند کر کے اس زور سے فرش پر پٹخ دیا کہ باربر کی چیخیں نکل گئیں! اب باربر میں اٹھنے کی سکت نہیں رہ گئی تھی!.... وہ فرش پر پڑے ہی پڑے مغلظات اڑا رہا تھا!

"کیوں لڑکیو!" سیاہ پوش بولا "کیا تم اس پر جوتے نہیں برساؤ گی!"

"نہیں ہم اس کمینے کی بے بسی سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے!" شیلا نے کہا!

"واقعی تم شریف ہو.... اپنا سب کچھ کھو چکنے کے بعد بھی تم نے کچھ نہیں کھویا!" سیاہ پوش نے کہا پھر رابعہ کی طرف دیکھا جو ان دونوں سے کہیں زیادہ حسین تھی!

"تم اس کے ہاتھ کیسے لگی تھیں!" سیاہ پوش نے اس سے پوچھا!

"اس نے مجھے زبردستی پکڑوا لیا تھا!" رابعہ نے مردہ سی آواز میں کہا۔

"کیا اسے معلوم تھا کہ تم عادل پرویز کے ساتھ فرار ہونے والی ہو!"

رابعہ نے اس کا جواب فوراً نہیں دیا! اس کے چہرے پر شرمندگی کے آثار تھے! سیاہ پوش کے دوبارہ استفسار پر اس نے کہا "وہ مجھ سے کئی بار کہہ چکا تھا کہ میں اس سے سول میرج کر لوں۔ لیکن میں تیار نہیں ہوئی! اس نے کسی طرح پتہ لگا لیا ہوگا کہ عادل پرویز میرا دوست ہے!"

"ہوں! اور ناہید! تم نے اسے کسطرح اطلاع دی تھی کہ شیلا دانش منزل میں ایک جاسوس کے چکر میں پڑ گئی ہے!" ناہید رونے لگی! بڑی مشکل سے اس کے حلق سے آواز نکل سکی!

"میں نے کیفے اٹالیانو کے منیجر کو فون کیا تھا!"

"ہوں! تو وہ بھی اس کا آدمی ہے۔ خیر --- اب باہر چلو!"

"کیا آپ وہی ہیں!" شیلا نے پوچھا! "جو اس رات مجھے ملے تھے! دانش منزل والے....؟"

"نہیں! --- وہ آدمی تو ایک عام شہری ہے! اس نے ہمارے محکمے کو اطلاع دی تھی!"

(۱۸)

دوسرے دن اخبارات کا انداز چیخنے کا سا تھا! پولیس کی غفلت اور محکمہ سراغرسانی کی لاپروائی کو جی بھر کے اچھالا گیا تھا! اخبارات کو اس کا علم نہ جانے کیسے ہو گیا تھا کہ یہ کیس

سیکرٹ سروس والوں کی طرف سے محکمہ سراغرسانی کو سونپا گیا تھا! محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کیپٹن فیاض کی بوکھلاہٹیں قابل دید تھیں! وہ صبح سے افسران بالا کے سامنے قلابازیاں کھا رہا تھا!.... اور سیکرٹ سروس والوں کو دل ہی دل میں گالیاں دے رہا تھا! جنہوں نے اس چیز کی بھی تشہیر کرا دی تھی کہ یہ کیس انہوں نے محکمہ سراغرسانی کو دیا ہے۔

اسی شام کو عمران زیبا سے ملا.... وہ آفس سے نکل رہی تھی! عمران کو دیکھتے ہی اس کی ہوائیاں اڑ گئیں۔

"معاف کیجئے گا! میں نے آپ کو پہچانا نہیں!" عمران نے بے رخی سے کہا!

"ارے.... مجھے نہیں پہچانا! یا اب میرے بھی ہتھکڑیاں لگوانے آئے ہو! کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے!"

"نہیں میرا تعلق کسی سے بھی نہیں ہے! میں نے تم سے کہا تھا کہ گروہ ٹوٹ جائے گا! وہ اسی لیے میں نے تم سے کہا تھا کہ تم پتلون پہننا چھوڑ دو گی۔ تم نے چھوڑ دیا! اب میں کہتا ہوں کہ آئندہ شرافت سے زندگی بسر کرو گی! --- یہ بھی تمہیں کرنا پڑے گا!"

زیبا کچھ نہ بولی وہ حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھی!

"آج میں نے ایک کہانی لکھی ہے!" حاتم کی خالہ! "کیا تمہارے رسالے میں چھپ جائے گی!"

"تم دوسروں کو الو کیوں بناتے ہو!"

"پھر کیا بناؤں! الو کے علاوہ اور کوئی پرندہ مجھے پسند نہیں۔"

"تم آخر ہو کیا بلا!"

"ایک بگڑا ہوا رئیس! لیکن تم میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں کہو گی! ورنہ تمہیں بھی عدالت میں حاضر ہونا پڑے گا اور پھر تم باعزت طور پر زندگی بسر نہ کر سکو گی! اس دفتر سے الگ ہو جاؤ گی اور پھر کوئی دوسرا ادارہ بھی تمہیں لینے پر تیار نہ ہوگا!"

"میں سمجھتی ہوں! میں بھی کسی سے تذکرہ نہیں کروں گی!" زیبا کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور عمران ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا!....

اس نے گھر واپس آ کر جولیا کو فون کیا!

"ہیلو!" دوسری طرف سے جولیا کی آواز آئی! "آپ نے اکیلے ہی یہ مہم سر کر ڈالی۔"

"ہاں! یہ موقع ہی ایسا تھا!"

"مجھے اس کے متعلق بتائیے!"

عمران نے اسے بتایا کہ وہ ہارپر تک کیسے پہنچا تھا..... اس سلسلے میں اسے یہ کہانی شروع سے چھیڑنی پڑی۔ کس طرح وہ لڑکیوں کے جزیرے میں پہنچا تھا! کس طرح ناہید اور شیلا ملیں اور اس کے بعد ہی سے کڑیاں ملتی چلی گئیں پھر بات زیبا سے گذرتی ہوئی اس پرانے اخبار تک پہنچی جس پر ہارپر کے دستخط ملے تھے! ہارپر صاف پڑھا جاتا تھا۔ اس نے ہارپر کے بینکوں میں تفتیش کی اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی اخبار پر ہارپر ہی کے دستخط تھے۔

"اب میں نے ہارپر کے متعلق تفتیش شروع کی!" عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا "اور اس نتیجے پر پہنچا کہ ہارپر بھی اس میں یقیناً ملوث ہے! مگر اس وقت تک مجھے یقین نہیں تھا کہ ہارپر ہی اس گروہ کا سرغنہ ہوگا! میں نے اپنی کئی راتیں اس کی کوٹھی میں برباد کیں۔ اسی دوران میں مجھے اس تہہ خانے کا سراغ مل گیا جس میں تینوں لڑکیاں قید تھیں! لیکن اب بھی میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ ہارپر ہی سرغنہ ہے! ویسے شبہ ضرور تھا! لہٰذا اس شبے کی تصدیق کرنے کے لئے مجھے بھی ایک بدمعاش کا روپ دھارنا پڑا..... بہرحال اس نے مجھے بھی اپنی ہی برادری کا کوئی آدمی سمجھ کر سب کچھ اگل دیا! --- اسے یقین آگیا تھا کہ میں صرف اسے بلیک میل کرنا چاہتا ہوں! بہرحال اسکے اعتراف کرتے ہی میں نے اقبالِ جرم کے مسودے پر اس کے دستخط لے لئے۔"

"یہ کیس پولیس یا محکمہ سراغرسانی کے بس کا نہیں تھا!" جولیا کی آواز آئی!

"اخباروں نے اچھی دھجیاں اڑائی ہیں!"

"پتہ نہیں! انہیں کیسے علم ہوگیا کہ یہ کیس میرے محکمے نے اپنے سپرد کیا ہے!" عمران نے کہا!

"یہ اطلاع میں نے بہم پہنچائی تھی!" جولیا نے فخریہ انداز میں کہا!

"جولیا!" عمران کا لہجہ سخت ہوگیا "تم آئندہ ایسا نہیں کرو گی!"

"بہت اچھا جناب! میں معافی چاہتی ہوں!"

"میری رائے لئے بغیر کوئی کام نہ کرو!"

"بہت بہتر --- جناب!"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا!

روشی دروازے میں کھڑی اسے گھور رہی تھی!

"کون تھی!" اس نے پوچھا!

"شیلا سوسان!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا! "ان کی بکری نے بچہ دیا ہے..... لہٰذا وہ مجھ سے زچہ و بچہ کے حق میں دعائیں وصول کر رہی تھیں!"

"تم جھک مارتے ہو!" روشی بگڑ گئی! "مجھے بتاؤ کہ یہ جولیا کون ہے!"

"یہ بتانا بہت مشکل ہے! ویسے میں اس کے نواسے کا نام تمہیں بتا سکتا ہوں۔ اس کا نام ڈاکٹر سٹیلر تھا مگر تم یہ سب پوچھ کر کرو گی کیا!"

"تم آوارہ عورتوں کے ساتھ نہیں رہ سکتے! سمجھے!"

"اچھا تو کہیں سے کوئی شریف ہی لا دو!..." عمران نے کہا! پھر بڑے زور سے دہاڑا! "ابے سلیمان کے بچے تو کیا سن رہا ہے!"

روشی نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا! اتنے میں عمران دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا۔ سلیمان کا دور دور تک پتہ نہیں تھا!.....

روشی بڑبڑاتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔

﴿ختم شد﴾

عمران سیریز نمبر 11

پتھر کا خون

(مکمل ناول)

O

عمران نے شاید تہیہ کر لیا تھا کہ کیپٹن فیاض کو آگے نکلنے کا موقع نہ دے گا۔ اس کی کار عمران کی کار کے پیچھے تھی اور عمران اپنی کار کے عقب نما آئینے میں فیاض کی کار کے بدلتے ہوئے رخ دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ اپنی کار آگے نکالنے کی کوشش کرتا.... عمران کی کار سامنے آجاتی.... شہر سے باہر نکلتے ہی عمران نے یہ حرکت شروع کر دی تھی.... تھوڑی ہی دیر میں محکمہ سراغرسانی کا سپرنٹنڈنٹ آپے سے باہر ہو گیا۔

آپے سے باہر ہو جانے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کے ساتھ اس کی نئی اسٹینو کی پروین تھی.... فیاض کو گمان بھی نہیں تھا کہ راستے میں کہیں عمران سے مڈبھیڑ ہو جائے گی۔ بس ایک جگہ یک بیک ایک کار اس کی کار کے برابر چلتی ہوئی نظر آئی پھر آگے بڑھ گئی۔ یہ عمران کی ٹوسیٹر تھی اور عمران نہایت سنجیدہ انداز میں اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ نئی اسٹینو عمران سے واقف نہیں تھی۔ فیاض دل ہی دل میں جھلس رہا تھا۔ وہ یہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ نئی اسٹینو کے سامنے عمران سے جھڑپ ہو۔ عمران سے اس کی کور دبی تھی.... اور گفتگو کرتے وقت عمران یہ بھول جاتا تھا کہ وہ کس سے گفتگو کر رہا ہے۔

"نہ جانے کون بیہودہ ہے جناب؟" اسٹینو بڑبڑائی اور فیاض ہارن دینے لگا۔ اچانک عمران کی گاڑی اس پوزیشن میں آگئی کہ اگر فیاض پورے بریک نہ لگاتا تو ٹکراؤ لازمی تھا.... اس کی کار ٹائروں کی چرچراہٹ کے ساتھ رک گئی۔ پروین کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ عمران کی کار بھی تقریباً دس گز کے فاصلے پر رک گئی۔ فیاض دانت پیستا ہوا اپنی کار سے اتر آیا۔ دوسری طرف عمران کھڑا بسور رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر بڑی سعادت مندی سے کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں جناب!" پھر وہ پروین کی طرف دیکھنے لگا جیسے ہی فیاض نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ کھولے عمران بول پڑا "اب جانے بھی دیجئے۔ میں معافی مانگ چکا ہوں۔ قصور میرا نہیں اس کار کا ہے۔ پلائی تھی کل رات..... نشہ اس وقت ہوا ہے..... عجیب واقعہ ہوا جناب! پچھلی رات میں تنہا پی رہا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ تنہا پینے میں بالکل مزا نہیں آتا..... اس لئے پڑوس سے ایک بکری پکڑ لایا۔ مگر بکری بھی شاید کسی اللہ والے کی تھی۔ کم بخت نے چکھی تک نہیں۔ اب کیا کرتا۔ کسی نہ کسی کو تو شریک کرنا ہی تھا۔ لہٰذا تین چار پگ کار کی ٹنکی میں انڈیل دیئے..... اب اس وقت یہ ظالم نشے میں ہے۔"

"جناب!" پروین نے فیاض سے کہا "یہ حضرت نشے میں معلوم ہوتے ہیں۔ اور نشے کی حالت میں کار ڈرائیو کرنا جرم ہے۔"

"کار نشے میں ہے محترمہ!" عمران نے بڑی سعادتمندی سے کہا۔ "آپ یقین کیجئے۔ میں نے پورے چار بڑے پگ ٹنکی میں انڈیلے تھے۔"

فیاض الجھن میں پڑ گیا۔ نہ وہ عمران سے تو تو میں میں کر سکتا تھا اور نہ یہی ممکن تھا کہ وہ چپ چاپ اپنی کار میں جا بیٹھتا۔ پروین کے انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اس بد تمیز آدمی کے خلاف جلد کسی کارروائی کی متوقع ہو۔

"کیا آپ اپنا ڈرائیونگ لائسنس دکھائیں گے؟" پروین نے کہا۔

"ضرور ضرور....." عمران سر ہلا کر بولا۔

اچانک فیاض کو ایک دوسری تدبیر سوجھ گئی۔ وہ ہنسنے لگا۔ پھر پروین سے بولا "کیا تم انہیں نہیں جانتیں؟..... یہ اپنے ڈائرکٹر جنرل صاحب کے صاحبزادے ہیں..... پر مذاق آدمی ہیں۔"

"اوہ....." پروین عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھ کر رہ گئی۔ وہ اس وقت کشتئی پتلون، زرد قمیض اور گلابی ٹائی میں تھا۔

"آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں مسٹر عمران؟" فیاض نے..... بڑی شرافت سے پوچھا۔

"تنہا جا رہا ہوں۔ میرے پاس کوئی تشریف نہیں ہے۔" عمران نے پروین کی طرف دیکھ کر کہا "کیا یہ آپ کی نئی تشریف ہیں' آپ بہت جلد جلد تشریف بدلتے رہتے ہیں..... کیا پرانی تشریف کا تبادلہ کر دیا؟"

پروین برا سا منہ بنا کر کار میں جا بیٹھی اور فیاض آہستہ سے بولا۔

"یہ کیا بیہودگی ہے؟"

"تم اتنی جلد جلد اسٹینو کیوں بدلتے ہو؟"

"تم سے مطلب؟"

"مطلب تو نہیں ہے..... مگر!"

فیاض اس کا جملہ پورا ہونے سے قبل ہی اپنی کار میں آبیٹھا۔ انجن اسٹارٹ کیا اور پھر چل پڑا۔

"یہ ایک بہت بڑا کریک ہے۔" فیاض اپنی اسٹینو سے کہہ رہا تھا۔ خود رحمٰن صاحب اس سے بیزار ہیں اور انہوں نے اسے اپنی کوٹھی سے نکال دیا ہے۔"

"صورت سے بھی بالکل احمق معلوم ہوتے ہیں۔" پروین نے کہا۔

"صرف معلوم ہوتا ہے..... حقیقتاً ہے نہیں!"

"مگر اس وقت یہ ایک خطرناک حرکت کر رہے تھے..... اگر کاریں لڑ جاتیں تو.....؟"

فیاض نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اب وہ عمران کے متعلق گفتگو ختم کر دینا چاہتا تھا۔

"اس وقت شاید وہ نشے ہی میں تھے۔" پروین نے کچھ دیر بعد کہا۔

"نہیں..... وہ شراب نہیں پیتا۔" فیاض بولا۔

اتنے میں عمران کی کار پھر فیاض کی کار سے آگے نکل گئی اور اب فیاض کی سمجھ میں آیا کہ عمران کا مقصد کیا ہے۔ فیاض دراصل ایک واقعے کی تفتیش کے سلسلے میں سنگبار کے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔

سنگبار کے علاقے میں ایک حادثہ ہو گیا تھا۔ حادثہ بھی ایسا کہ تفتیش کے بغیر اسے حادثہ بھی قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔

سنگبار کے علاقے میں ایک سڑک نکالنے کے لئے چٹانیں بارود سے اڑائی جا رہی تھیں۔ اچانک پتھر کے ایک ڈھیر سے خون بہہ نکلا۔ تازہ تازہ خون..... اوورسیئر گھبرا گیا۔ اس نے مزدوروں کی گنتی کرائی۔ آس پاس کے لوگوں کا معائنہ کیا۔ خطرے کے الارم دینے والوں کو ایک کیا لیکن نہ تو ان شعبوں سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی کم تھا اور نہ کسی چوکی سے یہی اطلاع ملی کہ کوئی اجنبی آدمی ادھر آنکلا ہے۔ پتھر کے ڈھیر سے خون کی دھاریں پھوٹتی رہیں!

اور سینٹر نے شہر اطلاع بھجوائی۔ اس کے محکمے نے پولیس کو اطلاع دی.... بہر حال یہ بات تو سراغرسانی تک جا پہنچی۔ اور فیاض اس وقت موقعہ واردات کے معائنے ہی کے لئے سنگبار جا رہا تھا پولیس وہاں پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ لیکن وہ کیپٹن فیاض کی آمد کی منتظر تھی۔

فیاض سوچنے لگا۔ شاید عمران وہیں جا رہا ہے۔ لیکن اس نے تہیہ کر لیا وہ اسے ممنوعہ حد کے اندر قدم بھی نہیں رکھنے دے گا۔

پروین نے عمران کے متعلق پھر کچھ پوچھنا چاہا۔ اور فیاض برا سا منہ بنا کر بولا "ختم کرو!" پھر اس نے اپنی کار کی رفتار تیز کر دی۔ دونوں کاروں میں باقاعدہ قسم کی دوڑ شروع ہو گئی تھی۔ عمران اسے آگے نکلنے کا موقعہ نہیں دے رہا تھا۔ اس وقت حقیقتاً وہ پاگل ہی معلوم ہو رہا تھا۔ دونوں میں سے کسی کی بھی ذرا سی غلطی تباہی لا سکتی تھی۔ پروین کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"تم ایک سرکاری کام میں رخنہ اندازی کر رہے ہو!" فیاض چیخ کر بولا

"تمہاری ہر چیز سرکاری ہے.... پرواہ نہ کرو...." عمران کی دور سے آواز آئی۔

"کیا یہ آدمی پاگل ہے؟" پروین بڑبڑائی "ڈائرکٹر جنرل کا لڑکا ہونا کوئی ایسی بات نہیں۔ یہ تو جہالت ہے!"

فیاض کچھ نہ بولا۔ وہ اندر ہی اندر کھول رہا تھا۔

اس طرح وہ آگے پیچھے سنگبار کے علاقے میں پہنچے۔

یہاں پولیس پہلے ہی سے موجود تھی۔ فیاض کار سے اتر کر اپنی اسٹینو سمیت تار کی باڑھ کے اندر چلا گیا۔ اس اتنے حصے میں جہاں پتھروں میں خون پایا گیا تھا، خاردار تاروں سے حد بندی کر دی گئی تھی۔ اور داخلے کے راستے پر پہرہ تھا۔

دور دور تک اونچی نیچی پہاڑیوں کے سلسلے بکھرے ہوئے تھے۔ چٹانیں خشک اور بے آب و گیاہ تھیں۔

فیاض نے اس حصے کا جائزہ لیا۔ جہاں سے خون بہا تھا۔ یہاں دور تک اکھڑی ہوئی چٹانوں کا سلسلہ تھا۔ اور یہ بتانا مشکل تھا کہ خون ٹھیک اسی جگہ سے بہا ہے جہاں اس کے بڑے بڑے دھبے نظر آرہے تھے یا وہ کہیں دور سے آیا تھا۔

بہر حال فیاض نے پہلے تو مختلف زاویوں سے موقعہ واردات کے فوٹو لینے کا حکم دیا۔

پھر اسی کے حکم سے وہ بڑے بڑے کرینوں کے ذریعہ اکھڑی ہوئی چٹانیں اٹھائی جانے لگیں۔

O

عمران نے خاردار تاروں کی حدود میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی۔ وہ اپنی ٹوسیٹر میں بیٹھا ایک کتاب پڑھتا رہا۔ یہ کتاب بچوں کی پرورش سے متعلق تھی۔ اور اس کے سرورق پر تحریر تھا۔

"دانش مند ماؤں کے لئے ایک تحفہ!"

اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تک نہیں کہ خاردار تاروں کے اندر کیا ہو رہا ہے.... دوسری طرف فیاض کو بھی حیرت تھی کہ آخر عمران نے اندر آنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ وہ اس کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھا۔ اچھی طرح جانتا تھا کہ ناممکن کو ممکن بنا لینا عمران کے لئے مشکل نہیں۔ وہ اندر پہنچنے کے لئے کوئی نہ کوئی جواز ضرور پیدا کر لیتا۔

فیاض کی کار عمران کی کار کے قریب ہی کھڑی تھی۔ فیاض تھوڑی دیر تک تو تاروں کی حدود میں رہا۔ پھر اپنی کار کی طرف لوٹ آیا.... ظاہر ہے کہ ان چٹانوں کو وہاں سے ہٹا لینا گھڑی گھڑی کا کام تو تھا نہیں۔

پروین اس کتاب کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی جسے عمران بڑے انہماک کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ عمران نے اب بھی ان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ کتاب کی طرف سے نظر ہٹائی۔ فیاض تھوڑی دیر تک چپ چاپ کھڑا رہا۔ پھر عمران کے قریب جا کر بولا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

"اوہ...." عمران سہمے ہوئے انداز میں چونک پڑا۔ پھر اس طرح مسکرایا جیسے کوئی غلطی کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو۔

"میں یہ کتاب پڑھنے کے لئے ادھر آنکلا تھا۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا "بات دراصل یہ ہے کہ گھر پر اسے پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔ لوگ ٹوکتے ہیں اور کچھ اس انداز میں حیرت ظاہر کرتے ہیں جیسے میں یہ کتاب پڑھ کر سچ مچ بچے جننے لگوں گا.... لو.... ہائے.... بھئی معاف کرنا.... مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہارے ساتھ ایک خاتون بھی ہیں! مجھے ایسی گفتگو نہ کرنی چاہئے۔"

"تم سے سنجیدگی کی توقع رکھنا حماقت ہے!" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔

"سنجیدگی بجائے خود ایک بہت بڑی حماقت ہے۔ تم خواہ کتنی ہی شدت سے سنجیدہ کیوں نہ ہو جاؤ۔ زمین و آسمان اپنی جگہ پر رہیں گے"

"سنو!" فیاض ہاتھ ہلا کر بولا "ابھی تک میں رحمان صاحب کا خیال کرتا تھا لیکن اب انہوں نے بھی کہہ دیا ہے کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کی جائے۔"

"افسوس!" عمران ایک طویل سانس لے کر دردناک لہجے میں کہا "تب تو پھر میں کنوارا ہی مر جاؤں گا۔ میرے خیال سے اس وقت ساڑھے ایک بجا ہوگا۔"

فیاض کچھ بولے بغیر پھر اپنی کار کی طرف چلا گیا۔

"یہ کام جلدی ختم ہونے والا نہیں معلوم ہوتا۔" اس نے پروین سے کہا۔

"تو کیا یہاں سے وہاں تک ساری چٹانیں ہٹائی جائیں گی۔" پروین نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا.... ہو سکتا ہے کہ یہ خون آخری سرے سے بہہ کر آیا ہو...." فیاض بڑبڑایا.... چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا.... پھر خاردار تاروں کے اندر چلا گیا.... پروین کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کر کے گیا تھا۔

اس لئے وہ کار میں جا بیٹھی۔

دفعتاً عمران نے ایک کار اسٹارٹ کی اور اسے ایک لمبا چکر دے کر ٹھیک فیاض کی کار کی سیدھ میں لے آیا۔ رفتار خاصی تیز تھی۔

پروین کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ لیکن جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ عمران کی کار فیاض کی کار سے ٹکرائی نہیں بلکہ صرف ایک بالشت کے فاصلے پر رک گئی۔

عمران نے انجن بند کیا اور پھر کتاب کھول لی۔

پروین کی چیخ سن کر فیاض پلٹ آیا۔

"کیا سچ مچ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟" فیاض اس کا شانہ جھنجھوڑ کر بولا۔

"اوہو ہے!" عمران نے لاپروائی سے کہا۔

فیاض نے جھلا کر کچھ کہنا چاہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کا منہ ایک جھٹکے کے ساتھ بند ہو گیا۔ زبان دانتوں کے درمیان آ کر زخمی ہو گئی۔

عمران کا سر.... کار کی چھت سے ٹکرایا۔

"پروین اس طرح چیخی جیسے کسی نے اس کے چھرا گھونپ دیا ہو۔

دھماکہ ایسا ہی خوفناک تھا۔ پھر ایک بڑا سا پتھر ان کے قریب ہی آ کر گرا.... چیخیں.... چیخیں.... متواتر چیخیں.... تاروں کی باڑھ کے اندر لوگ چیخ رہے تھے۔ جدھر جس کے سینگ سمائے بھاگا۔ کچھ اب بھی چیخ رہے تھے.... یہ شاید وہ لوگ تھے.... جو پتھروں میں دب کر دم توڑ رہے تھے۔ عمران کود کر اپنی کار سے باہر آیا لیکن اس کے پیر کانپ رہے تھے۔ دھماکے نے اس کے اعصاب پر بھی برا اثر ڈالا تھا۔

پھر یہ آدھے گھنٹے کے بعد معلوم ہو سکا کہ تقریباً پندرہ آدمی اپنے پیروں پر کھڑے نہیں رہ سکے.... یا تو وہ بری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ یا مر گئے تھے.... کسی کو نہ معلوم ہو سکا کہ وہ دھماکہ کیسا تھا؟.... کیوں ہوا تھا....؟ اس کا ذمہ دار کون تھا؟

زخمیوں کی حالت ابتر تھی۔ پولیس کی ریڈیو کار سے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی۔ لیکن بعض زخمی ایسے بھی تھے جن کے لئے ایمبولنس گاڑی کا انتظار موت ہی کا پیغام ہوتا.... اس لئے پولیس کی گاڑی کے ساتھ فیاض کی کار بھی کام میں آ گئی۔ عمران کی چھوٹی سی کار کسی مصرف کی نہ تھی اس لئے اسے چھوڑ دیا گیا۔

فیاض.... عمران اور پروین وہیں موجود رہے۔ زخمی شہر بھیج دیئے گئے اور مردے وہیں پڑے رہے۔

اور منیجر فیاض کے قریب کھڑا ہکلا رہا تھا "م.... نن.... نہ جانے.... کیا ہوا.... جناب.... آپ یقین کیجئے.... یہ ناممکن ہے؟"

"پھر یہ دھماکہ کیسا تھا؟" فیاض گرج کر بولا.... "محض تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے اتنی جانیں گئیں.... یقیناً تمہارے آدمی یہیں کہیں بارود ڈال کر بھول گئے ہیں۔"

"ایسا ممکن نہیں جناب.... جناب.... میری ہی نگرانی میں نہ جانے کتنا کام ہو چکا ہے.... پہلے کبھی یہ کیوں نہیں....؟"

"خیر.... خیر.... بہت جلد حقیقت واضح ہو جائے گی.... کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے جہاں رشوت خوری نہ ہو رہی ہو!"

"اب میں آپ کو کس طرح یقین دلاؤں جناب عالی...." اور منیجر نے ایک طویل سانس

لے کر کہا۔ "خیر جو کچھ میرے مقدر میں ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔"

عمران نے اسے اشارہ کیا کہ وہ وہاں سے ہٹ جائے۔

"تم میری اجازت کے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے!" فیاض نے اس سے کہا۔

"بہت بہتر جناب!" اوورسیئر نے کہا اور سر جھکائے ایک طرف ہٹ گیا۔

اب کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ تاروں کی باڑھ کے اندر قدم رکھ سکتا۔

"فیاض!" عمران اس کے قریب پہنچ کر بولا... "جہاں دھماکہ ہوا ہے... وہ جگہ شاید ان بے چاروں کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔"

"یہ کیسے کہا جا سکتا ہے!"

"وہ نقشہ منگواؤ... جس کے مطابق کام ہو رہا ہے۔"

"ہاں! ٹھیک ہے..." فیاض بڑبڑایا... اور اوورسیئر کو اشارے سے بلا کر کہا... "نقشہ لاؤ جس کے مطابق کام ہو رہا ہے۔"

"بہت بہتر جناب!" وہ جانے کے لئے مڑا۔

فیاض نے ایک کانسٹیبل کو اس کے ساتھ جانے کا اشارہ کیا۔

عمران نے پروین کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر زردی تھی مگر آنکھوں سے کسی خاص جذبے کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔

"میری گاڑی میں بیٹھ جایئے۔" عمران نے اس سے کہا لیکن وہ بدستور کھڑی رہی۔ پھر فیاض کے ایماء پر وہ عمران کی ٹو سیٹر میں جا بیٹھی۔ اوورسیئر نقشہ لے کر گیا۔ عمران اور فیاض بڑی دیر تک نقشے پر جھکے رہے۔

پھر عمران سر ہلا کر بولا۔ "نہیں! فیاض صاحب! یہ دھماکہ ان کے دائرہ عمل سے قطعی باہر ہوا ہے۔"

وہ چند لمحے ادھر اُدھر نظر دوڑاتا رہا۔ پھر اوورسیئر سے بولا۔ "تمہاری آخری حد وہ سرخ جھنڈی ہے نا!"

"جی ہاں... وہی ہے..."

"میرے ساتھ آؤ..." عمران فیاض کے شانے پر ہاتھ رکھ کر زمین سے اٹھتا ہوا بولا۔

وہ فیاض کو ساتھ لیکر تار کی باڑھ کے اندر داخل ہو گیا... یہاں پانچ لاشیں ادھر ادھر پڑی ہوئی تھیں۔ مرنے والوں میں دو کانسٹیبل تھے اور تین مزدور...!

"تم یہاں کیوں آئے تھے؟" فیاض نے پوچھا۔

"مجھ جیسے آدمی کے لئے یہ سوال قطعی فضول ہے۔ میں بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ خون کیسا ہے۔ مگر اب تو یہاں خون ہی خون ہے۔"

فیاض کچھ نہ بولا۔ وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے کرینوں نے کچھ چٹانیں ہٹائی تھیں۔

"یہ ادھر دیکھو!" عمران بولا "خون یہاں بھی ہے... یقیناً یہ کہیں دور ہی سے آیا ہے اور دھماکہ ٹھیک اسی جگہ ہوا ہے جہاں اکھڑی ہوئی چٹانوں کا سلسلہ ختم ہوا تھا۔"

"تو پھر... ہاں... میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں۔" فیاض نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"فی الحال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اوورسیئر بے قصور معلوم ہوتا ہے... ظاہر ہے کہ کل کے بعد سے اب تک یہاں کام نہیں شروع ہوا۔ اگر اسی سلسلے کی کوئی سرنگ وہاں اس جگہ تھی تو اسے بھی کل ہی پھٹ جانا چاہئے تھا اور اگر یہ اسی سلسلے کی کوئی سرنگ تھی جو اتفاقاً کل نہیں پھٹ سکی تو آج اس کے لئے تم اوورسیئر کو الزام نہیں دے سکتے۔"

"الزام کو فی الحال الگ ہٹاؤ... اتنی جانیں ضائع ہو گئیں... اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔"

"کوئی نہیں... اگر زلزلہ آیا ہوتا... اگر سیلاب آیا ہوتا... تب کون ذمہ دار ہوتا... ان باتوں کو چھوڑو... اور پھر دھماکے کی نوعیت یقیناً تشویش کن ہے۔" عمران اکھڑی ہوئی چٹانوں کے ڈھیر پر چڑھنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" فیاض نے کہا۔

"بھئی میں تمہاری طرح سرکاری آدمی تو ہوں نہیں کہ میرے بعد سرکار کو کوئی دوسرا مہیا کرنے کی فکر ہوگی۔"

"نہیں... تم ادھر نہیں جا سکتے۔" فیاض جھنجھلا گیا۔

"تم بھی آؤ۔" عمران مڑ کر مسکرایا... "تمہاری اسٹینو پر تمہاری دلیری کی دھاک بیٹھ جائے گی... ویسے دیر کرنے میں ہو سکتا ہے کہ دھماکے کی وجہ نہ معلوم ہو سکے!"

مجبوراً فیاض بھی چٹانوں پر چڑھا... اس کا دل نہیں چاہتا تھا مگر عمران نے لڑکی کا حوالہ

دے کر اس پر طنز کیا تھا۔

وہ بمشکل تمام اس جگہ تک پہنچے جہاں دوسرا دھماکہ ہوا تھا۔۔۔۔ یہاں بھی اکھڑی ہوئی چٹانوں کے ڈھیر تھے اور ان کے نیچے ڈھلان تھی۔۔۔۔ بکھری چٹانیں لڑھکتی ہوئی نیچے جا پڑی تھیں۔ اچانک عمران چیخا۔

"ادھر۔۔۔۔ خون۔۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔۔"

ڈھلان سے خون بہہ بہہ کر نیچے جا رہا تھا۔ چٹانوں کے نیچے سے کئی جگہ پتلی پتلی نالیاں سی پھوٹ نکلی تھیں۔۔۔۔ اور موٹی موٹی سرخ لکیریں متحرک نظر آ رہی تھیں۔

فیاض کے پیر بری طرح کانپنے لگے۔ عمران چٹانوں سے اتر کر ڈھلان کی طرف جانے لگا۔

"یہ۔۔۔۔ تک۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟" فیاض بڑبڑایا۔

"تم بھی آؤ۔۔۔۔" عمران ٹھہرے بغیر بولا۔

فیاض بھی ہمت کر کے نیچے اترنے لگا۔ اور وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے خون کی دھاریں نکل رہی تھیں!

"اب تم کیا کہو گے؟" عمران نے فیاض کی طرف دیکھ کر کہا۔

فیاض نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری لیکن کچھ کہنے کی بجائے عمران کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

"آج ادھر کون تھا؟" عمران نے کہا۔ "پھر یہ خون کس کا ہے؟۔۔۔۔ کیسا ہے؟"

عمران نے چٹانوں کے رخنوں سے جھانکنے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن کچھ نہ دیکھ سکا۔

وہ دونوں کافی دیر تک ادھر ادھر سر مارتے رہے۔ پھر عمران واپسی کے لئے مڑا ہی تھا کہ اچانک فیاض نے اسے ایک طرف جھپٹتے دیکھا۔

یہ کوئی چمکدار چیز تھی جسے اٹھانے کے لئے عمران جھکا تھا۔ فیاض تیزی سے آگے بڑھا۔

وہ کسی دھات کی ایک چمکدار ٹکیہ تھی جس کا کچھ حصہ ایک بڑے پتھر کے نیچے دبا ہوا تھا۔ عمران اسے نکالنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر اس نے جیب سے قلم تراش چاقو نکال کر اس کے قرب و جوار کی مٹی کھودنی شروع کر دی۔

بدقت تمام وہ اسے نکالنے میں کامیاب ہوا۔

ٹکیہ پالش کئے ہوئے فولاد کی تھی جس کا قطر دو انچ ضرور رہا ہوگا۔ یہ ایک طرف سے سادہ تھی اور دوسری طرف ایک چھوٹے سے دائرے کے اندر طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نقش تھا۔

"یہ کیا ہے؟" فیاض نے کہا۔

"کچھ بھی ہو۔" عمران سر ہلا کر بولا "یہ ایک وزنی دھات ہے۔ ہوا میں اڑ کر یہاں تک نہیں آ سکتی۔۔۔۔ کوئی نہ کوئی لایا ہی ہوگا۔ اور اس کی حالت سے یہ بھی نہیں ظاہر ہوتا کہ یہ دنوں تک یہاں پڑی رہی ہے۔۔۔۔ اس کی چمک دیکھو!"

"کیا تم اس سے کسی نتیجے پر پہنچ رہے ہو؟" فیاض نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔۔ مگر!" عمران سوچنے لگا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ "جب تک کہ یہ ساری چٹانیں یہاں سے ہٹا نہ لی جائیں۔۔۔۔ اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

عمران نے وہ ٹکیہ اپنی جیب میں ڈالنی چاہی۔

"نہیں!" فیاض اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔ "تم یہاں سے کوئی چیز نہیں لے جا سکتے۔"

"تمہاری مرضی۔۔۔۔ میں اسے قبر میں نہ لے جاتا۔" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا اور وہ ٹکیہ اسے واپس کر دی۔

تھوڑی دیر بعد سنگبار کا ویرانہ گاڑیوں کی آوازوں سے گونجنے لگا۔۔۔۔ پولیس کے کئی مسلح دستے وہاں پہنچ گئے تھے۔ جن کے ساتھ ایمبولنس گاڑیاں بھی تھیں۔

عمران پھر اپنی کار کی طرف واپس آ گیا۔

کیونکہ قانونی طور پر اب وہاں اس کیلئے کوئی گنجائش نہیں تھی! پروین بدستور بیٹھی رہی۔

"آپ لوگ اس طرف چلے گئے تھے۔۔۔۔ میں ڈر رہی تھی۔" اس نے کہا۔

"ہوں اوں۔۔۔۔"

عمران اب اس میں دلچسپی لینے کے موڈ میں نہیں تھا۔ لیکن محض اس موقع پر۔۔۔۔ ورنہ وہ تو پہلے سے پروین میں دلچسپی لیتا رہا تھا! اسی دن سے جب فیاض کے آفس میں اسکا تقرر ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا اپنی تمام تر ذہنی قوتوں کے ساتھ۔۔۔۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔

پروین دوسری طرف کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی۔ عمران نے اسے روکا نہیں۔۔۔۔ وہ [illegible] اسی طرح بیٹھا رہا۔۔۔۔ پھر انجن اسٹارٹ کر کے کار کو سڑک پر نکال لایا۔

اچانک اس نے پروین کی آواز سنی.... جو چیختی ہوئی کار کے پیچھے دوڑتی آ رہی تھی۔

"ٹھہریئے.... ٹھہریئے.... میرا پرس رہ گیا ہے۔"

عمران نے رفتار تیز کر دی۔ اور اب اس نے بائیں ہاتھ سے زپ کھینچی اور اسے گود میں رکھ کر اندر کی چیزوں کا جائزہ لینے لگا.... اس میں تھوڑے سے سکوں کے علاوہ ایک چھوٹا سا آئینہ، اور لپ اسٹک جیسی دوسری آرائشی مصنوعات تھیں۔ مگر ایک اہم چیز! اعشاریہ پانچ کا ایک پستول۔

عمران نے ایک طویل سانس لی! اور پرس کو پھر بند کر کے وہیں ڈال دیا جہاں سے اٹھایا تھا۔

کار کی رفتار پھر کم ہو گئی۔

پھر عقب نما آئینے پر نظر پڑتے ہی اسے یقین ہو گیا کہ پیچھے آنے والی کار میں پروین ہی ہو گی۔ اس نے کار کی رفتار کم کر دی اور اسے موڑنے لگا۔ دوسری کار تھوڑے ہی فاصلے پر رک گئی....

پروین کار سے اتر رہی تھی۔

"اوہو....!" عمران نے بلند آواز میں کہا.... "میں واپس ہی ہو رہا تھا.... آپ اپنا پرس چھوڑ گئی تھیں میں نے ابھی دیکھا۔"

پروین کار کے قریب آ گئی۔

عمران نے پرس اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "فیاض سے ہوشیار رہئے گا.... وہ ہر تیسرے چوتھے ماہ اسٹینو بدل دیتا ہے۔"

"اس مشورے کا شکریہ!" پروین برا سامنہ بنا کر بولی۔ اور پرس لیکر دوسری طرف چلی گئی۔

عمران اس ریوالور کے متعلق نہیں سوچ رہا تھا جو پروین کے پرس میں نظر آیا تھا.... شاید وہ اس کے لئے غیر متوقع نہیں تھا.... ویسے یہ ضروری نہیں تھا کہ کیپٹن فیاض کی اسٹینو بھی قانونی طور پر پستول رکھنے کی مجاز ہو سکتی!

O

تین دن کے بعد فیاض بوکھلایا ہوا عمران کے فلیٹ میں داخل ہوا۔

عمران تنہا تھا۔ اور بظاہر بیکار نظر آ رہا تھا۔ اس پر بلا کی سنجیدگی طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے اپنے بچوں کے مستقبل کی فکر ستا رہی ہو۔

اس نے اس طرح فیاض کا استقبال نہیں کیا جیسے عموماً کیا کرتا تھا۔ اس کے اس غیر متوقع رویہ پر فیاض کو بھی حیرت ہوئی۔

"کیوں کیا بات ہے؟" فیاض کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہوا بولا "آج کچھ عجیب سے لگ رہے ہو!"

"مجھے تمہارے مستقبل کی فکر ہے...." عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"میں تمہیں اس خون کے متعلق بتانے آیا ہوں.... فیاض نے جیب سے سگریٹ کیس نکالا اور خاموش ہو کر اس میں سے ایک سگریٹ منتخب کرنے لگا۔ وہ خود کو پرسکون ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگرچہ انتشار کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔

"تم سے زیادہ شاید میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"کیا جانتے ہو؟.... اتنا ہی.... جتنا پریس رپورٹر لے اڑے ہیں۔"

"نہیں.... میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان اکھڑی ہوئی چٹانوں کے نیچے سے برآمد ہونے والی لاشوں میں کچھ لاشیں ایسی بھی ہیں جن کی موجودگی محکمہ خارجہ کیلئے باعث تشویش ہو سکتی ہے۔"

"تم کیا جانو!" فیاض اسے گھورنے لگا۔

"تم شاید تین ہزار معاملات میں چار ہزار بار مجھ سے یہی سوال کر چکے ہو۔" عمران سر ہلا کر بولا "خیر بتاؤ.... تم کیا بتانا چاہتے ہو؟"

"نہیں پہلے تم بتاؤ کہ تمہیں اس کا علم کیونکر ہوا۔ یہ بات چند خاص آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم!" فیاض اسے گھورتا ہوا بولا۔

"کیا تم مجھے کوئی عام آدمی سمجھتے ہو؟" عمران بگڑ گیا۔

"میں تمہیں آدمی ہی نہیں سمجھتا!" فیاض نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"خیر تم نہ بتاؤ.... میں تمہیں بتاؤں گا.... پتھروں کے نیچے سے پندرہ کچلی ہوئی لاشیں برآمد ہوئی ہیں' ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں تھیں.... اور اکھڑی ہوئی چٹانوں کی اندرونی ساخت کچھ اس قسم کی ہے جیسے وہ تراشی گئی ہوں۔"

"ہاں! ہو سکتا ہے؟"

"کیا ہو سکتا ہے؟"

"جو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ تم سمجھتے ہو۔ دہرانے کی ضرورت نہیں!"

"میں سمجھتا ہوں کہ پہاڑیوں کو اندر سے تراش کر کچھ کال کوٹھڑیاں بنائی گئی تھیں اور وہاں کچھ قیدی رکھے گئے تھے۔"

"اتنی موٹی عقل میں بھی رکھتا ہوں۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "کیا اس میں بھی کوئی عجیب بات ہے جو تم مجھے بتانا چاہتے ہو۔"

"کیا یہ بذات خود عجیب نہیں ہے۔"

"میری نظر میں نہیں! کیا پہاڑوں کا اندر سے تراشا جانا کوئی حیرت انگیز چیز ہے۔ آج سے دو ہزار برس پہلے کے لوگ بھی اس فن سے واقف تھے اور وہاں قیدیوں کا ہونا بھی حیرت انگیز نہیں ہے۔ کیا کسی کو قید کر کے کہیں بند کر دینا انسانی دسترس سے باہر ہے!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" فیاض کے لہجے میں اکتاہٹ تھی۔

"میں تمہیں اس سلسلے کی سب سے زیادہ حیرت انگیز بات بتانا چاہتا ہوں۔" عمران فیاض کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "محکمہ خارجہ کے جس آفیسر کی لاش آج وہاں سے برآمد ہوئی ہے۔ وہ کل چار بجے شام تک اپنے آفس میں دیکھا گیا ہے۔ آج جو لاشیں برآمد ہوئی ہیں وہ کم از کم تین دن پہلے کی ہیں۔ ان کی حالت یہی ظاہر کرتی ہے۔"

"تمہیں جیل میں ہونا چاہئے!" فیاض نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور تمہیں پھانسی کے تختے پر....." عمران کی سنجیدگی میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔

"یہ بات جو تم نے مجھے بتائی ہے ایک سرکاری راز ہے!"

"اور میں نے یہ راز کسی غیر سرکاری آدمی پر نہیں ظاہر کیا۔"

"تم....." فیاض کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔

"بہر حال!" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "مجھے اب اس قسم کے کاموں سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی..... میں آج کل ادب کی خدمت کر رہا ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے کہ آج کل تم کیا کر رہے ہو۔" فیاض نے برا سا منہ بنا کر بولا۔ "مگر تمہیں ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو تم نے اتنی اہم معلومات کیسے حاصل کیں؟"

"یہ ان معلومات کی تالائقی ہے..... کہ مجھ جیسے ناکارہ آدمی کے فلیٹ میں چلی آئیں۔"

"عمران مذاق چھوڑو!" فیاض نے کہا "میں سنجیدگی سے اس مسئلے پر تمہارا مشورہ چاہتا ہوں۔"

"میرا مشورہ یہ ہے کہ تم فی الحال اپنی نئی اسٹینو سے ہوشیار رہو۔"

"پھر وہی بے تکی..... تم آخر اس کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

"میں نے تمہیں آگاہ کر دیا۔ آئندہ تم جانو!"

"اگر تم گفتگو نہ کرنا چاہتے ہو تو صاف صاف کہہ دو..... میں چلا جاؤں گا۔"

عمران کچھ نہ بولا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا "وہ کی تحریر تو تمہارے پاس محفوظ ہی ہو گی۔"

"وہ..... وہ....." فیاض کچھ سوچتا ہوا بولا..... "ہاں کیوں.....؟"

"میں اسے ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"کیوں؟"

"فیاض..... جب میں سنجیدگی سے گفتگو کرنے پر تیار ہوتا ہوں تو تم مسخرہ پن کرنے لگتے ہو..... میں اسے دوبارہ دیکھنا چاہتا ہوں! مجھ سے وجہ نہ پوچھو!"

"وہ..... وہ..... دراصل..... کہیں گم ہو گئی....."

"ہام....." عمران کرسی سے اٹھتا ہوا بولا..... "تو کپتان صاحب میں اس سلسلے میں کوئی گفتگو نہیں کروں گا۔"

"کیا وہ اس سلسلے میں اتنی اہم تھی!"

"اس سے بھی زیادہ!"

"کیا اہمیت رکھتی تھی؟"

"کچھ بھی نہیں..... اب کچھ بھی نہیں۔ لیکن کیا وہ تمہاری جیب ہی میں پڑے پڑے کھو گئی یا تم نے اسے کسی کو دکھایا بھی تھا؟"

"مجھے کچھ یاد نہیں! میں نے اسے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔ اس لئے یہ بتانا مشکل ہے۔ ظاہر ہے کہ جب میری نظروں میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی تو میں کسی سے اس کا تذکرہ کیا کرتا!"

"مگر نئی اسٹینو؟"

"تم نے پھر اس کا نام لیا۔"

"اس سے تذکرہ کیا تھا یا نہیں....." عمران نے فیاض کے لہجے کی پروا کئے بغیر کہا۔

"نہیں!" فیاض نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

عمران نے جلدی ہی کچھ نہیں کہا۔ وہ کسی سوچ میں پڑ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا "کیا تمہارے آفس میں مختلف ممالک کی سیکرٹ سروس کے شناختی نشانات کے نمونے نہیں ہیں؟"

"ہیں کیوں نہیں؟"

"جاؤ!" عمران نے درویشانہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا "انہیں ایک بار غور سے دیکھ ڈالو..... خدا نے چاہا تو اس بار بیٹا ہوگا!"

"ٹھیک سے بات کرو۔" فیاض جھنجھلا کر کھڑا ہو گیا۔

"سلیمان!" عمران نے ہانک لگائی..... اور دوسرے ہی لمحے میں اس کا نوکر سلیمان کمرے کے اندر تھا۔

"تم بڑے گدھے ہو!" عمران نے اسے گھور کر دیکھا۔ ایک گھنٹے تک..... یہیں اسی جگہ کھڑے رہو..... ایک ٹانگ پر..... تمہاری سزا یہی ہے۔"

سلیمان نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ سزا کس قصور میں مل رہی ہے۔ چپ چاپ ایک ٹانگ پر کھڑا ہو گیا!

"ایک گھنٹے سے پہلے اگر تم نے جنبش بھی کی تو کھال گرا دوں گا.....!"

فیاض دانت پیس کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اب اسے بھگانا چاہتا ہے۔ اس نے فلٹ ہیٹ اٹھائی اور اس انداز میں "خدا حافظ" کہتا ہوا باہر نکل گیا جیسے "جہنم میں جاؤ!" کہا ہو!

"پیر نیچے گراؤ....." عمران کاشن دینے کے سے انداز میں چیخا سلیمان نے دوسرا پیر فرش پر رکھ دیا!

"آج کون سی تاریخ ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"جمعرات ہے!" سلیمان نے جواب دیا۔

"شاباش..... ٹھیک ہے۔"

سلیمان نہایت سنجیدگی سے رخصت ہو گیا۔ اس نے اب بھی عمران سے یہ نہیں پوچھا کہ اسے ایک ٹانگ پر کھڑے رہنے کی سزا کیوں ملی تھی!

عمران چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے فون پر جولیانا فٹزواٹر کے نمبر ڈائیل کئے۔

"ہیلو!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ایکس ٹو....."

"یس سر!"

"کیپٹن فیاض کی اسٹینو کے متعلق تم نے اور کیا معلومات فراہم کیں؟"

"کچھ پتہ نہیں چلتا جناب! ان تین دنوں میں اس سے کوئی غیر معمولی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ نہ اس کے کسی معمول میں فرق آیا ہے۔ جہاں پہلے رہتی تھی وہیں اب بھی ہے۔ پانچ بجے سے نو بجے رات تک گرینڈ ہوٹل میں بیٹھتی ہے۔ کبھی کیپٹن فیاض ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی نہیں ہوتا۔"

"جب فیاض نہیں ہوتا تو کون ہوتا ہے؟"

"کوئی بھی نہیں..... وہ تنہا ہوتی ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"جی ہاں..... میں اسے بہت قریب سے دیکھتی رہی ہوں..... مگر جناب یہ قصہ کیا ہے؟"

"وہ لڑکی مشتبہ ہے میں نے آج سے دو ماہ قبل اسے ایک ایسے آدمی کے ساتھ دیکھا تھا جس پر بہت دنوں سے میری نظر رہی ہے لیکن اب وہ آدمی بھی آج کل نظر نہیں آرہا ہے۔"

"لڑکی بڑی خوبصورت ہے جناب!" جولیا نے کہا۔

"ہاں! اسی لئے میں سوچ رہا ہوں کہ اس کی نگرانی کے لئے سارجنٹ ناشاد بہتر رہے گا۔"

جولیا کی ہنسی کی آواز آئی۔

ادھر عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

اچانک ایک دوسرے کمرے میں اس فون کی گھنٹی بجی..... جس کے نمبر ٹیلی فون ڈائرکٹری میں نہیں تھے۔ عمران اس کمرے میں آیا اور ریسیور اٹھا کر سننے لگا۔

"میں تنویر ہوں جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "بھدی داڑھی والا پھر نظر آیا ہے۔"

"کہاں؟" عمران نے پوچھا۔

"وہیں..... جہاں آج سے دو ماہ قبل دیکھا گیا تھا۔"

"مگر وہ مکان تو اس نے چھوڑ دیا تھا۔"

"جی ہاں! وہ اب بھی کرائے پر خالی ہے اور مقفل بھی ہے۔ لیکن اوپری منزل کی ایک

کھڑکی میں.... میں نے اسے دیکھا ہے۔"

"کب دیکھا ہے؟"

"زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ گذرے ہوں گے۔"

"مکان اس وقت بھی مقفل تھا؟"

"جی ہاں اور اس پر.... "کرائے کے لئے خالی ہے۔"....کا بورڈ موجود ہے!"

"آج کل کے زمانے میں بھی مکان اتنے دنوں تک خالی پڑے رہتے ہیں؟"

"اس کے متعلق بڑی روایتیں سننے میں آتی ہیں.... مکان آسیب زدہ مشہور ہے!"

"اچھا!.... میں دیکھوں گا!"

"کیوں نہ ہم میں سے کوئی اسے کرائے پر حاصل کرلے...." تنویر نے کہا۔

"نہیں.... !صرف اس کی نگرانی جاری رکھو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

وہ ابھی دروازہ تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ دوسرے فون کی گھنٹی بجی جس کے نمبر ٹیلیفون ڈائرکٹری میں موجود تھے۔

"ہیلو.... !عمران!"

"ہاں.... عمران...."

"میں فیاض ہوں!"

"گلے میں اپنے نام کا سائن بورڈ لٹکالو.... میں جانتا ہوں کہ تم فیاض ہو.... تفضل حسین نہیں ہو سکتے!"

"میں نے نشانات کے نمونے دیکھ ڈالے...." فیاض بولا.... اس کی آواز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ ہانپ رہا ہو۔

"بہت اچھا کیا.... کوئی خاص بات؟"

"ہاں.... اور اب مجھے افسوس ہے.... کہ میں تمہاری باتوں کو فضول کیوں سمجھتا رہا!"

"کمرے میں اور کون ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"کوئی بھی نہیں ہے.... میں تنہا ہوں!"

"تب بھی آہستہ بولو!"

"وہ ٹکیہ.... اس پر دائرے میں طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نقش تھا.... یہی ایک مغربی ملک کی سیکرٹ سروس کا شناختی نشان ہے!"

"ہے نا!"

"سو فیصدی ہے.... مجھے افسوس ہے عمران!"

"پرواہ نہ کرو!"

"کیا تم اس سلسلے میں میری مدد کر سکو گے؟"

"نہیں!" عمران نے بڑی صفائی سے کہا۔

"کیوں؟"

"لڑکی والے اسے ناپسند کرتے ہیں.... میں تم سے استدعا کروں گا کہ مجھ سے ملنا جلنا ترک کردو میں اب نہایت شرافت سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں بات طے ہو گئی ہے لیکن لڑکی والے اس پر معترض ہیں کہ میرا پولیس والوں سے ملنا جلنا ہے ان کا خیال ہے کہ میرے لئے خالص گھی کی تجارت موزوں رہے گی!"

"یار عمران!"

"نہیں بس!.... کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں کنوارہ ہی مر جاؤں تم خود تو شادی شدہ ہو اور ہر دوسرے ماہ اسٹینو بھی بدل دیتے ہو واہ یار! لعنت ہے تمہاری دوستی پر.... پھٹکار ہے.... بس تم....!"

اس نے ریسیور رکھ دیا!

O

ٹھیک چھ بجے عمران کی کار گرینڈ ہوٹل کی کمپاؤنڈ میں پہنچ گئی۔ وہ تنہا تھا۔

حسب معمول جسم پر شوخ رنگوں والا لباس تھا۔ نیلی پتلون۔ زرد قمیض.... گلابی ٹائی اور بے داغ برف سا شفاف کوٹ!

فلٹ ہیٹ گہری نیلی تھی اور اس کے بائیں طرف گلاب کی تین کلیاں اڑسی ہوئی تھیں۔

گرینڈ ہوٹل کے بل کیپٹن نے اگر اسے کار سے اترتے نہ دیکھا ہوتا تو شاید اسے اندر گھسنے ہی نہ دیتا.... پھر بھی اس نے اسے ٹوک ہی دیا۔

"جناب والا! ذرا اس بورڈ پر بھی نظر رکھیں۔" اس نے ایک بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس پر تحریر تھا۔

شام کی تفریح کے لئے ایوننگ سوٹ میں آنا نہ بھولئے!

"لیکن میں بھول گیا۔" عمران نے مغموم لہجے میں کہا اور ڈائننگ روم میں داخل ہو گیا.... اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی لیکن پروین کہیں نہ دکھائی دی.... البتہ اس نے جولیا نافٹز واٹر کو دیکھا جو اس کی خبط الحواسی پر مسکرا رہی تھی۔

عمران آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا.... اس کے جوتوں.... کی چرچراہٹ سارے ڈائننگ ہال میں گونج رہی تھی۔ ظاہر ہے کہ دوسرے لوگ اسے گھور رہے ہوں گے۔ جولیا اسے اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر بوکھلا گئی.... کم از کم با سلیقہ عورت تو ایسی سج دھج میں عمران کو برداشت نہیں کر سکتی تھی.... مگر جولیا کرتی ہی کیا....

"آپ کی اجازت سے...." عمران آہستہ سے کہتا ہوا اسی کی میز پر جم گیا۔

"وہ دیکھئے.... میرے ساتھی...." جولیا ہکلائی۔

"جب آپ کا کوئی ساتھی آئے تو مجھے بتا دیجئے گا.... میں اٹھ جاؤں گا لیکن ایسی صورت میں جبکہ میں تنہا ہوں.... نہیں۔ میں تنہا نہیں رہ سکتا۔ آپ دیکھئے نا یہ سب لوگ مجھے کتنی خراب نظروں سے گھور رہے ہیں۔ لعنت ہے ان پر۔ کیا انہوں نے مجھے کوئی خوبصورت عورت سمجھ رکھا ہے۔ خدا غارت کرے ان کو!"

جولیا ہنس پڑی۔ لیکن وہ الجھن محسوس کر رہی تھی۔ کیونکہ دوسرے لوگ اب اسے بھی گھورنے لگے تھے۔

"میں خود ہی اٹھ جاؤں گی!" جولیا جھنجھلا کر بولی۔

"تب آپ کی پوزیشن اور زیادہ مضحکہ خیز ہو جائے گی۔ لوگ مجھے کوئی غنڈہ سمجھیں گے اور آپ کے متعلق کیا سوچیں گے۔ لیکن اگر آپ چپ چاپ بیٹھی رہیں تو یہی لوگ سمجھیں گے کہ میں ضرور کوئی فلم اسٹار ہوں.... وہ کیا نام ہے اس کا.... نمی کپور...."

جولیا اسے بکواس کرتا چھوڑ کر اٹھ گئی لیکن وہ ہال میں کہیں نہیں رکی۔ اس کا رخ صدر دروازے کی طرف تھا۔

عمران ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ یہی چاہ رہا ہو کہ جولیا یہاں سے چلی جائے۔ اس نے بیرے سے کولڈ کافی طلب کی اور آنکھیں بند کر لیں۔

تقریباً سات بجے تک وہ پروین کی آمد کا منتظر رہا۔ لیکن وہ نہیں آئی۔

ملی ہوئی اطلاعات کے مطابق آج گویا اس کے معمول میں فرق آ گیا تھا سوا سات بجے اس نے ہوٹل چھوڑ دی۔

فی الحال پروین کے علاوہ اس کے ہاتھ میں دوسرا کارڈ نہیں تھا۔ وہ اسے اس وقت سے جانتا تھا جب وہ فیاض کی سٹینو نہیں تھی۔ اس نے اسے دراصل ایک ایسے مشتبہ آدمی سے ملتے جلتے دیکھا تھا جس پر عرصہ سے عمران کی نظر رہی تھی وہ بھوری ڈاڑھی والا ایک سفید فام آدمی تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ وہ کسی مغربی ملک کا باشندہ ہے لیکن وہ بڑی فصیح اردو بولتا تھا.... جس کا مقصد یہ ہو سکتا تھا کہ وہ خود کو مشرق کا باشندہ ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

وہ ریکسٹن اسٹریٹ کی ایک بدنام عمارت میں مقیم تھا لوگوں کا خیال تھا کہ وہ عمارت آسیب زدہ ہے۔ عمران نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ لیکن جس دن پروین کو فیاض کے آفس میں ملازمت ملی۔ اسی دن ریکسٹن اسٹریٹ کی اس عمارت میں قفل پڑ گیا۔ اور وہاں "مکان کرائے کے لئے خالی ہے...." کا بورڈ نظر آنے لگا۔

پروین اتنی پرکشش تھی کہ آٹھ دس لڑکیوں میں سے اسکا انتخاب کر لیا جانا مشکل نہیں تھا۔ اس کی حسن پرستی عمران پر اظہر من الشمس تھی۔ وہ ہر دوسرے تیسرے ماہ اسٹینو بدل دیتا تھا۔

پروین کے متعلق عمران پہلے ہی بہتیری معلومات بہم پہنچا چکا تھا۔ وہ ایک پرائیویٹ فرم میں اسٹینو کی حیثیت سے ملازم تھی۔ اور اس فرم میں اس کی آمدنی موجودہ تنخواہ سے کہیں زیادہ تھی۔ پھر وہ وہاں کی ملازمت ترک کر کے یہاں کیوں چلی آئی تھی۔

عمران گرینڈ ہوٹل سے نکل کر پروین کی قیام گاہ کی طرف روانہ ہو گیا.... یہ حقیقت تھی کہ اب وہ اس کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔ خصوصاً اس طرح کہ اسے کسی قسم کا شبہ ہو جائے۔ لیکن وہ اس پر نظر ضرور رکھنا چاہتا تھا۔

اس نے ابھی تک اس کے متعلق ساری معلومات اپنے ماتحتوں کے ذریعہ فراہم کی تھیں....

آج بھی اگر پروین کے معمول میں فرق نہ آیا ہوتا تو وہ کبھی اس کے گھر کا رخ نہ کرتا۔

اطلاعات کے مطابق وہ بلا ناغہ اپنی شامیں تنہا یا فیاض کے ساتھ گرینڈ ہوٹل میں گزارا کرتی تھی۔ اس نے ریگل لاج کے سامنے کار روک دی۔ اسی عمارت کے سترہویں فلیٹ میں پروین رہتی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کیپٹن جعفری سامنے والے فٹ پاتھ پر موجود تھا۔ عمران نے اس کی ڈیوٹی نہیں لگائی تھی لیکن وہ اس کی نظروں سے بچ کر اوپری منزل پر جانا چاہتا تھا اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا۔ لیکن بے سود۔ کیونکہ پروین کا فلیٹ مقفل تھا۔ وہ اپنی کار میں آ بیٹھا کچھ دور چلا۔ پھر ایک پبلک ٹیلی فون بوتھ کے نزدیک کار روک دی۔

فون پر اس نے کیپٹن فیاض کے نمبر ڈائیل کئے.... دوسری طرف سے بولنے والے سے اس نے صرف اتنا ہی پوچھا کہ فیاض گھر پر موجود ہے یا نہیں؟ جواب اثبات میں ملا.... اور تھوڑی دیر بعد فیاض کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو.... سوپر...."

"کون....؟ عمران...."

"ہاں! میں ہوں.... کیا تم بتا سکتے ہو کہ آج پروین گرینڈ ہوٹل کیوں نہیں گئی؟ اور تم اس وقت گھر پر کیسے ہو؟"

"خدا تمہیں غارت کرے.... پیچھا بھی چھوڑو۔"

"میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم آج اسے وہاں ضرور لاتے۔ کیونکہ آج وہاں ایک خاص پروگرام تھا۔ مجھے اس کی وجہ بتاؤ!"

"پہلے تم بتاؤ کہ تم پروین کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

"تم نے آستین میں ایک سانپ پالا ہے اور تم کسی وقت بھی جہنم رسید ہو سکتے ہو!"

"کیوں بکواس کر رہے ہو؟"

"محتاط رہو.... فیاض! لیکن اس پر یہ نہ ظاہر ہونے دو کہ تم اس پر کسی قسم کا شبہ کر رہے ہو۔ بقیہ میں دیکھ لوں گا۔ اگر میرے کہنے پر عمل نہ کیا تو تمہیں کرائے کے رونے والے بھی نہ نصیب ہوں گے۔"

"تم سنجیدہ ہو؟"

"ہاں! میں سنجیدہ ہوں!"

فیاض کچھ نہ بولا.... عمران نے کہا.... "ہیلو!"

"ہاں.... ہاں.... میں کچھ سوچنے لگا تھا!"

"بتاؤ آج تم دونوں گرینڈ ہوٹل کیوں نہیں گئے؟"

"اس کی طبیعت کچھ خراب تھی۔ اس نے کہا کہ وہ آفس سے سیدھی گھر جائے گی۔"

"لیکن اس کا فلیٹ مقفل ہے۔"

"ہو گا!" فیاض نے لاپروائی سے کہا۔ "ممکن ہے وہ تفریح کے موڈ میں نہ رہی ہو.... بہانہ کیا ہو.... ویسے کیا تمہارے پاس اس کے خلاف کوئی واضح قسم کا ثبوت ہے؟"

"نہیں.... فی الحال نہیں ہے.... لیکن جلد ہی اس کے متعلق بہت کچھ معلوم کر لینے کی توقع رکھتا ہوں۔"

"مجھے یقین ہے کہ تمہارے شبہات کسی غلط فہمی پر مبنی ہیں!" فیاض نے کہا۔

"جس فرم میں وہ پہلے کام کرتی تھی وہاں اسے موجودہ تنخواہ سے ڈیڑھ گنی زیادہ رقم ملتی تھی۔"

"اوہو!" فیاض نے کہا "یہ ایسی اہم بات نہیں ہے۔ اسے دراصل محکمہ سراغرسانی میں ملازمت کا شوق تھا۔ سراغرسانی سے دلچسپی بھی ہے۔ سنگبار والا کیس اس کے لئے بڑا سنسنی خیز ثابت ہوا ہے۔"

"اچھا سوپر فیاض!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

O

ٹھیک ایک گھنٹے بعد عمران کی کار محکمہ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کی کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی۔ سر سلطان پہلے ہوم سیکرٹری تھے اب ان کا تبادلہ محکمہ خارجہ میں کر دیا گیا تھا۔ عمران کے پرانے مداحوں میں سے تھے اور اب عمران براہ راست ان کی ماتحتی میں کام کر رہا تھا۔ مگر اس کا علم سر سلطان ہی کو تھا کہ محکمہ خارجہ کی سیکرٹ سروس کا چیف آفیسر کون ہے۔

اسے سر سلطان کا انتظار زیادہ دیر تک نہیں کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ خود بھی اس سے ملنے کے لئے بری طرح بے چین تھے۔

"کیوں! عمران تم کیا کر رہے ہو؟" انہوں نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

"میرے کچھ کرنے سے پہلے ہی بہت کچھ ہو چکا ہے۔" عمران ناخوشگوار لہجے میں بڑبڑایا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"آخر ابھی تشہیر کیوں کی گئی کہ ان چٹانوں کے نیچے سے کرنل زیدی کی لاش برآمد ہوئی تھی؟"

"تشہیر تو نہیں ہوئی.... صرف چند آدمی جانتے ہیں۔"

"اور ان چند آدمیوں میں وہ بھی شامل ہے جو لاش برآمد ہونے سے ایک دن پہلے کرنل زیدی کا پارٹ ادا کر تا رہا ہے۔"

"اوہو! دشواری تو یہ تھی کہ یہاں کوئی اسے پہچانتا نہ تھا۔ وہ براہ راست فوجی ہیڈ کوارٹر سے میرے محکمے میں آیا تھا۔"

"پھر اس کی لاش کی شناخت کیسے ہوئی تھی؟" عمران نے پوچھا۔

"کل شام تک جو کرنل زیدی کی جگہ پر کام کر تا رہا ہے وہ اس کا ہمشکل تھا۔"

"یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں اس آدمی کو نہیں دیکھ سکا۔ بہر حال پتھروں سے برآمد ہونے والی لاش میں نے دیکھی ہے۔ اس کا چہرہ کچھ ایسا ہی تھا کہ بہت آسانی سے کوئی دوسرا اس کا میک اپ کر سکتا تھا۔"

"مگر وہ دوسری چودہ لاشیں؟"

"بڑا مشکل کام ہے جناب!" عمران نے تشویش آمیز لہجے میں کہا "پتہ نہیں وہ لوگ کون تھے اور ان کی گرفتاری کا کیا مقصد تھا!"

"عمران!" سر سلطان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے "تم جانتے ہو.... یہ کتنا اہم معاملہ ہے.... معلوم نہیں وہ آدمی کون تھا جو تقریباً ڈیڑھ ہفتے تک محکمہ خارجہ کی ایک اہم جگہ پر کام کر تا رہا پتہ نہیں اس نے حکومت کے کتنے راز معلوم کئے ہوں گے!"

"یقیناً اب آپ دیکھئے کہ اس کے چارج میں کیا کیا تھا!"

"ویسے تو.... ابھی تک اس کے سپرد کوئی کام کیا ہی نہیں گیا تھا!"

"کیا یہ محض اتفاق ہی تھا۔"

"قطعی اتفاق.... ابھی تک اس معاہدہ کا مسودہ ہی مکمل نہیں ہو سکا تھا جس پر اسے کام

کرنا تھا.... مگر یہ تو سوچو کہ اتنے دنوں تک وہ آفس میں رہا۔"

"میں سوچ رہا ہوں جناب.... لیکن اس معاہدے کی کیا نوعیت تھی؟"

"ایک ملک سے ایک نیم فوجی معاہدہ!"

"یقیناً یہ بہت اہم ہے۔" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "اب ہمیں ان چودہ آدمیوں کے متعلق بھی معلومات فراہم کرنی پڑیں گی۔ مگر ان میں سے صرف پانچ ہی ایسی لاشیں ہیں جو قابل شناخت کی جا سکتی ہیں.... وہ تو بری طرح کچل گئی ہیں۔"

"کیپٹن فیاض بذات خود تفتیش کر رہا ہے۔" سر سلطان بولے۔

"جی ہاں! مجھے علم ہے۔"

"اس کا کیا خیال ہے؟"

"میں نے اس کا خیال معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔"

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کچھ کر رہے ہو یا نہیں؟"

"میں غافل نہیں ہوں جناب".... عمران بولا۔ "اچھا اب اجازت دیجئے!"

"مگر تمہارا رویہ تسلی بخش نہیں ہے۔" سر سلطان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بڑے غیر یقینی حالات ہیں جناب!" عمران نے سر کھجا کر کہا "میں ابھی تک کوئی لائحہ عمل مرتب نہیں کر سکا۔ لیکن توقع ہے کہ جلد ہی میں اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کر سکوں.... اور اگر کچھ نہ کر سکا تو اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہو گی۔"

"کیوں.... مجھ پر کیوں...." سر سلطان نے حیرت سے کہا اور عمران کو گھورنے لگے۔

"آپ ہمیشہ مجھے سنجیدگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں.... لیکن میں جب بھی سنجیدہ ہوتا ہوں بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں میں نے ان دنوں آپ کی نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کی تھی.... یہی وجہ ہے کہ اب تک مجھ سے کچھ بھی نہیں بن پڑا...."

"بیکار باتیں نہ کرو" سر سلطان مسکرائے

"ادھر قبلہ والد صاحب نے کیپٹن فیاض کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے کہ جب بھی عمران گرفت میں آ جائے اس کے ساتھ کوئی مروت نہ برتی جائے۔"

"تم جیسا نالائق لڑکا آج تک میری نظروں سے نہیں گذرا" سر سلطان ہنس پڑے۔

"چلئے آپ بھی یہ فرما رہے ہیں! اب میرے لئے یہی باقی رہ جاتا ہے کہ خودکشی کر لوں۔"

عمران دروازے کی طرف مڑا۔

سر سلطان نے اسے روکا نہیں!

اس کی کار ایک بار پھر یونہی بے مقصد شہر کی سڑکوں کے چکر لگا رہی تھی۔

فی الحال کسی خاص لائن پر کچھ کرنے کے لئے اس کے پاس مواد ہی نہیں تھا۔

ایک پبلک فون بوتھ کے سامنے اس نے کار روکی! اور جولیانا فٹز واٹر کے نمبر ڈائیل کئے۔

"یس سر!"

دوسری طرف سے آواز آئی... وہ اپنے چیف آفیسر کی بھرائی ہوئی آواز بخوبی پہچانتی تھی۔

"جعفری اور تنویر کی طرف سے کوئی اطلاع؟"

"جی ہاں!... تنویر ہسپتال میں ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"وہ ریکسٹن سٹریٹ والے آسیب زدہ مکان کے سامنے... کھڑے کھڑے... بیہوش ہو کر گر گیا تھا اب وہ ہسپتال میں ہے!"

"کیا چوٹ بھی آئی ہے؟"

"جی ہاں گرنے کی وجہ سے... پیشانی زخمی ہو گئی ہے!"

"تم اس سے ملی ہو!"

"جی ہاں!"

"بیہوش کیسے ہوا تھا؟"

"اس کا اسے خود بھی علم نہیں!"

"تو اب اس مکان کی نگرانی نہیں ہو رہی؟"

"جی نہیں... میں نے اس واقعہ کے بعد کئی بار آپ کو رنگ کیا تھا لیکن آپ نہیں ملے۔"

"جعفری کی کیا رپورٹ ہے؟"

"آخری بار فون پر اس نے کہا تھا کہ پروین واپس نہیں آئی... فلیٹ بدستور مقفل ہے۔"

"اچھا... اب اگر اس کا فون آئے تو کہہ دینا کہ اس کی ڈیوٹی ختم ہو گئی... میں کچھ دیر

نہیں پھر فون کروں گا... ہاں!... تم آج رات مجھے میری قیام گاہ پر نہ پا سکو گی!"

O

تھوڑی ہی دیر بعد عمران نے تنویر سے فون پر رابطہ قائم کر لیا۔

وہ ہسپتال سے گھر واپس آ گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنی بیہوشی کی وجہ نہ بتا سکے گا۔ اسے کا علم ہی نہیں کہ وہ کیسے بیہوش ہو گیا۔

ویسے اسے ایک آدمی پر شبہ ضرور ہے جو کچھ دیر اس کے قریب رک کر سگریٹ پیتا رہا تھا۔

تنویر نے بتایا کہ سگریٹ کے دھوئیں کی بو کچھ عجیب قسم کی تھی جو طبیعت پر گراں گزری ہو سکتا ہے کہ بیہوشی دھوئیں کا نتیجہ رہی ہو۔

"اس آدمی کا حلیہ بتا سکو گے؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب! چونکہ میں نے اسے ایک راہگیر سے زیادہ اہمیت نہیں دی تھی اس لئے اس کا حلیہ یاد کر کے بتانا دشوار ہے۔"

"ہوں... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دھواں بہت ہی سریع الاثر تھا۔ ورنہ اس کی عجیب بو کی وجہ سے تمہیں اس آدمی کا حلیہ ضرور یاد رہتا... تمہیں دراصل اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ تم اس کی شکل بغور دیکھ سکتے۔"

"جی ہاں... جناب!... یہی بات ہے!"

"اچھا تنویر اب تم آرام کرو... پیشانی کا زخم زیادہ گہرا تو نہیں ہے؟"

"جی نہیں معمولی سا ہے!"

عمران سلسلہ منقطع کر کے بوتھ سے باہر نکل آیا۔

اب اس کی کار ریکسٹن سٹریٹ کی طرف جا رہی تھی جہاں وہ آسیب زدہ مکان واقع تھا۔

کار ایک گلی میں کھڑی کر کے اس نے وقت دیکھا۔ گیارہ بج رہے تھے۔ اب وہ ریکسٹن سٹریٹ کی طرف پیدل چل پڑا۔ شہر کے اس حصے کی رونق بہت کم ہو گئی تھی۔ زیادہ تر دکانیں بند ہو گئی تھیں۔ کہیں کہیں ایک آدھ کیفے یا ریستوران اب بھی بھرے پڑے نظر آ رہے تھے۔

عمران جوزف روڈ اور وکٹوریہ روڈ کے چوراہے پر ایک بار پھر رکا۔ چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔

پھر آگے بڑھ گیا! غالباً وہ کوئین روڈ کا چکر لگا کر...... ریکسٹن اسٹریٹ میں داخل ہونا چاہتا تھا۔

آسیب زدہ عمارت کے قریب پہنچ کر وہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ ریکسٹن اسٹریٹ سنسان پڑی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات آدھی سے زیادہ گزر گئی ہو۔ وہاں کے سناٹے کا عالم دیکھ کر عمران کو فی الفور اپنا پروگرام کینسل کرنا پڑا۔ وہ سوچ کر آیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ مگر اب یہاں کی حالت دیکھ کر یہ چیز قریب قریب ناممکن معلوم ہونے لگی تھی۔

سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ تنویر یہاں بیہوش کیوں ہوا تھا؟ اس کی بیہوشی اتفاقیہ بھی نہیں کہی جا سکتی تھی۔ کیونکہ وہ صحت مند جسم و دماغ رکھتا تھا اور اس سے پہلے کبھی اسے اس طرح بیہوش ہو جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ پھر اگر وہ بے ہوشی کسی آدمی کی کسی حرکت کا نتیجہ تھی تو وہ آدمی کون ہو سکتا تھا؟ اور اس سے یہ حرکت کیوں سرزد ہوئی تھی؟

ان سوالات کا جواب عمران کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا کہ وہ آدمی اسی عمارت کے متعلق ہو سکتا ہے جس کی نگرانی تنویر کر رہا تھا۔

پھر ایسی حالت میں اس عمارت کا رخ کرنا گویا موت کے منہ میں جانا تھا۔ ظاہر ہے اس عمارت سے تعلق رکھنے والے باخبر تھے کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ ورنہ تنویر بیہوش کیوں ہوتا؟

وہ سنسان راستے پر چلتا رہا۔ نزدیک و دور ایک متنفس کا بھی پتہ نہیں تھا۔ عمران نے یہ بات یہاں پہنچ کر نہیں سوچی تھی۔ یہ سوال پہلے ہی اس کے ذہن میں تھا۔ مگر اسے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ریکسٹن اسٹریٹ گیارہ بجے ہی سے اس طرح ویران ہو جائے گی۔ اگر اس سڑک پر اس وقت تھوڑی بہت آمد و رفت بھی ہوتی تو شاید عمران اپنا کام کر گزرا ہوتا۔ لیکن ایسی صورت میں کوئی دیوار ہی اس کے لئے فتنہ بن سکتی تھی کوئی کھڑکی ہی موت کا پیغام لا سکتی تھی۔ وہ چپ چاپ ریکسٹن اسٹریٹ سے گزر گیا۔ پھر کار تک دوبارہ پہنچنے کے لئے اسے ایک لمبا چکر کاٹنا پڑا۔

کار اسٹارٹ کرتے وقت وہ بالکل خالی الذہن تھا۔ لیکن جیسے ہی کار آگے بڑھی۔ "عمرانیت" جاگ اٹھی۔ اور عمرانیت جب بھی جاگتی تھی کچھ نہ کچھ ہو کر رہتا تھا۔ عمران اسے عمرانیت کہتا تھا "عمرانیت" کا مطلب تھا عمران کا مخصوص انداز فکر، عمل نہیں...... بلکہ صرف عمل...... فکر کا دخل کہاں عمرانیت میں...... یعنی سمجھے بوجھے بغیر کوئی حرکت کر بیٹھنا...... اور...... پھر اس

کے نتائج سے اپنے لئے راستہ بنانا!

عمران نے بڑی تیز رفتاری سے اپنے فلیٹ تک کا راستہ طے کیا۔

ٹھیک پونے بارہ بجے وہ اپنے چہرے کی مرمت کر رہا تھا۔ بارہ بج کر بیس منٹ پر جب اس نے آئینے پر الوداعی نظر ڈالی تو عمران کی بجائے شیطان نظر آ رہا تھا۔

ڈاڑھی بے تحاشا بڑھی ہوئی...... سر کے بال کسی بے مرمت جھاڑی کا منظر پیش کر رہے تھے آنکھیں انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی...... جسم پر قیدیوں کا سا لباس تھا...... چار خانے کا کرتا...... مختصر سا جانگیا...... اور سر پر گول ٹوپی وہ جیل سے بھاگا ہوا قیدی معلوم ہو رہا تھا۔

فلیٹ سے باہر نکلتے وقت اس نے ٹوپی اتاری اور اپنے جسم پر ایک چادر اس طرح ڈالی کہ قیدیوں والا لباس اس میں چھپ گیا۔ اس کے پیروں میں جوتے نہیں تھے۔ مگر پیروں کی حالت سے یہ نہیں ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں کبھی جوتا بھی پہنا ہو۔ وہ کسی مزدور کے پیر معلوم ہوتے تھے ریگل لاج یہاں سے کافی دور تھی۔ لیکن عمران نے یہ مسافت پیدل ہی طے کی۔ پوری عمارت تاریک پڑی تھی۔ وہ پروین کے فلیٹ کے سامنے رک گیا غالباً اب وہ واپس آ گئی تھی کیونکہ دروازے میں قفل نہیں تھا۔ عمران نے پہلے ہی ٹٹول کر دیکھ لیا تھا۔ دوسرے ہی لمحہ میں اس نے دروازے کے ایک شیشے پر ہاتھ مارا۔ چھناکے کی آواز آئی۔ شیشے کے ٹکڑے دوسری طرف کمرے میں جا گرے۔

عمران نے اندر ہاتھ ڈال کر چٹخنی نیچے گرا دی۔ دروازہ کھل گیا۔

یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ نیچے کی چٹخنی نہیں گرائی گئی تھی...... ورنہ عمران کے فرشتے بھی اتنی آسانی سے دروازہ نہ کھول سکتے!

اندر گھس کر اس نے دروازہ پھر بند کر لیا۔ لیکن اسی وقت دوسرے کمرے کے روشندان کے شیشے روشن ہو گئے۔ عمران اس کمرے کے بند دروازے کی طرف جھپٹا اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

دوسرے لمحے میں دروازہ کھلا اور پروین شب خوابی کے لباس میں نظر آئی۔ لیکن اس کے ہاتھ میں پستول تھا...... عمران چپ چاپ دیوار سے چپکا کھڑا رہا۔ وہ اندھیرے میں تھا جیسے ہی پروین نے دروازے سے باہر قدم نکالا...... عمران نے پستول پر ہاتھ ڈال دیا۔

"خبردار!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "آواز نہ نکلے ورنہ گلا گھونٹ دوں گا۔"

پستول کی نال پروین کی کنپٹی پر تھی.... اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو گھور رہی تھی.... مگر.... ان آنکھوں میں خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔

"پہلے تم مر جاؤ گی!.... اس کے بعد وہ مجھے پا سکیں گے۔" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"کون؟" پروین کی تیز قسم کی سرگوشی کمرے میں گونجی!

"پولیس میرے تعاقب میں ہے!"

"اوہو!" پروین نے لاپرواہی سے کہا۔ "تو تم میرے لئے مصیبت ہو گئے؟"

"میں اس وقت تک یہاں ٹھہروں گا.... جب تک کہ وہ یہاں سے چلے نہ جائیں!"

"ہوں!" پروین اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی.... "تم اس وقت تک یہاں ٹھہر سکتے ہو! اندر چلو!"

عمران نے پستول اس کی کنپٹی پر سے ہٹا لیا۔ وہ بڑی لاپروائی سے چلتی ہوئی اپنے بستر پر جا بیٹھی اور ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا.... "بیٹھ جاؤ!"

عمران ریوالور کا رخ اس کی طرف کئے ہوئے بیٹھ گیا۔

"ریوالور مجھے واپس کر دو۔"

"نہیں!" عمران غرایا

"فضول ہے.... اگر میں شور بھی مچاؤں تو تم مجھے گولی نہیں مارو گے۔"

"مچا کر دیکھو!"

"ہو سکتا ہے کہ تم بہت چالاک ہو۔" پروین مسکرائی۔ "لیکن میک اپ کے معاملے میں کچے ہو۔"

عمران بوکھلا گیا.... لیکن بوکھلاہٹ چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دی!

"میں یہ بھی جانتی ہوں!" پروین چند لمحے خاموش رہ کر آہستہ سے بولی۔ "تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟"

"جانتی ہو نا.... ہاہا.... " عمران نے احمقوں کی طرح قہقہہ لگایا۔

"تم نے اس دن میرے پرس میں پستول دیکھا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی بات ہے بہر حال تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میں بغیر لائسنس کا پستول کیوں لئے پھرتی ہوں؟"

"قدرتی بات ہے!" عمران مسکرایا۔

"لیکن.... تمہیں یہ معلوم کر کے مایوسی ہو گی کہ میرے پاس اس پستول کا لائسنس ہے۔"

"ضرور ہو گا!" عمران نے اس کی بات تسلیم کر لی۔

"پھر تم یہاں اس بھیس میں کیوں آئے ہو؟"

"محض یہ معلوم کرنے کے لئے کہ تم کتنی حسین ہو!"

"بس اب جاؤ!" پروین دروازے کی طرف اشارہ کر کے بولی "ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گی!"

"واہ.... وا.... کیا بات کہی ہے۔ گویا میں نے اتنی محنت اس طرح واپس چلے جانے کے لئے کی ہے۔"

پروین کچھ نہیں بولی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔

"تم حقیقتاً کیا چاہتے ہو؟"

"حقیقتاً میں تمہیں بری طرح چاہتا ہوں" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا.... "وہ.... کیا کہتے ہیں اسے.... کیا نام ہے.... جب تک تم جواب کا محبت.... محبت.... کا جواب.... بذریعہ جوابی پوسٹ کارڈ.... ارر.... لاحول.... پھر غلط ہو گیا۔"

"مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش نہ کرو۔" پروین نے خشک لہجے میں کہا.... "فیاض صاحب مجھے تمہارے متعلق سب کچھ بتا چکے ہیں.... تم بیوقوف بن کر دوسروں کو بیوقوف بنانے کی کوشش کرتے ہو!"

عمران نے دل ہی دل میں فیاض کو دو چار گالیاں دے کر انہیں سو سے ضرب دے دی.... تقریباً چار سو گالیوں کا ثواب فیاض کی روح کو بخش کر اس نے پروین سے کہا "اگر تم میری اسٹینو ہوتیں تو میں ساری دنیا کو شارٹ ہینڈ میں تبدیل کر دیتا.... مگر.... یہ تمہاری تقدیر کی خرابی ہے کہ تم فیاض جیسے کوڑھ مغز کے حصے میں آئی ہو!"

"اب میں عنقریب ایک ملازم بھی رکھوں گی۔"

"کیوں!" عمران نے اچک کر پوچھا۔

"تاکہ تم جیسے شریف آدمیوں کو باہر جانے کا راستہ معلوم ہونے میں کوئی دشواری نہ پیش آئے۔"

"کیا تم مجھے اس پستول کا لائسنس دکھا سکتی ہو؟" عمران نے کہا۔

"نہیں!" پروین نے سخت لہجے میں کہا "لیکن..... تم اس کی اطلاع پولیس کو شوق سے دے سکتے ہو!"

"گھر سے یہاں تک پیدل آیا ہوں۔" عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔

آج شاید اس کے ستارے ہی خراب تھے۔ صبح سے اب تک کوئی کام نہیں بنا تھا ویسے اسے اس بات کا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ پروین توقعات سے بڑھ کر ذہین اور چالاک ہے۔ لیکن وہ اس واقعہ کا سبب اپنے پستول کو سمجھتی ہے۔

عمران خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ پروین بھی خاموش تھی۔ شاید وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا "اچھا اگر یہ پستول میں نے غیر قانونی طور پر رکھ چھوڑا ہے تو تم میرا کیا کرو گے؟"

"کبھی تمہاری طرف رخ بھی نہ کروں گا....." عمران اپنے دونوں کان پکڑ کر بولا۔

"کیوں؟"

"جو عورتیں بغیر لائسنس کا ریوالور رکھتی ہوں۔ بھلا وہ کیا جانیں کہ تیر نظر..... اور درد جگر کیا چیز ہے۔"

"بکواس مت کرو!" پروین شرمیلے انداز میں مسکرائی۔

"بس میں آخری بار کہہ رہا ہوں..... کہ مجھے اس ریوالور کے بارے میں مطمئن کر دو۔"

پروین تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر اٹھی۔

ایک سوٹ کیس کھولا۔

چند لمحے کپڑوں کی تہیں الٹتی رہی..... پھر ایک لفافہ نکال کر عمران کے قریب آئی۔

"یہ رہا لائسنس....." اس نے کہا "میرے باپ کو پہلی جنگِ عظیم میں بہترین فوجی خدمات کے صلے میں چند مراعات ملی تھیں ان میں سے پستول کا لائسنس بھی ہے جو نسلاً بعد نسلاً ایک دوسرے کی طرف منتقل بھی ہو سکتا ہے!"

عمران نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لے کر لائسنس نکالا۔ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر واپس کرتا ہوا بولا۔

"مجھے یقین آ گیا!"

"پھر.....؟" پروین نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"پھر..... کیا بتاؤں؟" عمران نے سر جھکا لیا..... "میں نے تمہارے پرس میں ریوالور دیکھ کر تمہارے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا۔"

"اب کیا خیال ہے؟"

"مجھے افسوس ہے!"

"لیکن تمہیں میری اتنی فکر کیوں پڑی ہوئی تھی اور اس وقت اس بھیس میں آنے کی کیا ضرورت تھی.....؟"

"اس جملے میں دو سوال ہیں!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا "پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ مجھے تم پر رحم آتا ہے اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تمہاری حقیقت معلوم کرنا چاہتا تھا۔"

"میں اس پورے جملے کا مطلب نہیں سمجھی۔" پروین نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم پر اس لئے رحم آتا ہے کہ تم فیاض سے واقف نہیں۔ وہ تین ماہ بعد وہ تمہیں بھی رخصت کر دے گا۔"

"یعنی کہیں اور تبادلہ ہو جائے گا!" پروین نے کہا "کیا حرج ہے..... میں سرکاری ملازمت چاہتی تھی۔"

"لیکن تنخواہ اتنی نہیں ملے گی۔ جتنی فیاض کی ماتحتی میں مل رہی ہے۔"

"کیوں..... تمہیں یہ ضروری نہیں۔"

"قطعی ضروری ہے۔ یہی تو تم نہیں سمجھ سکتیں۔ فی الحال تمہیں جو زیادہ الاؤنس مل رہے ہیں ان کا تم کو سرکاری کاغذات پر نہیں ملے گا۔ وہ سب کچھ فیاض اپنی جیب سے ادا کرتا ہے۔"

"نہیں!" پروین کے لہجے میں حیرت تھی۔

مگر عمران نے اندازہ کر لیا کہ وہ حیرت حقیقی نہیں بلکہ مصنوعی ہے!

"دو چار ماہ وہ تمہیں رکھے گا..... پھر کسی دوسرے شعبے میں جھونک دے گا۔ اور تم وہاں اتنا

کر بھاگ نکلو گی!"

"لیکن تمہیں پچھلی اسٹینو سے ہمدردی کیوں نہیں تھی؟"

"تم کیا جانو کہ نہیں تھی..... ارے میں نے اس کے ساتھ بھی اپنا بہت سا قیمتی وقت برباد کیا تھا۔ مگر اتفاق سے وہ بھی تمہاری طرح ضدی اور نا سمجھ تھی۔"

پروین کچھ سوچنے لگی۔ آہستہ آہستہ اس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

پھر شدید ترین غصے کی ساری علامتیں اس کے چہرے پر نظر آنے لگیں اور اس نے دانت پیس کر کہا۔

"اگر یہ حقیقت ہے تو میں مزہ چکھا دوں گی فیاض صاحب کو!"

"تم اس کا کیا کر لو گی؟" عمران ہنس پڑا۔

"اس کا جواب تو وقت ہی دے گا..... وہ کوئی اور رہی ہوں گی..... جو چپ چاپ راج ہو گئیں۔ میرے ساتھ اس قسم کی حرکتیں کر کے فیاض صاحب خسارے میں رہیں گے۔"

"تم کچھ نہ کر سکو گی! وہ بہت بڑا آدمی ہے!"

"خیر تم مجھے خواہ مخواہ غصہ نہ دلاؤ..... تم دیکھ لو گے کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔"

"صبر کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکو گی..... خیر..... اس مسئلہ پر بحث کرنا نہیں چاہتا ایک دن تم خود ہی محسوس کرو گی کہ میں غلطی پر نہیں تھا۔"

"تم بھیس بدل کر کیوں آئے تھے!"

"ہاں اس مسئلے پر تین گھنٹے تقریر کر سکتا ہوں..... "عمران نے سنجیدگی سے کہا" سب سے پہلے تم اپنے متعلق کچھ سنو میں نے تمہیں پہلے پہل دیکھا اور نہ جانے کیا..... یعنی کہ..... وہ ہو گیا..... بات دراصل یہ ہے کہ کک..... کہ..... عمران نے شرما کر سر جھکا لیا پھر اپنے منہ پر تھپڑ مارتا ہوا بولا "بکواس..... عمران..... پلیز..... شٹ اپ..... ہاں تو جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم اپنی پچھلی ملازمت میں یہاں سے زیادہ پیسے کماتی تھیں تو مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ میں سمجھا شاید تمہیں فیاض سے وہ ہو گئی ہے..... کیا کہتے ہیں..... یعنی کہ..... لا حول..... ہاں..... پھر میں نے تمہارے پرس میں پستول دیکھا اور میری خلش بڑھ گئی..... میرا خیال تھا کہ تم کسی جرائم پیشہ

گروہ سے تعلق رکھتی ہو اور فیاض کی ماتحتی میں کام کرنا کسی خاص غرض پر مبنی ہے مگر میں بالکل بدھو نکلا..... ہاہا..... کیا خیال ہے؟"

پروین کافی دیر تک اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔

"فرض کرو میں کسی جرائم پیشہ گروہ سے تعلق رکھتی ہوں..... تو تم کیا کرتے؟"

"آمدنی..... میرا خرچ اسی سے چلتا ہے..... میں بڑے بڑے جرائم پیشہ لوگوں کو بلیک میل کر کے اچھی رقمیں بنا لیتا ہوں..... کیا فیاض نے تمہیں میرے متعلق کچھ نہیں بتایا؟"

"یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی فیاض صاحب نے آپ کو چھوٹ دے رکھی ہے؟"

"مجبور ہے بے چارا..... بس یہ سمجھ لو کہ میں اسے بھی بلیک میل کرتا ہوں..... کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ قانون کے محافظوں سے جرائم سرزد نہیں ہوتے۔ فیاض کے چند جرائم سے میں واقف ہوں..... نہ صرف واقف ہوں بلکہ ثبوت بھی بہم پہنچا سکتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ فیاض صاحب میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔"

"بہت خطرناک آدمی ہو!" پروین آہستہ سے بولی "کسی دن کوئی دل جلا تمہیں گولی مار دے گا۔"

"بڑھاپے سے قبل یہ ناممکن ہے اور اس سال تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا..... یہ لو اپنا پستول سنبھالو!"

عمران نے پستول اس کی طرف اچھال دیا اور پھر مسکرا کر بولا "اسے مجھ پر خالی کر دو اگر ایک بھی گولی میرے جسم کے کسی حصے پر پڑ جائے تو پانچ ہزار کا چیک اسی وقت مجھ سے لے لو!"

پروین ہنسنے لگی اور پھر بولی..... "تم جانتے ہو کہ میں یہ نہ کر سکوں گی۔"

"تم قطعی کر سکتی ہو!" عمران نے سنجیدگی سے کہا..... "میں جیل سے بھاگے ہوئے کسی قیدی کے میک اپ میں ہوں۔ تم میری موت کے بعد بہ آسانی یہ بیان دے کر گلو خلاصی حاصل کر سکتی ہو کہ میں نے تم پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔"

پروین نے اس کا یہ جملہ سچ مچ حیرت سے سنا..... اس بار حیرت ظاہر کرنے کا انداز مصنوعی نہیں تھا!

"چلو شروع ہو جاؤ!"

پروین پھر ہنس پڑی اور کہا۔

"فرض کرو..... تم پر ایک بھی گولی نہ پڑی۔ لیکن فائروں کی آواز سن کر پڑوسی آ گئے..... پھر تم کیا کرو گے..... ایک مفرور قیدی کی حیثیت میں تمہاری نجات نہ بن جائے گی؟"

"تم واقعی بہت ذہین ہو....." عمران نے حیرت سے کہا..... "میں نے اس کے متعلق سوچا ہی نہیں تھا..... اچھا خیر..... میں تمہیں دوسرا حربہ دیتا ہوں!"

عمران نے اپنے کرتے کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک عجیب وضع کا ریوالور نکالا اور اسے پروین کی طرف بڑھاتا ہوا بولا "یہ بے آواز ریوالور ہے..... اس میں چھ گولیاں ہیں ڈرو نہیں..... فائر کرو بے تکلف!"

پروین ریوالور کو ہاتھ میں لے کر الٹنے پلٹنے لگی۔ لیکن انداز سے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ عمران کی تجویز پر عمل کرے گی۔

"کیا اس کا لائسنس ہے تمہارے پاس.....؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں..... مجھے لائسنس کون دے گا!"

"اس کے باوجود بھی تم خود کو ایک شریف شہری سمجھتے ہو؟"

"جو لوگ مجھے نہیں جانتے..... وہ یہی سمجھتے ہیں۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا اب خیریت اسی میں ہے کہ چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ!"

"تو تم مجھ پر فائر نہیں کرو گی؟"

"نہیں!"

"بڑی ڈرپوک ہو!..... جب ہمت کا یہ عالم ہے تو پھر پرس میں پستول لئے پھرنے سے کیا فائدہ؟"

"دیکھو گے میری ہمت؟"

"کیا دکھاؤ گی؟"..... عمران مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔

"اچھا تو تیار ہو جاؤ..... میں فائر کروں گی..... مگر ٹھہرو! پہلے اس کا امتحان کر لوں۔"

اس نے مینٹل پیس پر رکھے ہوئے گلدان کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا۔ گلدان کے پرخچے اڑ گئے۔

"تیار.....!" اس نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا

"بالکل تیار....." عمران کسی بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا۔

پروین نے پے در پے پانچ فائر کئے۔ عمران گویا ہوا میں اڑ رہا تھا۔ اس کے پیر زمین پر لگتے معلوم ہی نہیں ہوتے تھے۔

پانچ مختلف جگہوں پر دیوار کا پلاسٹر اڑ گیا تھا۔

"اب کیا خیال ہے؟" عمران سعادتمندی سے اپنا سر کھجاتا ہوا بولا۔

"خدا کی قسم!..... میں..... کیا کہوں؟" پروین بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس کے برخلاف اس اچھل کود کے بعد بھی عمران کی ظاہری حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔

"تم کیا..... اچھے اچھے کچھ نہیں کہہ سکتے ہاں!"

پروین اپنے بستر پر بیٹھ گئی..... چند لمحے عمران کو گھورتی رہی۔ پھر بولی "ان صلاحیتوں کے باوجود بھی تم کوئی ڈھنگ کا کام نہیں کر سکتے۔ باپ کا نام بدنام کرتے پھرتے ہو!"

"لعنت ہے تم پر....." عمران جھلا گیا..... "تم بھی شریف آدمیوں کی سی بکواس کرنے لگیں اگر آئندہ میرے سامنے باپ کا حوالہ دیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا..... ہاں!"

"اچھا..... تمہارے ساتھ کوئی اینگلو برمیز لڑکی بھی رہتی ہے؟"

"اب نہیں رہتی..... اس میں بھی شرافت کے تھوڑے بہت جراثیم پائے جاتے ہیں..... اس لئے میں اسے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا..... شروع میں سمجھا تھا کہ میرے کام کی ہے!"

"تم نے فیاض کے لئے بھی تو اکثر کیس نپٹائے ہیں۔"

"بہت دنوں سے ایسی کوئی غلطی نہیں کی..... اور نہ آئندہ کرنے کا ارادہ ہے۔"

"مجھے سراغرسانی سے بڑی دلچسپی ہے۔" پروین نے کہا "یہی وجہ ہے کہ میں اس ملازمت کے پیچھے دوڑی تھی۔"

"غالباً یہ دلچسپی جاسوسی ناولوں کی رہین منت ہے..... کیوں.....؟"

"نہیں میں نے اس فن پر ٹیکنیکل کتابیں پڑھی ہیں۔"

"اچھا اب میں جاؤں؟" عمران نے اٹھنے کا ارادہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب تم جتنی دیر چاہو..... بیٹھ سکتے ہو!"

"وقت برباد کرنے سے کیا فائدہ؟" عمران نے مضمحل آواز میں کہا...." میں جس کام کے لئے آیا تھا وہ نہیں ہو سکا میں سمجھا تھا کہ تم اپنے مطلب کی ہو لیکن تم بھی شریف ہی نکلیں۔"

"فرض کرو میں شریف نہیں پھر....؟"

"نہیں فرض کروں گا.... اتنی دیر تک فرض کرتے رہنے سے مجھے کیا فائدہ پہنچا ہے؟"

"بیٹھو!.... بیٹھو.... کیا تم مجھے یہ فن سکھا دو گے؟"

"کون سا فن؟"

"یہی گولیوں سے اس طرح بچنا...." پروین بولی..." میں نے اسکے متعلق صرف سنا تھا۔"

"کہاں سنا تھا؟.... یہ فن عام نہیں ہے؟"

"ایک بین الاقوامی مجرم سنگ ہی اس کا ماہر تھا۔"

"بس تو یقین کرو کہ سنگ ہی کے بعد عمران ہی رہ جاتا ہے.... تیسرا کوئی شاید ہی نکلے.... یہ فن میں نے اسی دو غلے چینی سے سیکھا تھا۔"

"کب؟.... کہاں؟"

"لندن میں.... وہاں میری مڈبھیڑ ایک مشہور قاتل اور ڈاکو مکلارنس سے ہو گئی تھی.... سنگ ہی بھی ان دنوں لندن میں مقیم تھا۔ میں نے سنگ ہی اور مکلارنس کو آپس میں لڑا کر اپنا الو سیدھا کر لیا۔

"کیوں جھک مار رہے ہو.... سنگ ہی وہ آدمی تھا جس نے کرنل فریدی جیسے آدمی کو تھکا مارا تھا۔"

"میں وہ آدمی ہوں جس نے سنگ ہی جیسے مکار آدمی سے ایسا مشکل فن حاصل کر لیا تھا ویسے کرنل فریدی سے بہت زیادہ مرعوب معلوم ہوتی ہو۔"

"یقیناً کرنل فریدی کی ذہانت کو کون پہنچ سکتا ہے۔"

"ارے جاؤ!.... ادھر دیکھو! میرا نام عمران ہے! میرے جیسے اگر کبھی چڑھے یہ حضرت.... تو انہیں آرام کرنے کے لئے کم از کم چھ ماہ کی چھٹی لینی پڑے گی۔"

"کیا تم کرنل فریدی سے زیادہ ہو....؟" پروین نے برا سا منہ بنا کر پوچھا۔

"کم یا زیادہ کے متعلق میں نہیں جانتا.... لیکن مجھے اپنی حماقتوں پر اتنا اعتماد ہے کہ کرنل فریدی کی.... ساری ذہانت.... دھری رہ جائے.... سنگ ہی کو بھی.... میں.... چغد ہی سمجھتا ہوں.... جس نے کرنل فریدی کو نچا کر رکھ دیا تھا۔"

"بڑا غرور ہے تمہیں اپنی صلاحیتوں پر!"

"اب مجھے بور نہ کرو.... میں جا رہا ہوں...." عمران اٹھتا ہوا بولا.... "لاؤ میرا ریوالور!"

"ریوالور ضبط!" پروین مسکرائی۔

"مصیبت میں پھنس جاؤ گی.... اس کا لائسنس تمہارے لائسنس سے مختلف ہو گا۔"

"تمہارے پاس کون سا لائسنس ہے؟"

"مگر میں کوئی شریف آدمی نہیں ہوں۔"

پروین نے ریوالور اس کی طرف بڑھا دیا اور آہستہ سے بولی۔

"ہم وقتاً فوقتاً ملتے رہیں گے۔"

"اس طرح ملنے ملانے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہوتا۔" عمران نے کہا اور اپنی چادر سمیت کر تیز قدموں سے چلتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

O

دوسری صبح عمران نے سب سے پہلے جولیانا فٹز واٹر کو فون کر کے پروین کی کڑی نگرانی کیلئے تاکید کی۔

"پچھلی رات مجھ سے ایک غلطی ہو گئی جناب!" جولیا نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا ہوا؟"

"آپ نے کہا تھا کہ میں کیپٹن جعفری کو رنگیل لاج سے ہٹا لوں.... لیکن میں بھول گئی۔ ویسے میرا خیال ہے کیپٹن جعفری کی رپورٹ آپ کیلئے یقیناً کارآمد ہو گی۔"

"کیا رپورٹ ہے؟"

"پروین نے پونے بارہ بجے اپنے فلیٹ کا قفل کھولا تھا۔ وہ تنہا نہیں تھی اس کے ساتھ ایک لمبے قد کا آدمی بھی تھا.... جس کی شکل نہیں دیکھی جا سکی۔ پروگرام کے مطابق ایک بجے سارجنٹ ناشاد نے کیپٹن جعفری کی جگہ لے لی۔ سارجنٹ ناشاد کا بیان ہے کہ تقریباً دو بجے ایک مجہول سا آدمی پروین کے فلیٹ کے دروازے کا شیشہ توڑ کر اندر داخل ہوا۔ اور ایک گھنٹے بعد جب وہ فلیٹ سے باہر نکلا تو اندر کا کمرہ روشن نظر آ رہا تھا۔"

"لمبے آدمی کے متعلق کیا رپورٹ ہے جو پروین کے ساتھ آیا تھا؟" عمران نے پوچھا۔

"اس نے ساری رات فلیٹ میں گذاری تھی اور ٹھیک پانچ بجے وہاں سے نکلا تھا۔"

"ناشاد نے اس کا تعاقب کیا تھا؟"

"تعاقب تو کسی کا بھی نہیں کیا گیا.... آپ کے احکامات صرف نگرانی کے لئے تھے۔"

"اپنی عقل بھی استعمال کرنی چاہئے.... "عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی ہاں.... ناشاد سے غلطی ہوئی مگر وہ تنہا تھا وہاں سے دو آدمی نکلے تھے۔"

"خیر.... فی الحال کچھ نہیں وہاں کم از کم تین آدمی لگاؤ...."

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا.... وہ اس لمبے آدمی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جعفری اور ناشاد کی رپورٹوں کا یہ مطلب تھا کہ وہ لمبا آدمی اس وقت بھی فلیٹ ہی میں موجود تھا جب اس نے پروین کو اپنے کرتب دکھائے تھے۔ اور اس کے خلاف اپنی تگ و دو کی وجہ یہ قرار دی تھی کہ اس نے اس کے پرس میں پستول دیکھ لیا تھا۔

وہ لمبے آدمی کے متعلق سوچتا رہا۔ جس کی شکل نہ جعفری دیکھ پایا تھا اور نہ سارجنٹ ناشاد.... مگر وہ آدمی بھوری ڈاڑھی والا نہیں ہو سکتا تھا.... وہی مشتبہ آدمی جس کے ساتھ پروین کو دیکھ کر عمران اس کے پیچھے لگ گیا تھا۔

وہ سوچتا رہا مگر کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے کہا کہ وہ کیپٹن فیاض ہے۔

پھر گھبرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"عمران فوراً ریگل لاج پہنچو! پروین قتل کر دی گئی.... تمہارا آنا ضروری ہے۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔"

قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا۔ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ عمران نے بہت برا سا منہ بنایا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اسے قدم قدم پر شکست ہو رہی تھی۔

اس نے بڑی تیزی سے لباس تبدیل کیا۔ نیچے آ کر گیراج سے کار نکال اور ریگل لاج کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے بھر وہ عجیب طرح کی الجھن میں مبتلا رہا۔ اس میں اس کی چھٹی حس کو بھی دخل تھا۔ ریگل لاج کے سامنے پہنچ کر اس نے کار روک دی لیکن وہاں اسے کسی غیر فطری بات کا احساس ہوا۔ اور وہ بات اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھی کہ ریگل لاج کے قرب و جوار کے حالات معمول پر تھے۔ کہیں بھی اسے کوئی پولیس مین نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے واپسی کے لئے کار موڑی ہی تھی کہ سامنے سے فیاض کی کار آتی دکھائی دی.... اسکے پیچھے پولیس کار تھی۔

عمران کو اپنی کار روک دینی پڑی۔ اس نے سوچا۔ یقیناً وہ کسی جال میں پھنسنے والا ہے۔ کیونکہ فیاض نے فون ہی پر کہا تھا کہ وہ ریگل لاج میں موجود ہے.... فیاض کار سے اتر کر اس کی طرف بڑھتا ہوا بولا "کیا بات ہے؟"

"بات میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "مجھ سے کہا کہ میں ریگل لاج میں موجود ہوں اور خود اب تشریف لا رہے ہیں۔"

"میں نے؟.... تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔ ویسے ابھی ابھی کسی نامعلوم آدمی نے فون پر مجھ سے کہا تھا کہ پروین اپنے فلیٹ میں قتل کر دی گئی!"

"لیکن مجھ سے کیپٹن فیاض نے کہا تھا کہ میں ریگل لاج میں موجود ہوں۔ پروین قتل کر دی گئی ہے فوراً آؤ!"

"تم اس فلیٹ میں گئے تھے؟" فیاض نے اسے گھور کر پوچھا۔

"نہیں! میں نے جب یہاں پولیس کی گاڑی نہیں دیکھی تو سمجھا شاید کسی نے مذاق کیا ہے.... واپس جا رہا تھا کہ تم آ گئے!"

"اچھا تم یہیں ٹھہرو.... میں اوپر جا رہا ہوں۔ میری واپسی تک تمہیں یہیں ٹھہرنا پڑے گا۔"

فیاض نے پچھلی کار والے انسپکٹر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔

عمران اپنی کار موڑ ہی چکا تھا۔ جیسے ہی فیاض نظروں سے اوجھل ہوا۔ وہ نکل بھاگا۔ دوسری کار میں بیٹھے ہوئے کانسٹیبلوں نے ان کی گفتگو نہیں سنی تھی ورنہ شاید عمران اتنی آسانی سے گلو خلاصی حاصل نہ کر سکتا۔

وہ اندھا دھند اپنی کار دوڑائے لئے جا رہا تھا۔

اس نے بھاگ نکلنے کا فیصلہ بڑی جلدی میں کیا تھا۔

اسے یقین تھا کہ پروین قتل کر دی گئی ہے۔ اسی لئے وہ بھاگ نکلا۔ وہ جانتا تھا کہ جس نے بھی اسے قتل کیا ہے..... وہ اس سلسلے میں اسے پھنسانا چاہتا ہے۔ ورنہ فیاض کی طرف سے فون کیوں کیا جاتا۔ اور فیاض کو کسی گمنام آدمی کی طرف سے فون کیوں موصول ہوتا! عمران سوچ رہا تھا کہ وہ یقیناً پھنس جائے گا۔ کیونکہ وہاں کی ایک کرسی پر اس کی انگلیوں کے نشانات ملیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ پروین کے پستول پر بھی اس کی انگلیوں کے نشانات محفوظ ہوں۔ یقیناً محفوظ ہوں گے۔ کیونکہ انہی نشانات کی بناء پر کسی نامعلوم آدمی نے اسے پھنسانے کی کوشش کی ہے۔ پروین کے فلیٹ کے نشانات یقیناً پولیس کو چکرا دینے والے ہوں گے۔ کیونکہ گولیوں کے چھ نشانات دیواروں پر بھی نظر آئیں گے.....

لیکن اسے پھر پروین کا پستول یاد آ گیا۔ وہ سوچنے لگا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ہی پستول سے قتل کی گئی ہو اور اسی پستول پر خود اس کی انگلیوں کے نشانات پائے جائیں گے۔

عمران بے تحاشا کار چلا رہا تھا۔ اس وقت اس کی حیثیت بالکل مجرموں کی سی تھی! کیونکہ وہ بحیثیت ایکس ٹو منظر عام پر نہیں آ سکتا تھا۔

گھر پہنچ کر اس نے جلدی میں وہ فون تار سے الگ کیا جس کے نمبر ڈائرکٹری میں نہیں تھے۔ وہ ٹرانسمیٹر اٹھایا جس کے ذریعہ وہ اکثر اپنے ماتحتوں سے گفتگو کیا کرتا تھا۔ اس نے بڑی تیزی سے انہیں اس صندوق میں ڈالا جس میں میک اپ کا سامان رہتا تھا۔ وہ صندوق کو اٹھائے ہوئے نیچے آیا۔

تین یا چار منٹ کے اندر ہی اندر اس کی کار پھر سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ لیکن جلدی ہی اس کا رخ ویرانے کی طرف ہو گیا!

O

فیاض ٹھیک سات بجے شام کو عمران کے باپ رحمان صاحب کی کوٹھی میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرے تفکر کے آثار تھے۔

نوکر اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر اطلاع دینے کے لئے اندر چلا گیا۔

رحمان صاحب جلد ہی آ گئے۔ فیاض نے انہیں دیکھ کر اٹھنا چاہا۔

"بیٹھو..... بیٹھو..... کیا خبر ہے؟" رحمان صاحب نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا عرض کروں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے!"

"کیا بات ہے؟"

"مقتولہ کے کمرے میں ایک کرسی پر عمران کی انگلیوں کے کئی نشانات ملے ہیں۔ نہ صرف کرسی پر..... بلکہ ایک نشان مقتولہ کے پستول پر بھی ہے۔ اسی پستول پر جس سے وہ قتل کی گئی ہے..... پستول پروین ہی کا تھا۔ وہ اس کا لائسنس رکھتی تھی۔ مجھے پہلے سے بھی اس کا علم تھا کہ اس کے پاس ایک پستول ہے۔ اب آپ فرمایئے کہ میں کیا کروں؟"

"میں کیا بتاؤں..... جو تم مناسب سمجھو..... اگر عمران گرفت میں آتا ہے تو میں اس کی سفارش نہیں کروں گا۔"

"مگر جناب میرے اور اس کے تعلقات..... میں کیسے گوارا کروں گا۔ بہتر ہے کہ آپ فوری طور پر میرا تبادلہ کرا دیں۔"

"اس تجویز پر میں تمہیں معطل کر سکتا ہوں!" رحمان صاحب نے غصیلی آواز میں کہا۔ "تم فرض کی ادائیگی سے پیچھے ہٹ رہے ہو..... اگر عمران مجرم ہے تو وہ نہ تو رحمان کا بیٹا ہو سکتا ہے اور نہ تمہارا دوست..... سمجھے!"

دفعتاً ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور رحمان صاحب نے اٹھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یہاں کیپٹن فیاض ہے؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کون؟ عمران! تم کہاں سے بول رہے ہو؟"

"میں اس کی اطلاع ڈائرکٹر جنرل صاحب کو ہرگز نہیں دے سکتا..... ریسیور فیاض کو دے دیجئے۔"

"یہاں فیاض نہیں ہے۔" رحمان صاحب نے غضیلی آواز میں کہا۔

"پھر بھلا بتایئے کہ میں کیوں نہ جھوٹ بولوں؟" عمران کے لہجے میں بڑی سعادتمندی تھی۔

"شٹ اپ..... سور..... بیہودے....." رحمان صاحب نے چیخ کر کہا اور ریسیور فیاض کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو.....!" فیاض گلا صاف کرتا ہوا بولا۔

"فیاض!" عمران نے دوسری طرف سے کہا "یہ قتل تین اور پانچ بجے کے درمیان ہوا ہے اور اس وقت میں اپنے فلیٹ میں بے خبر سو رہا تھا یعنی کہ گدھے بیچ کر..... آج کل گھوڑے تو ملتے نہیں!"

"تم کہاں سے بول رہے ہو؟"

"کل بتاؤں گا۔ لیکن آخر تم فلیٹ میں کسی تیسرے آدمی کی موجودگی کے امکانات پر غور کیوں نہیں کرتے؟ میری انگلیوں کے نشانات کو بھول جاؤ۔ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ پستول کے دستے پر میری انگلیوں کے نشانات ملے ہوں گے۔ مگر یہ تو سوچو کہ غیر معمولی حالات میں مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہو سکتی ہے..... کیوں؟"

"مگر تمہاری انگلیوں کے نشانات کیوں؟"

"میں دو بجے سے تین بجے تک اس کے فلیٹ میں رہا ہوں اور اسے زندہ چھوڑ کر آیا تھا۔"

"تم وہاں گئے کیوں تھے؟"

"اسے قتل کرانے..... اگر میں وہاں نہ جاتا تو وہ قتل نہ کی جاتی۔"

"یعنی؟"

"وہ جن لوگوں کے لئے کام کر رہی تھی۔ انہیں شاید اس کا علم ہو گیا ہے کہ میں اس کی اصلیت معلوم کر لینے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"تم نے اسے نہیں قتل کیا؟" فیاض بولا۔

"گھاس کھا گئے ہو تم شاید!" عمران نے دوسری طرف سے کہا "بھلا میں اسے کیوں قتل

کرنے لگا۔"

دفعتاً رحمان صاحب بڑبڑائے "اسے باتوں میں الجھائے رکھو..... میں دوسری فون پر ایکسچینج سے معلوم کرتا ہوں کہ یہ کہاں سے بول رہا ہے۔"

رحمان صاحب کمرے سے چلے گئے۔ عمران دوسری طرف سے کہہ رہا تھا ایک لمبا آدمی تمہارا اصل شکار ہے جو داہنا پیر زمین پر رکھتے وقت بائیں پیر سے زیادہ زور دیتا ہے۔ اس وجہ سے چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔"

"وہ کہاں ملے گا؟"

"تمہارے بڑے بھائی کی سسرال میں!" عمران جھلا کر بولا۔

"پیارے عمران ذرا ڈھنگ کی بات کرو!"

"آہا..... بہت بے تکلفی سے گفتگو کر رہے ہو۔ کیا والد صاحب قبلہ کمرے سے تشریف لے گئے..... آہا! میں بھی کتنا احمق ہوں..... وہ یقیناً تشریف لے گئے ہوں گے۔ ایکسچینج سے معلوم کریں گے کہ میں کہاں سے بول رہا ہوں۔ سنو فیاض ڈارلنگ بلکہ سویٹ ہارٹ میں پبلک بوتھ نمبر ۲۷ سے بول رہا ہوں۔ اب چلا شب بخیر! والد صاحب سے کہہ دینا کہ ان کی سلاحیتیں محکمہ میں منتقل ہونے کے بعد کچھ ذرا نکھری ہو گئی ہیں..... ہاں..... ٹاٹا....."

"ارے سنو تو سہی..... وہ..... میں..... تم....." فیاض ہکلاتا ہی رہ گیا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

ٹھیک اسی وقت رحمان صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر کہا "پبلک بوتھ نمبر ۲۷" پھر فون کی طرف دیکھ کر بولے۔ "یہ کیا..... میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے روکے رکھنا۔"

"جناب عالی! میں کیا عرض کروں؟"

"عرض کیا کرو گے خاک..... تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکا اور اتنی ذمہ دار پوسٹ ہولڈ کرتے ہو..... تمہیں شرم آنی چاہئے۔"

"وہ مجھ سے کہیں زیادہ ذہین ہے۔" فیاض نے مردہ سی آواز میں کہا۔

"بکواس!"

فیاض کچھ نہ بولا۔ رحمان صاحب خفا ہوتے رہے۔ "کیا تم اس عہدے کے لائق ہو؟ بتاؤ.... بولتے کیوں نہیں؟"

"میں نے روکنے کی کوشش کی تھی۔ باتوں میں الجھالیا تھا لیکن بے خیالی میں تھوڑا بے تکلف ہو گیا۔ بس اسی پر وہ کھٹک گیا کہنے لگا کیا والد صاحب کمرے سے تشریف لے گئے؟ تم بڑی بے تکلفی سے گفتگو کر رہے ہو۔ ضرور تشریف لے گئے ہوں گے تاکہ ایکسچینج سے معلوم کر سکیں کہ میں کہاں سے بول رہا ہوں۔ پھر اس نے بتایا کہ وہ پبلک بوتھ نمبر ۲۷ سے بول رہا ہے۔ اب آپ ہی فرمایئے.... اتنی ذرا سی بات پر وہ کھٹک گیا۔"

رحمان صاحب کچھ نہیں بولے۔ چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر انہوں نے کہا "میں کچھ نہیں جانتا.... تین دن کے اندر اندر اسے حاضر کرو۔"

"میں انتہائی کوشش کروں گا جناب!"

"تمہیں اور کچھ کہنا ہے؟"

"جی نہیں!" فیاض اٹھتا ہوا بولا "اب اجازت دیجئے!"

O

میک اپ کے باوجود بھی آدمی اپنی آنکھوں کی بناوٹ اور چلنے کے انداز سے پہچانا جا سکتا ہے۔ لہٰذا عمران کو آنکھوں کی خاص فکر تھی۔ اس کے لئے اس نے تاریک شیشوں کی عینک استعمال کی تھی۔ رہ گئی چال.... اس کا بدل دینا عمران کا بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جسم کے کن حصوں پر کتنی طاقت صرف کرنے سے چال بدل جاتی ہے۔ لہٰذا چال سے اسے پہچان لینا آسان کام نہیں تھا۔

اسے اس لمبے آدمی کی فکر تھی جو چلتے وقت داہنا پیر زیادہ زور سے زمین پر رکھتا تھا.... جس کی وجہ سے چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ کا احساس ہوتا تھا۔ سارجنٹ ناشاد کی رپورٹ کے مطابق ایسا ہی ایک آدمی پروین کے فلیٹ سے نکلا تھا اور اس آدمی کے متعلق بھی یہی رپورٹ

تھی.... جو کرنل زیدی کی جگہ محکمہ خارجہ کے دفتر میں کام کرتا رہا تھا.... خود کرنل زیدی کے متعلق عمران نے ہیڈ کوارٹر سے بہتیری معلومات حاصل کر لی تھیں۔ کرنل زیدی لمبے قد کا آدمی ضرور تھا۔ لیکن اس کی چال میں لنگڑاہٹ نہیں تھی عمران نے سوچا کیوں نہ ریکسٹن اسٹریٹ کے آسیب زدہ مکان میں قسمت آزمائی کی جائے۔ لیکن پھر اسے تنویر کی بیہوشی کا واقعہ یاد آگیا۔ اور اسے یہ خیال ترک کرنا پڑا کہ وہ اب بھی ریکسٹن اسٹریٹ والے مکان میں ان لوگوں کا کچھ سراغ پا سکے گا۔

پھر وہ کیا کرے؟

یہ ایک مشکل سوال تھا۔ فی الحال کوئی مشتبہ آدمی بھی اس کی نظر میں نہیں تھا۔ ایسے حالات میں منطقی شعور پر بھروسہ کرنا فضول ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا عمران نے نتائج اخذ کرنے کے لئے منطق کو بیکار ہی سمجھا.... اور اسی مقصد کے حصول کے لئے تخیل کا سہارا ڈھونڈنے لگا.... لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ اس سے بھی کام نہ چلے گا۔

اس کے آٹھوں ماتحت بھی اس دراز قد آدمی کی تلاش میں تھے مگر ابھی تک انہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔

دراز قد آدمی کے خلاف اب تک دو جرم ثابت ہو چکے تھے ایک تو یہ کہ وہ کرنل زیدی کے روپ میں محکمہ خارجہ کے دفتر میں کام کرتا رہا تھا اور دوسرا یہ کہ پروین کا قاتل وہی تھا۔ یہ محض عقلی گدا نہیں تھا بلکہ فنگر پرنٹ کے ماہرین اس کی تصدیق کر چکے تھے! پروین کے فلیٹ کے باتھ روم کے دروازے کے ہینڈل پر پائے جانے والے انگلیوں کے نشان اور محکمہ خارجہ کے دفتر کی چند کرسیوں کے ہتھوں پر ملے ہوئے نشانات میں کوئی فرق نہیں تھا۔

عمران نے ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ سے جولیانا فٹز واٹر کو فون کیا آجکل وہ اسی طرح اس سے دن بھر کی رپورٹ حاصل کیا کرتا تھا۔ جولیا دوسری طرف سے کہہ رہی تھی "ہمیں ایک ایسے لمبے آدمی کا سراغ مل گیا ہے جو چلتے وقت داہنے پیر پر زور دیتا ہے اور چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ وہ کرنل نادر کے دفتر میں کام کرتا ہے اور اسی کوٹھی کے ایک حصے میں اس کا قیام بھی ہے۔ یہ کرنل نادر ایک ریٹائرڈ فوجی ہے۔ پچھلے پانچ سال سے ایکسپورٹ اور

امپورٹ کرتا ہے۔ نیوی اسٹریٹ میں اس کا آفس ہے۔ اور کوٹھی.... صفدر روڈ پر ہے.... پندرہ صفدر روڈ!"

"سب سے پہلے اسے کس نے دیکھا؟" عمران نے پوچھا۔

"کیپٹن خاور نے۔"

"پھر تم نے بھی اسے دیکھا؟"

"جی ہاں میں نے بھی خاور ہی کی اطلاع پر اسے دیکھا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ وہ مطلوبہ آدمی سے سو فیصدی مشابہ ہے۔"

"نادر کے آفس میں وہ کیا کام کرتا ہے؟"

"ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا.... ویسے اس کے متعلق تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے!"

"تنویر سے کیا کام لے رہی ہو؟"

"کچھ بھی نہیں وہ آرام کر رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ مجرموں کی نظر میں آگیا ہے۔ لہذا میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اس سلسلے میں اب اس سے کوئی کام نہ لیا جائے۔"

"تم واقعی بہت ذہین ہو جولیا۔" عمران نے کہا۔

"شکریہ! لیکن اب میں ان تعریفوں سے خوش نہیں ہوتی۔"

"کیوں؟"

"اب مجھے اسی حالت میں خوشی ہوگی جب آپ میرے قریب بیٹھ کر میری ذہانت کی تعریف کریں گے۔"

"ایسا شاید کبھی نہ ہو سکے۔"

"اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں خود ہی آپ کو ڈھونڈ نکالوں۔"

"کھلی ہوئی اجازت ہے۔" عمران نے کہا۔

"شکریہ! میں کوشش کروں گی۔"

"ابھی نہیں! یہ فرصت کی باتیں ہیں۔ فی الحال ہمیں کام کرنا ہے۔"

"ساتھ ہی کام بھی ہوتا رہے گا جناب! میرا خیال ہے کہ آپ بھی اس لمبے آدمی کو دیکھ لیجئے۔ ممکن ہے ہم سے غلطی ہوئی ہو۔"

"خوب!" عمران بھرائی ہوئی آواز میں ہنسا.... "اس طرح تم مجھے ڈھونڈ نکالو گی۔ یعنی جو شخص بھی کرنل نادر کے آفس یا اس کی کوٹھی کے گرد منڈلاتا ہوا نظر آجائے.... وہ سو فیصدی ایکس ٹو ہوگا.... کیوں؟.... یہی تدبیر سوچی ہے نا تم نے؟"

جولیا ہنسنے لگی اور عمران نے کہا۔

"کہیں اس بوڑھے کو ایکس ٹو نہ سمجھ لینا جو اس وقت بھی کرنل نادر کے آفس کے قریب ہی موجود ہے۔"

"کیا.... کوئی ایسا آدمی وہاں موجود ہے؟"

"ہاں.... وہ کمبخت بہت چالاک ہے.... اتنا چالاک کہ تم سے پہلے ہی اس لمبے آدمی کے چکر میں پڑ گیا۔"

"وہ کون ہے؟"

"عمران۔" عمران آہستہ سے بولا۔

"عمران وہاں پہنچ گیا۔" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں! اگر تم چاہو تو اسے پریشان کر سکتی ہو۔ کیونکہ فیاض نے اس کی گرفتاری کا وارنٹ نکلوا لیا ہے۔"

"جی ہاں! میں نے بھی سنا ہے.... شاید پروین کے فلیٹ میں اس کی انگلیوں کے نشانات بھی ملے ہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہے کہ یہ ہر معاملے میں بالکل ہماری ہی لائن پر دوڑتا ہے۔"

"لیکن وہ دوڑتا ہی رہ جاتا ہے اور میں فائدہ اٹھا لیتا ہوں۔ اس کا وجود فیاض کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے.... میرے لئے نہیں۔"

"اچھا میں دیکھوں گی۔"

"لیکن اس کا خیال رہے کہ عمران کی گرفتاری ہمارے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہوگی اسے پولیس کی دسترس سے دور ہی رہنا چاہئے۔"

"مگر عمران پروین کے فلیٹ میں کیسے داخل ہوا تھا کہ اپنے آدمی اسے نہیں دیکھ سکے۔"

"آہا... کیا تمہیں وہ مجہول آدمی یاد نہیں جو دروازے کا شیشہ توڑ کر فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔"

"کیا وہ عمران تھا؟..." جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! وہ عمران تھا۔"

"پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس قتل میں اسی کا ہاتھ رہا ہے۔"

"خدا جانے... میں ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اسے ضرور یاد رکھو کہ عمران کی گرفتاری سے ہم نقصان میں بھی رہ سکتے ہیں۔"

"تو کیا ہم پوشیدہ طور پر اس کی بھی حفاظت کریں۔" جولیا نے کہا۔

"ہاں! مگر اس طرح کے اسے اس کا علم نہ ہونے پائے۔ وہ بے چارا نادانستہ طور پر ایکس ٹو کے لئے بڑی محنت کر رہا ہے۔" عمران نے کہا "اچھا اب میں تقریباً آٹھ گھنٹے بعد تمہیں پھر فون کروں گا! ٹھہرو... ٹھہرو... سنو! ایک تدبیر سمجھ میں آرہی ہے۔ اس طرح سارا کام بہ آسانی ہو جائے گا... تم عمران کو دھمکاؤ کہ اس نے تمہارے ساتھ مل کر کام نہ کیا تو تم اسے گرفتار کرا دو گی۔ وہ اس پر مجبور ہو جائے... سمجھیں...؟"

"جی ہاں! سمجھ گئی... لیکن اس کی پہچان کیا ہے؟"

"سفید اور گھنی ڈاڑھی... آنکھوں پر تاریک شیشوں کی عینک، ناک کے نچلے حصے پر گہری سرخی اور خفیف سا خم... وہ تمہیں کرنل نادر کے آفس کے سامنے والے ریستوران میں ملے گا... اچھا... بس!"

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

O

عمران جولیا... وقت سے پہلے ہی اس ریستوران میں پہنچ گیا۔ وضع قطع سے وہ کوئی بوڑھا ڈاڑھی والا یوریشین معلوم ہوتا تھا۔ اس کے آرڈر کی چائے آئی ہی تھی کہ جولیا آ پہنچی۔ وہ تیر کی طرح عمران کی طرف آئی۔

"اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو!" اس نے جملہ پورا نہیں کیا تھا کہ عمران دمہ کے مریض کی طرح ہانپتا ہوا بولا "بیٹھ جاؤ... بیٹھ جاؤ... اگر تمہیں دمے کی بیماری سے نفرت نہ ہو۔"

جولیا بیٹھتی ہوئی اس کی طرف جھک کر بولی۔ "قطعی نہیں! ایسی صورت میں نفرت کی ہی نہیں جا سکتی جب کسی جوان آدمی کو دمہ ہو جائے۔"

"لڑکی! تم میرے بڑھاپے کا مذاق اڑا رہی ہو۔ تم سے خدا سمجھے اور خدا کرے تم ابھی بوڑھی ہو جاؤ۔"

"ہاں میں بوڑھی ہو سکتی ہوں لیکن مجھے دمہ ہرگز نہیں ہوگا۔ میرے پھیپھڑوں میں اتنا دم ہی نہیں ہے کہ میں زبردستی ہانپ سکوں۔"

"تم شاید پاگل ہو گئی ہو..." عمران نے جھلا کر کہا... "کیا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

"اچھی طرح۔ اگر میں تمہاری ڈاڑھی نوچ لوں تو کیسی رہے؟"

"تم مردہ نظر آؤ... اور میں پھانسی کے تختے پر۔"

"بوڑھے ڈارلنگ! جولیا ہنس کر بولی "اسی فٹ پاتھ پر ایک ڈیوٹی کانسٹیبل ٹہل رہا ہے۔ کہو تو میں اسے بھی تمہاری چائے میں شریک کر لوں؟"

"تم کیا بک رہی ہو لڑکی؟"

"ہوں..." جولیا اسے گھورتی ہوئی بولی "تم کیپٹن فیاض کو دھوکا دے سکتے ہو مجھے نہیں!"

"ارے باپ رے..." عمران اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

اور جولیا ہنس پڑی۔

پھر اس نے کہا۔ "کہو تو بلاؤں ڈیوٹی کانسٹیبل کو؟"

"ہم... ہپ... مجھے سوچنے دو۔"

"اچھی طرح سوچ لو۔ تمہیں یہاں اپنی موجودگی کی وجہ بھی بتانی پڑے گی اور یہ بھی بتانا پڑے گا کہ پروین کے فلیٹ میں شیشہ توڑ کر کیوں داخل ہوئے تھے؟"

"ہائیں تم یہ بھی جانتی ہو؟" عمران بوکھلا کر بولا "میں تو دفن ہو گیا۔"

"نہیں۔ ابھی تو صرف دم اکھڑا ہے۔ کفن دفن میرے ذمہ ہوگا۔" جولیا مسکرائی

"تم تو آج اس عورت کی طرح باتیں کر رہی ہو۔ جس نے ہاتھی کی موت پر چیونٹی کو مبارک باد دی تھی۔"

"اس لمبے آدمی کا نام کیا ہے جو کرنل ہادر کے دفتر میں کام کرتا ہے؟"

"ہوائے!" عمران چیخا "ایک گلاس پانی.... ٹھاٹھا اوالا...." اور پھر وہ بری طرح کھانسنے لگا۔

"اس سے کام نہیں چلے گا۔" جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔ "تمہاری بچت اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے ساتھ مل کر کام کرو۔"

"تمہارے سامنے تو ویسے ہی میرا کام تمام ہو جاتا ہے.... میں کام کیا کروں گا.... آہا.... کیا نام ہے جولیانا فٹز واٹر۔"

"بکواس شروع کر دی تم نے.... بولو منظور ہے.... یا.... کیپٹن فیاض کو فون کروں؟"

"کیا قصہ ہے.... آخر یہ سیکرٹ سروس والے آج کل مجھ پر اتنے مہربان کیوں ہیں؟"

"میری بات کا جواب دو۔"

"خیال برا نہیں ہے...." عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "آج کل میں اکیلا بھی بور ہو گیا ہوں چلو منظور ہے.... مگر ایک شرط پر...."

"کیا شرط ہے؟"

"تمہیں میرے کہنے پر عمل کرنا پڑے گا۔ میں کسی کے احکامات کا پابند نہیں ہوں گا۔"

جولیا فوراً ہی کچھ نہیں بولی۔ کافی غور و فکر کے بعد اس نے کہا۔ "چلو منظور ہے۔" ویسے وہ سوچ رہی تھی کہیں یہ بات ایکس ٹو کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔

"میرے کہنے پر عمل کرو گی۔" عمران نے کہا۔

"ہاں.... کتنی بار کہوں۔"

"اچھا.... تو کرو.... میرے کہنے پر عمل کرو۔"

"کیا کروں؟"

"اپنے گالوں پر زور زور سے تھپڑ مارو۔"

"ہشت...."

"پھر میں تم لوگوں کے ساتھ کام نہیں کر سکتا۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ دونوں آہستہ آہستہ گفتگو کر رہے تھے۔ عمران نے دوبارہ کہا۔ "میرے کہنے پر عمل کرو۔"

"بے تکے مذاق مجھے پسند نہیں ہیں۔"

"تم نہیں مارو گی تو میں ہی رسید کر دوں گا۔"

"شٹ اپ!"

لیکن دوسرے ہی لمحے میں عمران اس کے گال پر ایک تھپڑ رسید کر کے چیخا۔ "تجھے کرنل ہادر کے دفتر میں ملازمت کرنی ہی پڑے گی۔"

جولیا ہکا بکا رہ گئی۔ اس کا ہاتھ چوٹ کھائے ہوئے گال پر تھا۔ اور آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

عمران پھر گرجا۔ "تجھے کرنل ہادر کے دفتر میں نوکری کرنی ہی پڑے گی۔"

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" ایک آدمی قریب ہی کی میز سے اٹھتا ہوا بولا

عمران کسی چڑچڑے بوڑھے کی طرح اس پر الٹ پڑا "تم سے مطلب؟" میں نے اپنی لڑکی کو تھپڑ مارا ہے۔ تم کون ہوتے ہو دخل دینے والے؟"

جولیا خاموش بیٹھی رہی۔

"مگر جناب یہ ظلم ہے.... ناشائستگی ہے!" اس نے عمران سے کہا۔

"یہ ناشائستگی تم سے نہیں سرزد ہوئی.... اپنا کام کرو...." عمران ہاتھ جھٹک کر بولا۔ پھر جولیا سے کہا "اٹھو.... ابھی چلو.... ورنہ میں تم کو یہیں دفن کر دوں گا۔"

اب سارا معاملہ جولیا کی سمجھ میں آ گیا۔ لیکن یہ طریقہ بڑا واہیات تھا۔ وہ دل ہی دل میں عمران کو گالیاں دیتی رہی۔

"تم نے نہیں سنا؟" عمران دانت پیس کر بولا۔

"میں اس کے دفتر میں ملازمت نہیں کروں گی۔ وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔"

"اچھا تو جہاں تمہارا دل چاہے مرو.... میری چھت کے نیچے واپس نہ آنا.... سمجھیں؟.... میں بڑھاپے میں بھی اپنا پیٹ پالنے کے لئے محنت کر سکتا ہوں.... میری نظروں

سے دور ہو جاؤ۔"

"ڈیڈی.... تم پاگل ہو گئے ہو.... یہاں اس طرح مجمع عام میں توہین کر رہے ہو۔ اب میں تم پر تھوکنے بھی نہ آؤں گی!" جولیا اٹھنے لگی۔

لیکن اس آدمی نے آگے بڑھ کر کہا

"محترمہ ادا اٹھئے تو سہی!.... یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ کرنل نادر برے آدمی ہیں؟"

"پھر تم نے دخل دیا۔" عمران جھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"مجبوراً دخل دینا پڑا کیونکہ میں ایک اچھے آدمی کے متعلق کسی کی بری رائے نہیں برداشت کر سکتا۔"

"ارے تو تم ٹھیکیدار ہو سارے زمانے کے؟" عمران نے میز پر ہاتھ مار کر کہا۔

کمرے کے سارے ہی لوگ ان کی طرف متوجہ تھے!

"نہیں.... کرنل نادر سے میرا تعلق ہے.... اس لئے میں ان کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا۔"

"کیا تعلق ہے؟"

"میں ان کی فرم کا اسسٹنٹ منیجر ہوں!"

"اوہو!" عمران یکلخت کھڑا ہو کر اس سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ "معاف کیجئے گا جناب! کرنل نادر کے لئے میں ذاتی طور پر کوئی برا خیال نہیں رکھتا.... یہ ابھی بچی ہے.... نا سمجھ ہے.... کسی نے کہہ دیا ہوگا۔ کرنل نادر برے آدمی ہیں۔ آپ تشریف رکھئے نا.... جی ہاں.... یہاں اسی کرسی پر.... مجھے افسوس ہے جناب اپنے رویے پر.... مجھے معلوم ہوا تھا کہ کرنل نادر کے دفتر میں ایک ٹائپسٹ کی جگہ خالی ہے اے جولی.... بیٹھ جاؤ.... میں تمہیں حکم دیتا ہوں!"

جولیا اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے ہوئے بیٹھ گئی۔ وہ اس وقت کافی حسین معلوم ہو رہی تھی۔

عمران کافی دیر تک بکواس کرتا رہا۔

اس آدمی نے کہا کہ فی الحال دفتر میں کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ لیکن وہ جولیا کے لئے جگہ

پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

پھر وہ عمران کو وہیں بیٹھے رہنے کی تاکید کر کے جولیا کو اپنے ساتھ دفتر لے گیا۔ جولیا کی واپسی آدھے گھنٹے بعد ہوئی.... مگر وہ تنہا نہیں تھی.... اس کے ساتھ نہ صرف وہ اسسٹنٹ منیجر تھا بلکہ ایک دراز قد آدمی اور بھی تھا جس کے چلنے کا انداز دیکھ کر عمران نے ایک طویل سانس لی۔

"مبارک ہو جناب!" اسسٹنٹ منیجر نے عمران سے کہا۔ "یہ کل سے کام پر آئیں گی۔"

"شکریہ! بہت بہت شکریہ!" اس نے گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا.... اس کی آواز رقت آمیز ہو گئی تھی.... "میں عمر بھر آپ کا احسان یاد رکھوں گا۔"

ساتھ ہی عمران نے یہ بھی محسوس کیا کہ دراز قد آدمی اسے بری طرح گھور رہا ہے....

"کیوں جناب! کیا آپ کی آنکھوں میں تکلیف ہے؟" دراز قد آدمی نے ہمدردانہ لہجے میں کہا.... "آج تو دھوپ بھی نہیں ہے.... لیکن آپ سیاہ عینک میں نظر آ رہے ہیں۔"

"سیاہ عینک!" عمران مسکرا کر بولا۔ "میں ہمیشہ تاریک شیشوں کی عینک استعمال کرتا ہوں حتیٰ کہ رات کو بھی آپ مجھے اس عینک کے بغیر نہیں دیکھیں گے.... دراصل میری آنکھیں بڑی نفرت انگیز ہیں۔ اگر آپ دیکھیں تو آپ کو یقیناً گھن آئے گی۔"

عمران نے عینک اتار دی۔

اس کی آنکھیں خون کی طرح سرخ اور کیچڑ سے بھری ہوئی تھیں۔

"ڈیڈی پلیز.... "جولیا نے ناک سکوڑ کر کہا.... "خدا کے لئے عینک لگا یئے!"

عمران نے پھر آنکھوں پر عینک جما لی۔

جولیا کا دل اس وقت بری طرح دھڑکنے لگا تھا جب دراز قد آدمی نے عینک پر اعتراض کیا تھا مگر عمران کی چالاکی پر وہ عش عش کرنے لگی۔ دراز قد آدمی اسے انتہائی درجہ خطرناک معلوم ہو رہا تھا۔

واپسی پر جولیا عمران پر بری طرح برس پڑی۔ "میں اس تھپڑ کا بدلہ لے لوں گی.... سمجھے!"

"بڑے اطمینان سے لے لینا.... اب تو میں مستقل طور پر تمہارے ساتھ رہوں گا۔"

"کیا مطلب؟"

"تمہارا باپ بن کر رہوں گا۔ ویسے تم کچھ بھی سمجھو!"

میں تمہیں اپنے فلیٹ میں نہیں رکھوں گی۔"

"میں تمہیں اس کا مشورہ نہیں دوں گا کہ اب تم اپنے رہائشی فلیٹ میں جاؤ۔۔۔ آہا ٹھہرو۔۔۔ وہاں تم نے اپنا پتہ تو نہیں بتایا؟"

"نہیں اپنا پتہ مجھے کل حاضری کے رجسٹر میں لکھنا پڑے گا۔"

"کرنل نادر موجود تھا؟"

"ہاں اسی نے اسپیڈ کا امتحان بھی لیا تھا۔۔۔ مگر وہ سچ مچ خطرناک آدمی معلوم ہوتا ہے۔"

"عورتوں کے لئے؟" عمران نے پوچھا۔

"تم بالکل گدھے ہو۔" جولیا نے کہا" اور اس وقت ایک حماقت کر بیٹھے ہو! عورتوں کے معاملے میں وہ اس قدر بدنام ہے کہ کوئی عورت اس کے آفس کا رخ بھی نہیں کرتی۔۔۔ کیا اسے یا اس کے آدمیوں کو اس پر شبہ نہ ہوگا۔ غالباً وہ لمبا آدمی اسی لئے ریستوران میں آیا تھا کہ تمہیں بھی دیکھ لے۔"

"جولیا۔۔۔ او۔۔۔ بی جولیا۔۔۔ میں نے آج تک عقلمندی کا کوئی کام ہی نہیں کیا۔۔۔ اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ اب تم اپنے رہائشی فلیٹ میں نہیں جاسکتیں۔"

"کیا ہے تمہارے ذہن میں؟ صاف صاف کہو۔"

"یہ لوگ ہمارے متعلق انکوائری ضرور کریں گے۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ اسی وقت سے ہمارا تعاقب شروع ہو گیا ہوگا۔ لہٰذا ہمیں اسی مکان میں قیام کرنا چاہیے جہاں تم آٹھوں اکثر اکٹھے ہوتے ہو اور ویسے وہ بند پڑا رہتا ہے۔"

"تم کیا جانو!" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"گدھا سب کچھ جانتا ہے مگر عموماً خاموش رہتا ہے۔ ویسے جب کبھی ریکنا شروع کرتا ہے تو لوگوں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔۔۔ خیر۔۔۔ پرواہ نہیں اس مکان کی ایک ایک کنجی آٹھوں کے پاس رہتی ہے۔ تمہاری کنجی اس وقت بھی تمہارے پرس میں موجود ہوگی۔"

"مجھے حیرت ہے کہ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو؟"

"میرا نام عمران ہے۔۔۔ کیپٹن فیاض نہیں۔"

"تم اسی لیے آدمی کے چکر میں تھے؟"

"ہاں!"

"تو پھر اسے گرفتار کیوں نہیں کرا دیتے۔۔۔ مجھے نادر کے دفتر میں ٹائپسٹ کیوں بنا رہے ہو؟"

"ارے۔۔۔ اس کے خلاف ثبوت بھی تو مہیا کرنے ہوں گے۔"

"ثبوت پہلے ہی سے موجود ہے۔۔۔ پروین کے فلیٹ میں کچھ ایسے نشانات بھی ملے تھے جو نہ پروین کی انگلیوں کے تھے اور نہ تمہاری انگلیوں کے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسی کی انگلیوں کے نشانات رہے ہوں۔"

"ہاں اسی لئے تو تمہیں اس کے آفس میں جگہ دلوائی ہے کہ تم کسی طرح سے اس کی انگلیوں کے نشانات حاصل کرلو۔ پھر ان کا دوسرے نشانات سے موازنہ کر کے کوئی کارروائی کی جائے؟"

"تم مجھے بہلانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ کوئی چکر اور بھی ہے۔"

"موت کا چکر پڑھا ہے تم نے بڑا شاندار ناول تھا۔"

"بات نہ اڑاؤ!"

"چھوڑو بھی ہم آج سے ایک بالکل نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہیں اب کے جاڑوں کے لئے تم میرا سویٹر کس ڈیزائن کا بنو گی؟ بوڑھے باپ کو دستانوں کی ضرورت بھی پیش آئے گی۔"

"مجھے یہ طریقہ بالکل پسند نہیں۔"

"اور یہ پسند ہے کہ کیپٹن فیاض مجھے پکڑ کر جیل میں ٹھونس دے۔"

"مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر ایسا ہو جائے۔۔۔ تم اسی قابل ہو۔"

"بوڑھے باپ کی بددعائیں نہ لو۔۔۔ سمجھیں۔۔۔"

"سب سمجھتی ہوں۔۔۔ مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو؟"

"بس آخری تمنا یہ ہے کہ کسی شریف آدمی سے تمہاری شادی کر کے بقیہ زندگی ہالی وڈ میں گزار دوں۔"

"شٹ اپ!"

"باپ سے بدتمیزی نہیں کرتے....ہاں....بری بات ہے۔"

"میں یہیں سڑک پر تمہاری ڈاڑھی نوچ لوں گی۔"

"اور قیامت کے دن روسیاہ اٹھو گی۔"

"تم خود اٹھو گے روسیاہ"

"میرے والد صاحب ڈاڑھی نہیں رکھتے اس لئے میں محفوظ ہوں۔"

"تو تم اب میرے ساتھ کہاں جارہے ہو۔" جولیا جھلا گئی۔

"وہیں جہاں کے لئے پہلے کہہ چکا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ تمہیں گوردا سپور اور مجھے ٹنڈو الہ یار پہنچادے گا۔"

"بکواس نہ کرو.... تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔"

"جب ایک بیٹی باپ سے اس طرح گفتگو کرے تو سمجھ لو کہ کوئی آسمانی قہر نزدیک ہے۔ کنفیوشس نے یہی کہا تھا....اگر کنفیوشس نہ کہتا تب بھی کم از کم بیٹی یہ تو ضرور محسوس کرتی کہ ایک آدمی تعاقب کر رہا ہے.... پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا" بس چپ چاپ چلتی رہو! آگے بس اسٹینڈ پر رک کر ہم کسی بس میں بیٹھ جائیں گے۔ خبردار اس کے خلاف نہ ہو ورنہ نتیجہ کی تم ذمہ دار ہو گی۔"

جولیا کو عمران کا یہ لہجہ بڑا ڈراؤنا معلوم ہوا۔ وہ چپ چاپ چلتی رہی کبھی کبھی وہ عمران سے سچ مچ خوف محسوس کرنے لگتی تھی۔

وہ ایک بس میں بیٹھ کر اس سڑک پر آئے جس کی گلی میں وہ مکان واقع تھا....گلی صاف ستھری اور کشادہ تھی اور یہاں زیادہ تر متوسط طبقہ کے لوگ آباد تھے۔

جولیا نے پرس سے کنجی نکال کر قفل کھولا اور وہ دونوں اندر آئے۔

"آہا" عمران نے کہا...."یہاں فون بھی موجود ہے....تب تو پھر کام بن گیا۔"

"کیا کام بن گیا؟"

"اب تم اپنے ساتھیوں میں سے دو چالاک ترین آدمی منتخب کرو جو یہاں آکر اس آدمی کی

نگرانی کریں۔"

"کیا سچ مچ کوئی ہمارا تعاقب کر رہا تھا؟"

"پتہ نہیں کس گدھے نے تمہیں اس محکمے کے لئے منتخب کیا ہے!"

"شٹ اپ!" جولیا جھنجھلا گئی "اگر کوئی آدمی تعاقب کرتا بھی رہا ہے تو اس کے ذمہ دار تم ہو۔ تمہیں اس طرح مجھے کرنل نادر کے دفتر میں بھیجنا ہی نہ چاہئے تھا۔"

"ہا....یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے ہی اسے اپنے تعاقب پر مجبور کیا ہے۔"

"اس سے بڑی حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔"

"چلو فی الحال اسے حماقت ہی سمجھ لو۔ جو میں کہوں کرتی جاؤ۔ تم اس کا وعدہ کر چکی ہو۔ ورنہ مجھے کسی بھی مدد کی ضرورت نہیں تھی سمجھیں؟"

"جب تک تم مجھے پوری اسکیم سے باخبر نہ کرو گے۔ میں کچھ نہیں کروں گی۔"

"اگر میں راستے سے ہٹ جاؤں تو تم اس گھر سے باہر قدم نکالنے کی بھی ہمت نہ کر سکو گی۔"

جولیا کسی سوچ میں پڑ گئی۔ پھر وہ کھڑکی کے قریب گئی اور جھانک کر باہر دیکھا۔ گلی کے موڑ پر ایک آدمی کچھ اس انداز سے کھڑا نظر آیا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔

عمران نے ایک کرسی میں گر کر اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

جولیا فون کی طرف واپس آئی۔ لیکن پھر ڈائیل کرتے کرتے رک گئی دو منٹ خاموش کھڑی رہی۔ پھر کھڑکی کی طرف آکر ایک بار پھر باہر جھانکنے لگی۔

وہ آدمی اب گلی کے اندر داخل ہو کر سامنے والے مکانات کی لائن کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے ان کے نمبروں سے کسی مخصوص مکان کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہو۔

جولیا بڑی تیزی سے فون کی طرف پلٹی اور کیپٹن خاور کے نمبر ڈائیل کرنے لگی۔

کیپٹن خاور سے اس نے وہ سب کچھ کہا جو کچھ دیر پہلے عمران کہہ چکا تھا۔ لیکن اسے یہ نہیں بتایا کہ مکان میں اسکے ساتھ اور کون ہے۔ خاور نے جواب میں کہا کہ وہ اور کیپٹن جعفری جلدی ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔

جیسے ہی وہ ریسیور رکھ کر مڑی۔ عمران اس کی طرف چیونگم کا پیکٹ بڑھاتا ہوا بولا.....

"ہو سکتا ہے کہ ہمیں رات کے کھانے کی بجائے چیونگم ہی پر قناعت کرنی پڑے۔"

جولیا کچھ نہیں بولی۔ وہ غور سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیا بتاؤں!..... یہاں تو گراموفون بھی نہیں ہے ورنہ رمبا..... یا..... والز ناچتا..... ویسے اپنی طرف ایک ہوتا ہے۔ نجی کا ناچ جس میں نہ آرکسٹرا کی ضرورت ہے..... اور نہ رقص کرنے کے لباس کی..... ہم!..... کچھ نہیں..... فی الحال میں صرف صبر کرنا چاہتا ہوں۔"

"اگر رات یہیں بسر کرنی پڑی تو.....؟"

"بسر کرلیں گے۔" عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"تمہارے سر پر بسر کرلیں گے..... یہاں بستر نہیں ہیں۔"

"فرض کرلیں گے کہ ہم اپنی قبروں میں آرام کر رہے ہیں۔"

"یعنی زمین پر لیٹیں گے؟ بستر کے بغیر.....؟"

"میرا دماغ مت چاٹو..... ورنہ تمہیں قتل کر کے فرار ہو جاؤں گا..... ہاں..... میرا نفس بڑا خراب ہے۔"

جولیا بڑبڑاتی ہوئی دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

دوسری صبح جولیا کو کرنل نادر کے دفتر جانا پڑا۔ وہ اور عمران ساتھ ہی ساتھ گھر سے باہر نکلے۔ لیکن قریب و دور انہیں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں دکھائی دیا جس کے متعلق شبہ کیا جا سکتا کہ وہ ان کی نگرانی کر رہا ہے۔

سڑک پر کچھ دور پیدل چلنے کے بعد ایک بس میں بیٹھ گئی۔ اور عمران دوسری سڑک پر مڑ گیا۔ ویسے جولیا مضطرب ضرور تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے۔ پچھلی رات اس نے ایک بار ایکس ٹو کو فون کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تھا۔ بلکہ یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ لائن انگیج ہے یا کلیئر..... کسی قسم کی آواز نہیں معلوم ہوئی..... صرف ہوا کی سائیں سائیں سنتی رہی تھی جو ماؤتھ پیس کے سوراخوں سے گھس کر

کان تک پہنچ رہی تھی۔

اس نے اس کا تذکرہ عمران سے بھی کیا تھا اور عمران نے اس پر کہا تھا ہو سکتا ہے کہ نگرانی کرنے والوں نے تار کاٹ دیئے ہوں۔ لیکن جولیا کٹے ہوئے تار دیکھنے کے لئے باہر نہیں نکلی تھی۔

دفتر پہنچ کر اس نے حاضری کے رجسٹر میں اپنا نام جولیا ہیور تھ لکھا..... عمران نے اسے یہی نام بتایا تھا۔ کیونکہ وہ خود ڈکسٹر ہیور تھ تھا۔ جولیا نے پچھلی رات ڈکسٹر کو ڈسٹر بنا کر عمران کا خوب مذاق اڑایا تھا۔

اسسٹنٹ منیجر نے اسے کچھ فائل دیئے جن میں اسے تقریباً نصف درجن نقلیں تیار کرنی تھیں۔ کام بہت معمولی سا تھا جو ایک گھنٹے کے بعد ختم ہو گیا اس نے اسسٹنٹ منیجر سے مزید کام کے لئے کہا۔

"اوہ..... مس ہیور تھ..... بس..... اب فی الحال آپ کو بیکار بیٹھنا پڑے گا" منیجر مسکرایا..... "وہ تو میں نے زبردستی آپ کے لئے جگہ خالی کرائی ہے۔ محض اس لئے کہ آپ کرنل نادر کو قریب سے دیکھ سکیں۔ میں اتنے اچھے آدمی کے متعلق کسی کی بھی بری رائے برداشت نہیں کر سکتا..... یہ ضرور ہے کہ ہمارے یہاں بھی کوئی لڑکی مستقل طور پر نہیں رکتی۔ لیکن اس کی وجہ وہ نہیں ہے جو عام طور پر بیان کی جاتی ہے بلکہ لڑکیاں اکتا جاتی ہیں۔ یہاں کے شریف آدمی ان سے فلرٹ نہیں کرتے۔ انہیں یہاں رو کھی پھیکی زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ یہاں صرف تنخواہ سے کام ہوتا ہے۔ کوئی فلرٹ کرنے والا ان کے لئے تحفے نہیں خریدتا۔ کرنل نادر ایک بااصول آدمی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ان کے آفس میں کوئی لڑکی کام کرتی ہے تو اسے لڑکی نہ سمجھا جائے۔ جنس مقابل کی حیثیت سے اس کے ساتھ کوئی ایسا برتاؤ نہ کیا جائے جس کی بناء پر آفس کے اوقات میں اسے اپنی جنس کا احساس ہو سکے!"

اتنی لمبی چوڑی تقریر کے جواب میں جولیا نے صرف اتنا کہا "مجھے اپنی غلط فہمی پر افسوس ہے۔"

اسسٹنٹ منیجر پھر شروع ہو گیا۔

"کرنل نادر اپنے آدمیوں سے برابری کا برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ اکثر کلرکوں کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر ان کے گھروں تک پہنچا آتے ہیں۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ پچھلے چھ ماہ

سے ایک کلرک کی بیوی دق میں مبتلا ہے۔ کرنل نادر اپنی جیب سے اس کا علاج کرا رہے ہیں کہاں ملے گا ایسا باس اس زمانے میں.... اور میں کیا کیا بتاؤں مس بیور تھا!.... کرنل نادر ایک عظیم آدمی ہیں۔"

جولیا سب کچھ تسلیم کرتی گئی۔ لیکن کسی مرد کے متعلق عورتوں کی چھٹی حس فوراً اعلان کر دیتی ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

جولیا نے پہلی ہی نظر میں کرنل نادر کے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی تھی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی محسوس کیا تھا کہ اس کی شخصیت میں اپنی بات منوانے کی صلاحیت بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

آفس ختم ہونے پر ساڑھے چار بجے وہ باہر نکلی۔ کرنل نادر اپنی کار کی طرف جا رہا تھا.... جولیا کو دیکھ کر رک گیا۔

"گھر جا رہی ہو؟" اس نے بڑی شفقت سے پوچھا۔

"جی ہاں!"

"چلو۔ میں اپنی گاڑی میں پہنچا دوں۔"

"ارے نہیں.... آپ کو تکلیف ہوگی۔" جولیا گھبرا گئی۔ اسے توقع نہیں تھی کہ پہلے ہی دن وہ اتنی بے تکلفی سے پیش آئے گا۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔" کرنل نادر نے اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر اسے کار کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ اس دوسری بے تکلفی پر جولیا بالکل ہی نروس ہو گئی۔ کرنل نادر کی شخصیت میں نہ جانے کون سی قوت تھی جس کے تحت جولیا جیسی دلیر عورتوں کی زبانیں بھی گنگ ہو جاتی تھیں۔

جولیا چپ چاپ اگلی سیٹ پر جا بیٹھی۔ اسے ہوش ہی نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ کہاں جا رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ کون ہے....

تقریباً پندرہ منٹ تک یہی کیفیت رہی۔ پھر اسے احساس ہوا کہ وہ ایک بڑی حماقت کر بیٹھی ہے۔ اسے اپنی کمزوری پر غصہ آ گیا ہے۔

قبل اس کے وہ کچھ کہتی۔ کرنل بولا "کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں مگر.... میں ادھر.... میرا مکان زیدی لین میں ہے.... زیرو روڈ پر...."

"اوہو! تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ میں سمجھا شاید صحیح جا رہا ہوں خیر کوئی بات نہیں۔ ہم آگے سے مڑ جائیں گے۔"

اس وقت وہ ماڈل ٹاؤن میں تھے.... اسے شہر کا آباد اور غیر آباد حصہ کہا جا سکتا تھا۔ آباد کے ساتھ ہی غیر آبادیوں کہا جا سکتا تھا کہ عمارتیں ایک دوسری سے کافی فاصلے پر تھیں اور یہاں بڑے بڑے لوگ آباد تھے۔ اس لئے یہاں دن کو بھی الو بولتے تھے جولیا اس کے کار موڑنے کی منتظر رہی۔ لیکن کار ماڈل ٹاؤن سے بھی گزر گئی.... اور اب وہ ایک ویرانے میں جا رہی تھی۔

اچانک جولیا کو اپنا پرس یاد آیا جو اس کی گود میں نہیں تھا۔

"کیا تمہیں اپنے پرس کی تلاش ہے؟" کرنل نادر نے پوچھا۔

"ہاں!" جولیا کے حلق سے بھرائی ہوئی سی آواز نکلی۔

"وہ میری رانوں کے نیچے ہے۔ تمہارے ہاتھ میں وہ پرس اچھا نہیں لگے گا جس میں اعشاریہ دو پانچ کا کوئی پستول بھی موجود ہو۔"

"تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟"

"میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں کتنا برا آدمی ہوں تم نے میرے متعلق یہی خیال ظاہر کیا تھا.... کیوں؟.... نہیں.... چپ چاپ بیٹھی رہو.... کار کی رفتار بہت تیز ہے.... تم اتر نہیں سکتیں اور نہ مجھ پر حملہ کر سکتی ہو.... کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے میرا ہاتھ بہک جائے اور ہم دونوں کسی درخت سے ٹکرا کر فنا ہو جائیں!"

جولیا پر ایک بار پھر بدحواسی طاری ہو گئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا دور ایک سیاہ سی وین آتی دکھائی دے رہی تھی۔

جولیا نے شدید ذہنی ہیجان کے باوجود بھی یہی سوچا کہ اس میں عمران کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا۔ کرنل نادر کی نظر ونڈ شیلڈ پر تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے کار روکی.... جولیا نے دروازہ کھول کر اترنا چاہا.... لیکن کرنل نادر نے اس کا بازو پکڑ لیا اور جولیا کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا بازو ٹوٹ ہی جائے گا۔ اسے یقین تھا کہ پیچھے آنے والی وین میں اس کا کوئی نہ کوئی مددگار ضرور ہے۔ اس لئے اس نے اپنی آواز میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"میرا بازو چھوڑو۔ میں تم سے ذرہ برابر بھی خائف نہیں ہوں۔"

جواب میں کرنل نادر نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگا کر کہا "اترو!"

"نہیں اتروں گی!"

"تمہاری مرضی...." کرنل نے لاپروائی سے اپنے شانوں کو جنبش دی اور سیٹ ہی پر بیٹھا رہا.... اتنے میں وہ وین بھی قریب آ گئی۔ سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی وین تھی۔ لیکن اسٹیرنگ کے پیچھے عمران یا جولیا کے کسی دوسرے مددگار کی بجائے وہی دراز قد آدمی موجود تھا جس کے لئے اسے کرنل نادر کے دفتر میں ملازمت کرنی پڑی تھی۔

وہ نیچے اترا اور کرنل نادر کی کار کا دروازہ کھول کر بڑی بیدردی سے جولیا کو نیچے کھینچ لیا۔

"اُدھر لے چلو... جھاڑیوں میں!" کرنل نادر ایک طرف ہاتھ اٹھا کر بولا اس کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

جولیا چیخ چیخ کر انہیں گالیاں دینے لگی۔ دفعتاً دراز قد آدمی نے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ لی اور دانت پیس کر بولا "گلا گھونٹ کر مار ڈالوں گا۔" پھر اس نے نیچے جھک کر اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ جولیا دونوں ہاتھوں سے اس کے سر کے بال نوچتی رہی۔ منہ پر تھپڑ لگاتی رہی لیکن وہ اسے اسی طرح اٹھائے چلتا رہا۔ پھر ایک جگہ کرنل نادر کے کہنے پر اسے زمین پر پٹخ دیا۔ جولیا کے سخت چوٹ آئی اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ یہ لوگ ذرہ برابر بھی رحم نہ کریں گے۔ وہ خاموش ہو گئی اور زمین سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں ایک بڑے سے چاقو کی نوک اس کے سینے سے آ لگی جس کا دستہ کرنل نادر کے ہاتھ میں تھا۔ کرنل نادر دراز قد آدمی سے کہہ رہا تھا۔ "تم دونوں گاڑیاں ادھر ہی لے آؤ۔ ان کا سڑک پر ہونا ٹھیک نہیں ہے۔"

دراز قد آدمی سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

"اب بتاؤ کہ تم حقیقتاً کون ہو؟" کرنل نادر نے جولیا سے کہا "میں بہت سفاک آدمی ہوں تمہیں سچ بولنے پر مجبور کرنے کے لئے سب کچھ کر گذروں گا۔"

جولیا کچھ نہ بولی۔ لیکن پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی خاموشی چاقو کی نوک گوشت ہی میں اتار دے گی۔

"میں ایک.... ایک.... غریب لڑکی ہوں۔" اس نے دردناک آواز بنانے کی کوشش کی۔

"غریب لڑکیاں اپنے پرس میں ریوالور نہیں لئے پھرتیں۔"

جولیا پھر خاموش ہو گئی۔ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا۔ اونچے درختوں پر نمناک سی نارنجی رنگ کی دھوپ کپکپا رہی تھی۔

"بولو!" نادر نے کہا اور چاقو کی نوک پر دباؤ بڑھ گیا۔

"جو کچھ بتانا تھا بتا چکی.... اب تم جو کچھ کہو کہہ دوں۔ پتہ نہیں تم کیا چاہتے ہو!" جولیا نے دل مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اتنے میں دراز قد آدمی کرنل نادر کی کار وہاں لے آیا اور اسے چھوڑ کر دوبارہ سڑک کی طرف چلا گیا۔ سڑک اور اس جگہ کے درمیان اونچی نیچی جھاڑیاں حائل تھیں۔ کار کو لانے کے لئے اسے ایک نالے میں اترنا پڑا تھا۔

"اچھا!" کرنل نادر نے چاقو کی نوک اس کے سینے سے ہٹاتے ہوئے کہا "وہی تم سے سمجھے گا۔ میں اس سے زیادہ سفاک نہیں ہوں.... تم بہت خوبصورت ہو مجھے تم پر رحم آتا ہے۔ وہ پہلے تمہارے دونوں کان کاٹے گا۔ پھر ناک پھر انگلیاں.... حتی کہ تم بتاؤ گی یا مر جاؤ گی۔ جس وین میں وہ آیا ہے اس میں زمین کھودنے کا سامان بھی موجود ہے۔ پھر تم خود سمجھ سکتی ہو کہ تمہاری لاش بھی کسی کو نہ ملے گی۔" جولیا کانپ گئی وہ زمین پر پڑی اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔ وہ خود میں اتنی طاقت بھی محسوس نہیں کر رہی تھی کہ زمین سے اٹھ سکتی۔

دراز قد آدمی وین بھی وہیں لے آیا اس بار اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی جولیا کی روح فنا ہو گئی۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھیانک نظر آ رہا تھا۔

"اسے سنبھالو!" کرنل نادر نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں۔" اس نے سرد لہجے میں کہا "عورتوں کے معاملہ میں تم بزدلی کی حد تک کمزور ہو!"

وہ جولیا کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران نے جھاڑیوں سے سر نکال کر کہا "ذرا خیال رہے اس کی ہڈیاں ٹوٹنے نہ پائیں۔ میں اس کا ڈھانچہ اپنے ڈرائنگ روم میں رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

عمران جھاڑیوں سے نکل آیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں پستول تھے اور ان کے رخ ان دونوں کی طرف تھے۔ اس وقت عمران اپنی صحیح شکل و صورت میں تھا جولیا اسے دیکھتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے رکھو۔" عمران نے سخت لہجے میں کہا اور آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھنے لگا۔

اچانک لمبے آدمی نے کسی بندر کی طرح عمران پر چھلانگ لگائی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر ڈھیر ہو گیا۔ کیونکہ پستول کی نال سے پانی کی دھاریں نکل کر اس کے چہرے پر پڑی تھیں۔ یہی برتاؤ اس نے کرنل نادر کے ساتھ بھی کیا۔ دونوں اپنے چہروں پر ہاتھ رکھے بری طرح دہاڑ رہے تھے۔ عمران نے لمبے آدمی کی کمر پر ایک زوردار لات رسید کی اور وہ پھر منہ کے بل زمین پر گرا۔

"ارے دیکھتی کیا ہو شروع ہو جاؤ!" عمران نے جولیا سے کہا لیکن اس نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی۔ عمران نے کرنل نادر کے بھی لات رسید کی اور وہ بھی اسے گالیاں دیتا ہوا منہ کے بل جا گرا۔ ذرا سی دیر میں وہ دونوں بھوت بن گئے۔ ان کے چہروں پر مٹی کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ آنکھیں بند تھیں اور وہ درد سے چیخ رہے تھے۔ اندھوں کی طرح چیخ چیخ کر ہوا سے لڑ رہے تھے۔ ایک بار دراز قد آدمی ان کی آواز پر اس کی طرف مکا تان کر دوڑا اور عمران نے کرنل نادر کو اس پر دھکیل دیا۔ دراز قد آدمی کا اٹھا ہوا ہاتھ پوری قوت سے کرنل نادر کی ناک پر پڑا اور کرنل نادر نے دہاڑ کر اس کی گردن پکڑ لی۔

"میں ہوں نادر!... میں ہوں...." دراز قد آدمی چیخا اور جولیا بے ساختہ ہنس پڑی۔

عمران نے بھی احمقوں کی طرح ہنسنا شروع کر دیا۔

پھر ایک طوفان بد تمیزی برپا ہو گیا۔ عمران انہیں آواز دیتا وہ آواز پر جھپٹتے اور عمران آگے بڑھ کر ٹنگی مار دیتا اور وہ گالیاں بکتے ہوئے نیچے چلے آتے۔

ایک بار جولیا نے اسی طرح عمران کو گرا دیا۔

"ہائیں.... یہ کیا....؟" عمران بسور کر بولا۔

"تمہاری بدولت مجھے اتنی پریشانی ہوئی ہے اور اب اس حماقت کا مقصد سمجھ میں نہیں آرہا۔"

"ابھی سمجھ جاؤ گی۔" عمران سر ہلا کر بولا اور وہ دونوں مخالف سمتوں سے اس کی آواز پر دوڑے اور آپس میں ٹکرا کر رہ گئے۔ دونوں کی زبانوں سے گالیاں نکلیں اور کرنل نادر نے چیخ کر کہا "میں ہوں...." ان دونوں کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔ وہ کبھی کبھی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے لیکن پھر اسی طرح بند کر لیتے جیسے وہاں ناقابل برداشت قسم کی روشنی ہو۔

اس بار دراز قد آدمی کرنل کے چیخنے کے باوجود بھی اس کی مرمت کرتا رہا

"میں تمہیں مار ڈالوں گا۔ تمہاری ہوس پرستی نے یہ وقت دکھایا۔ میں تمہیں منع کر رہا تھا کہ لڑکی کو ادھر نہ لاؤ۔"

پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو کاٹنے اور جھنجھوڑنے لگے۔

"اب ختم بھی کرو.... یہ قصہ!" جولیا نے آہستہ سے کہا

"ٹھہرو! انہیں اچھی طرح لڑ لینے دو جب ان میں سکت نہ رہ جائے گی تو باندھ لوں گا۔ میں کم سے کم تکلیف اٹھانے کا عادی ہوں۔ دھول دھپے سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا.... تم خود سوچو اگر میں ایسے طریقے اختیار نہ کروں تو میرا کام کیسے چلے.... نہ میں صاحب اختیار ہوں اور نہ میرے ہاتھ میں قانون.... فیاض ہوتا تو پوری گارد کے ساتھ چڑھ دوڑتا.... لیکن میرا دعویٰ ہے کہ اس کے باوجود بھی یہ دونوں نکل جاتے!"

O

تھوڑی دیر بعد دونوں کرنل نادر کی کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور کار شہر کی طرف

جاری تھی۔ دراز قد آدمی اور کرنل نادر پچھلی سیٹ پر بیہوش پڑے تھے۔ ان کے ہاتھ پیر جکڑے ہوئے تھے اور عمران نے ان کے منہ میں حلق تک رومال ٹھونس دیئے تھے۔ دراز قد آدمی کی وین وہیں جنگل میں چھوڑ دی گئی تھی۔

"یہ ایک بڑا لمبا چکر تھا۔" عمران کہہ رہا تھا۔ "یہ لوگ ایک جنگ باز ملک کے ایجنٹ ہیں۔ عرصہ سے ان کی خفیہ سرگرمیاں یہاں جاری تھیں۔ انہوں نے سنگبار کی بعض پہاڑیوں میں اپنے خفیہ تہہ خانے بنا رکھے تھے۔ وہاں ان کے قیدی رکھے جاتے تھے۔ اور یہ قیدی اہم ترین سرکاری آفیسرز ہوتے تھے۔ وہ ان سے سرکاری راز حاصل کرنے کے لئے انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیتے اور بعض اوقات ان کے آدمی ان گمشدہ آفیسروں کے عہدے تک سنبھال لیتے۔ اب اپنے محکمے کے کرنل زیدی ہی کی مثال لے لو!"

"کیا تمہیں ان سب باتوں کا علم ہے۔" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں مجھے ان کا علم ہے اور ساتھ ہی اس بات پر افسوس بھی ہے کہ یہاں اس شہر میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس کی صلاحیتوں کو میں نہیں پہنچ سکتا۔ معلوم نہیں وہ کون ہے.... کہاں ہے۔ لیکن وہ بڑے خطرناک لمحات میں میری مدد کرتا ہے اس سے ہمیشہ فون ہی پر گفتگو ہوتی ہے۔ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ تم کرنل نادر کے آفس کے سامنے ملو گی.... اسی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں کرنل نادر کے آفس میں کام کرنے پر مجبور کروں.... کیا تم مجھے بتا سکو گی کہ وہ کون ہے۔ یا تم آٹھوں کے درمیان کوئی نواں آدمی بھی موجود ہے۔"

"نہیں!" جولیا نے حیرت سے کہا۔ "میں تو ایسے کسی آدمی کو نہیں جانتی۔" اس نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا اور سوچ رہی تھی کہ ایکس ٹو کتنی خوبصورتی سے اپنا کام نکالتا ہے۔

"خیر۔" عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا "کبھی نہ کبھی تو یہ معلوم ہو کر ہی رہے گا کہ وہ کون ہے.... عمران سے بچ کر کہاں جائے گا۔"

جولیا اس پر کچھ نہیں بولی اور عمران نے کہا "ہاں تو شاید انہیں یہ یقین تھا کہ سنگبار کی زیر تعمیر سڑک کے سلسلے میں ان کے قید خانوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن ان کے اندازے کے خلاف ان کا ایک قید خانہ منہدم ہو گیا۔ اس کے نیچے کئی آدمی کچلے گئے اور ان کا خون چٹانوں میں

بہ نکلا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ راز ظاہر ہو جائے گا تو دوسرا قید خانہ انہوں نے خود ہی ڈائنامائیٹ سے اڑا دیا۔ اسی قید خانے کے پتھروں کے نیچے سے کرنل زیدی کی بھی لاش نکلی تھی۔"

"لیکن وہ انہیں وہاں رکھتے ہی کیوں تھے۔ ختم کیوں نہیں کر دیتے تھے۔" جولیا نے پوچھا۔

"اوہ.... ہو سکتا ہے کہ بہتیروں کو ختم بھی کر دیتے رہے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کو زندہ رکھتے تھے جن سے کوئی اہم راز معلوم ہو جانے کا امکان نظر آتا تھا۔"

"مگر تم ان کے خلاف ثبوت کیسے مہیا کرو گے؟"

"میں آج دن بھر جھک نہیں مارتا رہا ہوں۔ میں نے ان کے کئی خفیہ اڈوں کا پتہ لگایا ہے۔ جہاں سے کرنل نادر کے خلاف کافی مواد مل جائے گا۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میں ان کے سرغنہ کو پہلے ہی پکڑ چکا ہوں.... بھوری ڈاڑھی والا ایک غیر ملکی جو بڑی فصیح اردو کسی اہل زبان کی طرح بولتا تھا۔"

"وہ تمہیں کہاں ملا؟" جولیا نے حیرت سے کہا۔

"انہیں خفیہ اڈوں میں سے ایک میں.... پہلے وہ ریکسن اسٹریٹ کے آسیب زدہ مکان میں رہتا تھا۔ بہرحال اگر یہ سارے ثبوت نہ ہوتے تب بھی میرا کام تو بن گیا تھا۔ ثبوت کے لئے یہ دراز قد آدمی کافی ہوتا۔ جس کی انگلیوں کے نشانات پروین کے فلیٹ میں ملے تھے اور اس کے علاوہ اس کی انگلیوں کے نشانات کرنل زیدی کی میز اور کرسی پر بھی ملے تھے۔ پروین بھی اس گروہ سے تعلق رکھتی تھی۔ اسے صرف اس لئے قتل کر دیا گیا کہ وہ میری نظر میں آگئی تھی.... ہاں ٹھہرو!"

لینڈ کسٹم پوسٹ کی عمارت آگئی تھی۔

"مجھے بہت شدت سے پیاس لگی ہے۔ میں پانی پی کر آتا ہوں۔"

عمران کار روک کر نیچے اتر گیا۔ وہ دراصل یہاں سے کیپٹن جعفری کو بحیثیت ایکس ٹو فون کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اسے اطلاع دی کہ عمران جولیا سمیت دو مجرموں کو لا رہا ہے۔ وہ اپنے آدمیوں سمیت ماڈل ٹاؤن کے باہر پہنچ جائے۔

اندھیرا پوری طرح پھیل گیا۔ عمران واپس آیا۔ کار اسٹارٹ کی۔ پھر انجن بند کر کے کچھ بڑبڑاتا ہوا نیچے اتر گیا۔ وہ خواہ مخواہ دیر کرنے کے لئے بونٹ اٹھا کر انجن دیکھنے لگا۔ مقصد دراصل یہ تھا کہ اتنی دیر میں جولیا کے دوسرے ساتھی ماڈل ٹاؤن کے قریب پہنچ جائیں اور وہ ڈرامائی انداز میں اس ڈرامے کا ڈراپ سین کر دیں۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ پھر اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوا جولیا سے بولا "کیا تم نے کوئی حرکت کی تھی انجن کے ساتھ؟"

"نہیں تو! مگر یہ بتاؤ کہ تم یک بیک ان جھاڑیوں میں کیسے جا پہنچے تھے؟"

"مجھے یہ دراز قد آدمی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"ارے میں اسی وین کے پچھلے حصے میں چھپ گیا تھا۔"

"اور تم اتنی دیر تک خاموش رہے تھے۔" جولیا دانت پیس کر بولی۔ "اس وقت بھی کچھ نہیں بولے۔ جب وہ سور کا بچہ مجھے اٹھا کر جھاڑیوں میں لے گیا تھا۔"

"آہا۔ مجھے لطف آ رہا تھا.... تم نے خوب خوب طمانچے لگائے تھے اسکے۔"

"کبھی نہ کبھی اس کا بدلہ ضرور لوں گی۔"

قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا۔ اچانک اسے کار کی رفتار کم کر دینی پڑی سامنے سات آدمی راستہ روکے کھڑے تھے۔ عمران ہارن پر ہارن دیتا رہا۔ لیکن وہ اپنی جگہوں سے ہلے تک نہیں۔ اس نے کار روک دی۔ اور پھر سارجنٹ ناشاد کی آواز آئی۔ "اتر آؤ بھتیجے چپ چاپ.... خیریت اسی میں ہے۔"

"دیکھا تم نے!" عمران کسی لڑاکا عورت کے انداز میں جولیا کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔ "یہ لوگ آگئے میری محنت برباد کرنے.... خدا انہیں غارت کرے۔"

"بھتیجے! تم نے سنا نہیں؟" سارجنٹ ناشاد نے پھر للکارا۔ اور دوسرے ہی لمحے میں کسی نے دروازہ کھول کر عمران کو نیچے کھینچ لیا۔

"ارے! تم بیٹھی دیکھ رہی ہو تمہیں بھیڑیا لے جائے۔" عمران نے جولیا کو مخاطب کیا۔ مگر وہ کچھ بولی نہیں۔ ویسے اسے بھی ان لوگوں کی یہ حرکت گراں گذری تھی۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ

جو کچھ بھی ہو رہا ہے ایکس ٹو کے حکم سے ہو رہا ہے اس بے چاری کو کیا علم کہ ایکس ٹو اس وقت بھی اس کے قریب کھڑا ان سب کو اچھی طرح الو بنا رہا ہے۔

جیسے ہی کار حرکت میں آئی عمران نے چیخ کر کہا۔ "خدا کرے تم سبھوں کی.... بیویاں مر جائیں.... اور جولیا کو زندگی بھر.... وہ نہ نصیب ہو.... شوہر.... شوہر....!"

O

دوسری صبح عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اپنے ملازم سلیمان کو ڈیکارٹس کا انٹرایکشن ازم سمجھا رہا تھا۔ آخر بکواس کرتے کرتے رک کر پوچھا "کیا سمجھا؟"

"سمجھ گیا صاحب!"

"کیا سمجھ گیا؟"

"انٹر کلاس پینیل گلینڈ پر ہوتا ہے۔"

"انٹرایکشن ازم۔" عمران دہاڑا.... "پینیل گلینڈ.... ابے تو کبھی بڑا آدمی نہیں بن سکتا۔ ہمیشہ جوتیاں سٹکائے گا۔ ہپ، دیکھو، کون ہے باہر۔ دروازہ کھولو!"

بند دروازے پر بڑی دیر سے کوئی دستک دے رہا تھا۔ سلیمان نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ سامنے کیپٹن فیاض نظر آیا اور عمران نے چیخ کر کہا۔ "ابے او سلیمان کے بچے یہ تو نے کیا کیا؟"

فیاض اندر آگیا۔ وہ قہر آلود نظروں سے عمران کو گھور رہا تھا۔ سلیمان چپ چاپ وہاں سے کھسک گیا۔

"کچھ بھی ہو۔" فیاض غرایا "تمہارے ہتھکڑیاں ضرور لگاؤں گا۔ تم نے مجھے بھی ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا تم مجرموں کو براہ راست میرے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔ میرے پاس تمہارا وارنٹ ہے اور چونکہ پروین کے ریوالور پر تمہاری انگلیوں کے نشانات ملے تھے اس لئے تم عدالت ہی میں اپنی صفائی پیش کر سکو گے۔"

"میں یہیں اپنی صفائی پیش کر سکتا ہوں۔" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا۔ "میں صبح اٹھ کر نہایا ہوں۔ دانت صاف کئے ہیں ہمدرد منجن سے۔ ہاتھ کی صفائی تم بارہا دکھا چکے ہو۔ ویسے میں

تمہیں اس طبقے کا آدمی نہیں سمجھتا جسکا رزق پیٹ کی صفائی پر منحصر ہے۔ اتنی صفائیاں دے چکا۔ اب اگر تم اتنی ذرا سی بات کیلئے عدالت میں کھینچو تو خدا کرے تمہاری بیوی بیوہ ہو جائے۔"

"تم شاید مذاق سمجھتے ہو۔" فیاض جیب میں ہاتھ ڈال کر وارنٹ نکالتا ہوا بولا "یہ ہے وارنٹ اور دوسری جیب میں ہتھکڑیوں کا جوڑا ہے۔ میں مجبور ہوں یہ تمہارے والد کا حکم ہے کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کی جائے۔"

"ارے یار میں ان کا بیٹا ہوں۔ رشوت میں نہیں ملا تھا۔" عمران نے بھی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اپنے کاغذ بدل کر انہیں غور سے پڑھیں۔"

فیاض کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ اسے مجرم محکمہ خارجہ کے توسط سے ملے تھے اور محکمہ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان تھے۔ ایسی حالت میں اسے پہلے ہی سے خدشہ تھا کہ شاید وہ عمران پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان کی نظروں میں عمران کی کتنی وقعت ہے۔ ویسے یہ بات تو اس کے فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ عمران بھی محکمہ خارجہ کے کسی شعبے کا اعلیٰ آفیسر ہو سکتا ہے۔ اس نے عمران کے ہاتھ سے اپنے حاصل کئے ہوئے وارنٹ کی منسوخی کا حکم نامہ لے کر دیکھا اور اس کے ہونٹ بھی خشک ہو گئے۔

"میں نہیں مانتا۔" فیاض نے کھسیانے انداز میں کہا "ابھی معلوم کئے لیتا ہوں پھر دیکھوں گا تمہیں۔"

"اس بار ذرا سرمہ لگا کر دیکھنا۔ تاکہ میں وہیں کا وہیں مر کر رہ جاؤں۔ ارے باپ رے! ذرا سوچو تو.... تمہاری آنکھوں میں سرمہ.... ہے.... ہے....!"

فیاض نے ٹیلیفون اپنی طرف کھینچ کر کسی کو فون کیا اور جب گفتگو شروع کی تو معلوم ہوا کہ وہ اسی مجسٹریٹ سے ہمکلام ہے جس نے عمران کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا تھا لیکن شاید دوسری طرف سے ملے ہوئے جوابات مایوس کن تھے کیونکہ ذرا سی ہی دیر میں فیاض کے چہرے پر مردنی چھا گئی اور آنکھوں سے بے بسی جھلکنے لگی تھی۔ ریسیور رکھ کر اس نے جیب سے رومال نکالا۔ اور پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگا۔

"کوکا کولا.... منگاؤں تمہارے لئے؟" عمران نے بڑے ادب سے پوچھا۔

" آج ہی میں استعفیٰ دے رہا ہوں۔" فیاض دہاڑا۔

"اس طرح تم اپنی آئندہ نسلوں پر رحم کرو گے۔ خدا تمہاری مغفرت کرے استعفیٰ دینے کے بعد سیدھے یہیں آنا سوپر فیاض! میں تمہیں دوسرا دھندہ بتاؤں گا۔"

"بکواس مت کرو۔" فیاض نے دانت پیس کر کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجی عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف جولیا نافٹز واٹر تھی اس نے عمران کے ٹیلیفون کے وہ نمبر ڈائل کئے تھے جو ٹیلیفون ڈائرکٹری میں موجود تھے۔

"ہیلو عمران!"

"عمران کا جنازہ تیار ہے آکر شرکت کرو۔" وہ رو دینے والی آواز میں بولا "تم لوگ بڑے احسان فراموش ہو۔ تمہارے لئے میں نے اتنی محنت کی اور تم نے میرے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔"

"میں کیا کرتی.... دوسروں نے...."

"او بتاتی ہو مجھے.... مجھے یہ اسی کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ اسے لکھ لو کہ میں فیاض ہی کی طرح عنقریب اس کا بھی بیڑہ غرق کر دوں گا۔"

"پتہ نہیں تم کس آدمی کا تذکرہ کر رہے ہو۔ میں ایسے کسی آدمی کو نہیں جانتی! اگر تمہارے وارنٹ کا کیا ہوا؟"

"تم سے مطلب؟.... تم نے تو اپنا الو سیدھا کر لیا۔"

"نہیں.... بتاؤ کیا ہوا؟"

"کچھ بھی نہیں!.... دروازہ بند کئے بیٹھا ہوں۔ پتہ نہیں کب گرفتار کر لیا جاؤں!"....
عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

﴿ختم شد﴾

اس ناول کے نام، مقام، کردار اور کہانی سے
تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں۔

پبلیشر ....خالد سلطان
پرنٹر ....بھائی پریس

سیل ڈپو: عثمان ٹریڈرز
الکریم مارکیٹ، مین کبیر سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔ فون : 7321970

عمران سیریز نمبر 12

لاشوں کا بازار

(مکمل ناول)

کی داستان ہے۔ اس کہانی میں وہ آپ کو احمق بھی نظر آئے گا اور عقلمند بھی۔ مگر اس کے نقطۂ نظر سے حماقتیں ہی زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ احمق ہی رہنا چاہتا ہے! رہنے دیجئے.... آپ کا کیا جاتا ہے....

ابنِ صفی

(1)

ڈکسن ہال میں آج ریتی ڈکسن کا جشن سالگرہ تھا!..... ریتی ڈکسن سر والٹر ڈکسن کی اکلوتی لڑکی تھی!.... اکلوتی لڑکی نہ ہوتی جب بھی جشن سالگرہ اسی طرح شان و شوکت کے ساتھ برپا ہوتا کیونکہ سر والٹر نے نہ صرف آبائی دولت کو برقرار رکھا تھا بلکہ ان کی اپنی پیدا کی ہوئی دولت بھی کافی تھی.... اخراجات کے معاملے میں وہ اعتدال پسند تھے! لیکن اس قسم کے مواقع یا اپنی شان اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دل کھول کر خرچ کرتے!.... خاندانی آدمی تو تھے ہی لیکن لندن میں پولیس کمشنر کے عہدے پر فائز ہونے کی بناء پر ان کا سوشل اسٹیٹس اور بھی بڑھ گیا تھا اس لئے ان کے مہمانوں میں معمولی آدمی نہیں تھے!.... جن میں غیر ملکی بھی تھے۔ لیکن سب اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے!.... ان کے بعض دوست اس دعوت میں شرکت کرنے کے لئے آج ہی فرانس سے یہاں پہنچے تھے!..... مہمانوں میں ڈچز آف ونڈلمیر بھی تھی۔ جسے کتے پالنے کا شوق تھا!.... اور جو اپنے دشمنوں میں "کتوں کی والدہ محترمہ" کہلاتی تھی!.... جس کے بڑھاپے پر جوان عورتیں بے تحاشہ قہقہے لگاتی تھیں! کیونکہ وہ بناؤ سنگھار کے معاملے میں بعض اوقات ان کے کان بھی کتر جاتی تھی! نوجوان مردوں میں وہ بے حد مقبول تھی کیونکہ مشہور تھا کہ وہ انہیں بڑی بڑی رقمیں بطور قرض دے کر ہمیشہ بھول جایا کرتی ہے!

مہمانوں میں نوجوان لارڈ وگنفیلڈ بھی تھا..... جس کی شہرت سارے انگلینڈ میں تھی!..... عورتیں اس کے گرد منڈلاتی تھیں اور وہ ایک شاہ خرچ قارون تھا؟.... بوڑھے لارڈ وگنفیلڈ نے اپنے بعد بہت بڑی دولت چھوڑی تھی!.... پتہ نہیں اب بھی وہی چل رہی تھی یا اب شاہ

ترجی کا انحصار قرض پر تھا — بہر حال اس کا شمار لندن کے معزز ترین لوگوں میں تھا۔

یہاں بڑی مونچھوں اور بھاری جبڑوں والا جنرل ڈیگال بھی تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ چوتھائی لندن ہر وقت خرید سکتا ہے! وہ آج ہی فرانس سے آیا تھا۔۔۔۔ اس کے ساتھ اس کی لڑکی رومیلا بھی آئی تھی! جس کے سینے پر جگمگاتے ہوئے جواہرات کے ہار کی قیمت کا تخمینہ دس ہزار پونڈ لگایا جاتا تھا! وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔ اس کی آنکھیں بڑی اور گھنی پلکوں والی تھیں!۔۔۔ ہونٹوں کے لئے یاقوت کی قاشوں کی تشبیہ پرانی ضرور ہو سکتی تھی لیکن سو فیصد مناسب!۔۔۔ گلاب کی پنکھڑیوں میں وہ سختی ہوا سا گداز کہاں ورنہ لارڈ وکفیلڈ کے ذہن میں یہی تشبیہ آئی اور وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا! اس نے دو ایک بار اس سے قریب ہونے کی کوشش بھی کی لیکن رومیلا سے لفٹ نہیں ملی! وہ تو اس مشرقی شہزادے کو دیکھ رہی تھی! اس کے جسم پر سلک کا ایک خوبصورت لبادہ تھا اور سر پر پگڑی۔۔۔۔ اور پگڑی پر شتر مرغ کا پر لہرا رہا تھا! وہ بہت خوبصورت تھا! لیکن چہرے پر حماقت کے آثار نظر آرہے تھے! جب ریبی موم بتی شمعیں بجھا کر کیک کاٹ رہی تھی اس وقت اس مشرقی شہزادے نے اسے دعا دی تھی!۔۔۔ ہاتھ اٹھانے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دعا دی ہو! لیکن اس نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا ویسے اگر وہاں کوئی اردو جاننے والا ہوتا تو اس مشرقی شہزادے کی بولیاں بھی نہ تھیں! اس نے کہا تھا!

"اگر تم میرے ملک میں ہوتیں تو بجرے کی روٹیاں پکاتے پکاتے تمہارے ہاتھ سیاہ پڑ جاتے۔

"خدا تجھے کسی دہقان سے آشنا کرے"

رومیلا اس میں بڑی کشش محسوس کر رہی تھی!۔۔۔ جب رقص کے لئے وہ سب عمارت کے وسیع ہال میں اکٹھا ہوئے تو رومیلا نے ریبی سے اس کے متعلق پوچھا۔

"وہ۔۔۔!" ریبی مسکرائی "سر کیک ہے!۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا احمق"

"اپنے قومی لباس میں ہے!" رومیلا نے پوچھا

"میں نہیں جانتی کہ اس کا قومی لباس کون سا ہے!۔۔۔ اس طرح کے جسم پر میں نے ہزار قسم کے لباس دیکھے ہیں!"

"کوئی مشرقی شہزادہ ہوگا۔۔۔ کیا نام ہے!۔۔۔"

"ملو گی اس سے!"

"ضرور۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔ مجھے مشرق سے عشق ہے! اس وقت تو یہ پرانی کہانیوں کا شہزادہ معلوم ہو رہا ہے!"

ریبی ہنسے گی! لیکن کچھ کہا نہیں وہ اسے اس مشرقی شہزادے کے قریب لے گئی۔۔۔ جو کونے میں کھڑا اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کوئی شرمیلی لڑکی بے لگام مردوں کے درمیان پھنس گئی ہو!

"مسٹر علی عمران!۔۔۔" ریبی نے کہا "اور یہ موزیل رومیلا ڈیگال۔۔۔!"

"سلام علیکم!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں پیشانی تک ہاتھ لے گیا!۔۔۔ پھر مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ "پرنس آف ڈھمپ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔۔۔"

"اور میرے لئے بھی یہی کہئے!" رومیلا مسکرائی۔۔۔

"آج دن بھر موسم بڑا واہیات رہا!" عمران نے کہا!

"مجھے احساس ہی نہ ہو سکا" رومیلا بولی "لندن مجھے بہت پسند ہے!"

"یہاں ہوا کی راتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہیں!"

"آپ ادھر سے ہیں!۔۔۔"

"میرے دادا کا انتقال وہیں ہوا تھا۔۔۔" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!

"ارے تم میری سالگرہ کے موقعے پر بھی یہی غمناک تذکرہ لے بیٹھے!" ریبی نے غصیلی آواز میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے۔۔۔ مس ڈیگال!۔۔۔"

"میں ابھی آئی!" ریبی انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی!

"فرانس آپ کو کیسا لگا۔۔۔ پرنس ڈھمپ"

"آہا۔۔۔ فرانس کے موسم کا کیا کہنا۔۔۔ بس یہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔ جیسے جیسے۔۔۔!"

"میں پیرس میں رہتی ہوں!"

"تب تو آپ بڑی خوش قسمت ہیں! وہاں کا موسم۔۔۔"

"موسم!۔۔۔ آخر آپ اتنی بار موسم موسم کیوں کہتے ہیں!"

"نہ کہوں... اف فوہ... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجھے الو بھی بناتے ہیں... معاف کیجئے گا... مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ پہلی ملاقات پر موسم وغیرہ کی باتیں کی جاتی ہیں۔"

رومیلا ہنسنے لگی!... پھر اس نے کہا!

"میں تکلفات کی عادی نہیں ہوں!... آپ مجھ سے موسم کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں!"

"اب تو ضرور کروں گا... میرا دل چاہتا ہے بہت سی باتیں کروں!... اور کیا بتاؤں پہلی ملاقات ہی سے موسم کی باتیں کرتا آرہا ہوں اور دوسری ملاقات آج تک کسی سے ہوئی ہی نہیں!"

"چہ چہ!" رومیلا نے افسوس ظاہر کیا!

"تو اب میں دوسری قسم کی گفتگو شروع کروں!" عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا!

"ضرور...!" رومیلا اس میں بے تحاشہ دلچسپی لے رہی تھی!

"مگر دوسری قسم کی باتیں!" عمران سوچنے لگا" دوسری قسم کی کون سی باتیں کی جائیں... اچھا آپ کو مرغیوں سے دلچسپی ہے!"...

"صبح کے ناشتے میں انڈوں کی حد تک!" رومیلا نے جواب دیا!

"میرے محلات میں پچاسی ہزار مرغیاں ہیں!"

"نہیں!..." رومیلا نے حیرت ظاہر کی!

"آپ میرے ڈیڈی کو خط لکھ کر دریافت کر سکتی ہیں!"

"اتنی مرغیاں! میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھیں!"

"واہ... بڑا روح پرور منظر ہوتا ہے! جب ساری مرغیاں ایک ساتھ کڑکڑاتی ہیں! اور جب ایک بار تقریباً اسی ہزار انڈے ملتے ہیں واہ... واہ... یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے!"

"اتنے انڈے کیا ہوتے ہوں گے!..."

"ریاست کے عوام میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں! اس سے ان کا معیار حیات ناشتے کے وقت بلند ہو جاتا ہے...!"

"محلات میں گندگی بہت پھیلتی ہوگی!" رومیلا نے کہا۔

"ہرگز نہیں!... ہر مرغی کے پیچھے ایک آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے۔"

"میرے خدا... کتنے مصارف ہوتے ہوں گے! مشرق کے شہزادے عجیب ہیں اسی لئے مجھے مشرق سے بہت محبت ہے!"

"آپ دس مرغیوں سے شروعات کیجئے!" عمران نے اسے مشورہ دیا!

"ڈیڈی مجھے قتل کر دیں گے! انہیں مرغیوں سے بڑی نفرت ہے!"

"انہیں سمجھائیے کہ وہ غلطی پر ہیں!"

رقص کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!

"اب آپ کے احباب آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!..." عمران نے کہا۔

"نہیں! یہاں میرا کوئی دوست نہیں ہے!"

"آہا دیکھئے... لارڈ وگلیلڈ ادھر ہی تشریف لا رہے ہیں! شاید وہ آپ سے رقص کی درخواست کریں گے!"

"وحشت!... اس بلڈاگ کے ساتھ تو میں نہ رقص کروں گی! آپ نے ابھی مجھ سے رقص کے لئے کہا تھا..."

"ہم... میں نے...!" عمران نے حیرت سے کہا! لیکن دوسرے ہی لمحے میں رومیلا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا... اور پھر وہیں سے وہ والز ناچتے ہوئے رقص کرنے والوں کی بھیڑ میں پہنچ گئے! لارڈ وگلیلڈ کے قریب سے گذرتے وقت عمران نے بلند آواز میں رومیلا سے کہا" کنفیوشس نے کہا تھا کہ ایک دن سورج کی روشنی... تاریکیوں میں جا سوئے گی... اس لئے سورج کو سلیپنگ سوٹ سلوا لینا چاہئے!..." لارڈ وگلیلڈ جو شاید رومیلا ہی کی توقع پر رقص میں شریک نہیں ہوا تھا کھسیانے انداز میں مسکراتا ہوا دوسری طرف چلا گیا!

لیڈی آف وٹولیر کلب چیئر میں بیٹھی ہوئی رقص دیکھ رہی تھی!

"ہلو ڈوگی!... اس نے لارڈ وگلیلڈ کو مخاطب کیا" مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!"

"ہاں... میں تنہا ہوں!" لارڈ وگلیلڈ اس کے قریب ہی بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!"

"مگر ایشن کے یہاں کی تقریب میں بھی کسی کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے!"

"کیا جنرل ڈیگال کی لڑکی پہلی بار لندن آئی ہے!" لارڈ وگنفیلڈ نے اس سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی! وہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہے!" ڈچز آف وڈلیر نے کہا! پھر اس کی طرف جھک کر آہستہ سے رازدارانہ انداز میں بولی "یہ جنرل ڈیگال کوئی خاندانی آدمی نہیں ہے! اس کا باپ ایک دوا فروش تھا اور ماں ایک موچی کی لڑکی! جب یہ چھوٹے آدمی ترقی کر جاتے ہیں تو ان کے دماغ آسمان پر ہوتے ہیں! میں نہیں سمجھتی کہ سر ڈیکن نے اسے کیوں منہ لگایا ہے!... اس کی لڑکی کو دیکھو! وہ اس احمق مشرقی کے ساتھ ناچ رہی ہے!..."

"یہ مشرقی کون ہے!..."

"سر ڈیکن کے کسی دوست کا لڑکا!... یہاں سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے!"

"شہزادہ ہے!"

"پتہ نہیں کیا ہے! میں نہیں جانتی!... ویسے سر ڈیکن کے ساتھ یہیں رہتا ہے!"

"یہیں رہتا ہے!" لارڈ وگنفیلڈ کے لہجے میں حیرت تھی!

پھر وہ دونوں اس وقت تک خاموش بیٹھے رہے جب تک کہ رقص کی موسیقی ختم نہیں ہو گئی!... لارڈ وگنفیلڈ اب بھی رومیلا کو دیکھ رہا تھا جو احمق شہزادے سے علیحدہ ہو کر ربی کے پاس جا بیٹھی تھی! اور احمق شہزادہ کٹے ہوئے پتنگ کی طرح سارے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا!... لارڈ وگنفیلڈ نے ایک طویل سانس لی... اور مڑ کر ٹرالی سے ایک پیگ اٹھایا... اس وقت کئی ٹرالیاں ہال میں چل رہی تھیں جن پر مختلف قسم کی شرابیں موجود تھیں!

"حیرت انگیز! وہ بڑا اچھا ناچتا ہے!... اس نے مجھے بتایا کہ وہ سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے! کیا یہ سچ ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"بالکل سچ ہے!..."

"مجھے حیرت ہے ارے وہ باتیں تو بالکل احمقوں کی سی کرتا ہے!"

"مگر وہ باتیں کرتا کب ہے!" ربی نے کہا۔

"واہ... خوب بولتا ہے! مگر طوطے کی طرح... یہ مرغیوں کا کیا معاملہ ہے!..."

"ایک وہی نہیں اور بھی معاملے ہیں!... کیا اس نے تم سے کتوں کے متعلق باتیں نہیں کیں!"

"نہیں!..."

"کتوں کے علاوہ اسے اور کوئی پرندہ پسند نہیں!..."

"بیچارہ پاگل خبطی ہے!" رومیلا نے پوچھا۔

"اگر میں نے اسے غور سے دیکھا ہوتا تو یہی سوچتی کہ وہ بنتا ہے... مگر تم اس میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہو!" ربی مسکرائی۔

"تمہارا تو وقت بہت اچھا کٹتا ہوگا! کہہ رہا تھا کہ وہ یہیں رہتا ہے!"

"وقت اچھا کٹتا ہوگا" ربی ہنسی!... "وہ مجھ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے جیسے میرا دادا ہو!... کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ اس نے کس طرح ہاتھ اٹھا کر مجھے دعا دی تھی!..."

"تمہارے ڈیڈی اسے کس طرح برداشت کرتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ بھی کریک ہو گئے ہیں!"

"کیوں!" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"وہ گھنٹوں اس سے گفتگو کرتے ہیں!... کبھی فرنچ میں اور کبھی جرمن میں... اور مجھے یہ دونوں زبانیں نہیں آتیں..."

"وہ فرنچ اور جرمن بھی بول سکتا ہے!" رومیلا نے پھر حیرت ظاہر کی۔

"بالکل جرمنوں اور فرانسیسیوں کی طرح!... لہجے سے تم تمیز نہ کر سکو گی کہ وہ اہل زبان نہیں ہے!... یہ بات مجھے ڈیڈی نے بتائی تھی۔ ڈیڈی اسے کسی بات سے روکتے نہیں اب بھی دیکھو وہ اس وقت بالکل اسٹیج کا مسخرہ معلوم ہوتا ہے!... لیکن ڈیڈی نے شائد اس سے یہ بھی نہ کہا ہو کہ اسے کم از کم اس موقع پر تو آدمیوں کی طرح رہنا چاہئے!"

"ارے نہیں اس لباس میں تو وہ بڑا شاندار لگتا ہے... انتہائی رومانی... قدیم کہانیوں کا شہزادہ... الف لیلیٰ کا کردار...!"

"مجھے خوابوں کی باتوں سے دلچسپی نہیں ہے!..." ربی نے کہا۔ دوسرے راؤنڈ کے لئے موسیقی شروع ہو گئی!... اس بار آرکسٹرا کوئیک اسٹیپ کے لئے موسیقی بکھیر رہا تھا... صرف نوجوان اور سمارٹ قسم کے جوڑے اپنی میزوں سے اٹھے...

عمران ٹہلتا ہوا اس طرف آ نکلا جہاں ڈچز آف وڈلیر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈچز اسے کسی حد تک پسند کرتی تھی کیونکہ وہ اس سے کتوں کے علاوہ اور کسی موضوع پر گفتگو نہیں کرتا تھا!...

"ہاؤڈی یو ڈو مائی لیڈی!.... "اس نے بڑے ادب سے کہا!

"او کے اوٹھپ!.... آؤ.... بیٹھو!.... مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو!...."

"میں بہت محتاط آدمی ہوں!.... مائی لیڈی!.... صرف وہی لوگ مجھ سے قریب ہو سکے ہیں جن کی رگوں میں شاہی خون ہو!.... مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ابھی میں ایک فوجی کی لڑکی کے ساتھ ناچتا رہا ہوں!...."

"مجھے خود بھی حیرت تھی اوٹھپ!...."

"میں سمجھتا تھا کہ وہ کسی اچھی نسل کی ہے....! آہا.... خیر مائی لیڈی میں نے اپنے محلات میں ایک تجربہ کیا تھا! آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ سو فیصدی کامیاب رہا— میں بہت خوش ہوں مائی لیڈی!"

"کیسا تجربہ....؟"

"ڈیکھنڈ کی مادہ کا جوڑ لینڈی ڈاگ سے لگایا تھا....؟"

"لینڈی ڈاگ؟" ڈچز نے حیرت سے کہا "یہ نسل میرے لئے بالکل نئی ہے!"

"اوہو! لینڈی ڈاگ میرے ملک میں بکثرت پایا جاتا ہے!.... ہر گلی میں کم از کم پچاس عدد لینڈی ڈاگ ضرور ملتے ہیں!"

"اوہو— تو اس تجربے کا نتیجہ کیا رہا؟"

"حیرت انگیز بچے!.... میرا دعویٰ ہے کہ میں نے ایک بالکل ہی نئی نسل پیدا کی ہے!.... وہ بچے نہ تو دو غلے لینڈی ڈاگ معلوم ہوتے ہیں اور نہ دو غلے ڈیکھنڈ بالکل عجیب!— میں نے ان کی تصویریں منگوائی ہیں آپ کو ضرور دکھاؤں گا!...."

"مجھے بھی ایک لینڈی ڈاگ منگوادو اوٹھپ!...."

"ضرور منگوادوں گا مائی لیڈی!...."

"تم بھی ونڈ سے کیسل آؤ!"

"ضرور آؤں گا مائی لیڈی!.... "عمران نے بڑے خلوص سے کہا!

"آپ نے آخری بار کب رقص کیا تھا!...."

"اوہ!.... بہت پرانی بات ہے!" ڈچز نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا "بہت پرانی۔

اب کیوں نہیں کرتیں!"

"اب.... "ڈچز اسے گھورنے لگی! "کیا تم مجھے بیوقوف بنا رہے ہو!"

"نہیں مائی لیڈی!.... میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں!"

"اب میری رقص کرنے کی عمر ہے!.... اور پھر میں کتنے آدمیوں کے ساتھ رقص کرنا بھی پسند نہ کروں گی!.... کیا یہاں تمہیں ایک بھی ڈیوک نظر آ رہا ہے!"

"نہیں مائی لیڈی!— مگر میں چنگیز خان کی نسل سے ہوں!...."

"تم!.... بکواس بند کرو!.... اوٹھپ!.... میں تمہارے ساتھ رقص کروں گی! کیا میں تمہاری ہم عمر ہوں!...."

"میں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا!.... "عمران نے مغموم لہجے میں کہا!.... پھر ادھر ادھر دیکھتا ہوا اٹھا.... اور ایک ٹرالی روک کر ایک پگ میں کئی طرح کی شرابیں ملائیں۔ پھر پگ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ڈچز کے پاس آیا اور نہایت ادب سے اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ "یہ کاک ٹیل مائی لیڈی! آپ یقیناً پسند کریں گی!.... مگر میں اس کے بنانے کا طریقہ آپ کو نہ بتا سکوں گا کیونکہ یہ اوٹھپ خاندان کا ایک مقدس راز ہے!"

ڈچز نے پگ اس کے ہاتھ سے لے کر کاک ٹیل چکھی!.... اور آہستہ سے بولی "واقعی بہت عمدہ ہے!"

"اوٹھپ خاندان میں یہ کاک ٹیل کی بجائے ڈاگی ٹیل[1] کہلاتی ہے!"

ڈچز ہنسنے لگی "تم بہت دلچسپ ہو اوٹھپ!...."

"یس مائی لیڈی!...."

پھر عمران نے اسے پے در پے تین چار پگ پلائے اور وہ چوتھے راؤنڈ میں اس کے ساتھ ناچنے پر تیار ہو گئی!.... جس نے بھی اس جوڑے کو دیکھا ششدر رہ گیا!

روشیلا اپنے باپ کے ساتھ تھی! اسے چھوڑ کر وہ اس میز پر آئی جہاں رینی حیرت سے منہ کھولے بیٹھی اپنے دانتوں پر گراں گذر رہی تھی!.... روشیلا اسے اٹھا کر الگ لے گئی!....

"وہ اس بوڑھی عورت کے ساتھ ناچ رہا ہے!" اس نے کہا!

[1] گھوڑے کی دم

"اور ڈیوک آف ونڈلیمر اپنی قبر میں پچھاڑیں کھا رہا ہو گا وہ بڑی مغرور عورت ہے رومیلا! اتنو کو لئے دیئے رہتی ہے! انگریز کرنیگ.... میں کچھ نہیں سمجھ سکتی!.... ڈیچز شاید نشے میں ہے—؟"

ہال میں چاروں طرف قہقہے گونج رہے تھے! لیکن ڈیچز کو اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں تھی—کیونکہ ڈھمپ خاندان کی ڈکی نیل اس کے ذہن پر اپنا سکہ اچھی طرح بٹھا چکی تھی۔

"تم بہت حسین ہو!...." عمران آہستہ آہستہ اس کے کان میں کہہ رہا تھا! "ونڈلیمر تم بہت دلکش ہو!...."

"اوہ.... ڈھمپ ڈارلنگ مائی ہنی...."

"شہد تو تم ہو! میں شہد کا مکھا ہوں!...."

"میں جوان ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی...."

"شادی تو میں صرف کیلی پیٹرسن سے کروں گا...."

"کس سے!..."

"کیلی پیٹرسن سے!...."

"بکواس ہے!.... قطعی بکواس!.... تم اسے کبھی نہ پا سکو گے؟"

"ہوں! میں.... میں اسے جانتا ہوں!...."

"تب تم.... ٹک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے—! لیکن یہ ناممکن ہے!"

"اچھا ٹک کارٹر.... وہ جو گوشت کی دوکان کرتا ہے!...."

"تم گدھے ہو ٹک کارٹر کی شان میں گستاخی کر رہے ہو....! اگر کسی آسٹریلوی کے سامنے تم نے.... یہی بات کہہ دی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا!"

"میں سارے آسٹریلیا کو فنا کر دوں گا!—تم کیا سمجھتی ہو ونڈلیمر!"

"میں کچھ نہیں جانتی! مجھے ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو!"

"پہلے تم کیلی پیٹرسن سے میری شادی کرا دو!"

"ابھی تم مجھ سے محبت کر رہے تھے!...."

"وہ تو یاد آ گئی تھی!"

"کیا؟...."

"یعنی تمہیں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا مگر کیلی پیٹرسن!"

"ہاں! میں کئی کیلی پیٹرسن! میں نے پچھلے سال سے اسے نہیں دیکھا!"

"تو اس کی تصویر ہی مل سکے...."

"شٹ اپ!—کیلی کی بکواس بند کرو!"

"ٹک کارٹر.... کو میں پچاس جوتے لگاؤں گا...."

"تم بدتمیز ہو ڈھمپ!.... وہ ایک خاندانی آدمی ہے!.... بہت شاندار....!"

"وہ کہاں ہے!.... میں اس سے ملوں گا....!"

"وہ شاید ملکہ معظم سے بھی ملنا پسند نہ کرے!.... میں اب نہیں ناچوں گی! چلو!.... واپس چلو!.... مجھے وہی کاک ٹیل دو!.... اس کی ترکیب مجھے بھی بتاؤ.... ڈھمپ خاندان جہنم میں گیا! پورے ڈھمپ خاندان پر میرا ایک کتا حکومت کر سکتا ہے—!"

"تم مجھے ٹک کارٹر کے متعلق بتاؤ!.... میں تمہیں ڈھمپ خاندان کا مقدس ترین راز بتا دوں گا...."

"میں خاموش ہوں!.... پلیز شٹ اپ!.... ڈھمپ یو انسپائرڈ ایڈیٹ!"

"میں کاک ٹیل کی ترکیب نہیں بتاؤں گا...."

"نہ بتاؤ"

"لینڈی ڈاگ نہیں منگواؤں گا...."

"نہ منگاؤ!...." ڈیچز اس کی گرفت سے نکل کر لڑکھڑاتی ہوئی ایک طرف چلی گئی!...

اور عمران پھر کٹے ہوئے پتنگ کی طرح ڈولنے لگا!.... لیکن اب وہ جدھر سے بھی گزرتا قہقہے اس کا استقبال کرتے!

"او ڈھمپ کے بچے!" اچانک سر ڈیکن نے اسے آہستہ سے آواز دی جب کہ وہ ایک ویران گوشے سے گزر رہا تھا!...

"یس سر!...." عمران پلٹ پڑا....

سر ڈیکن ایک دراز قد اور تنومند جسم کے آدمی تھے!.... چڑھی ہوئی سفید مونچھیں انہیں

یقیناً شاندار رہی تھیں!... چہرہ بھرا ہوا اور جھریوں سے بے نیاز تھا۔

"تم نے تو اس وقت کمال ہی کر دیا!..."

"مگر... میں شائد پندرہ دن تک کسی ہسپتال میں پڑا رہوں!"

"آؤ... اِدھر آؤ! میرا خیال ہے کہ تم نے وقت نہیں برباد کیا!"

وہ وہاں سے نکل کر طویل راہداری سے گذرتے ہوئے ایک کمرے میں آئے!

"مجھے یقین ہے کہ وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے!" عمران نے کان کھجاتے ہوئے کہا!

"کیا جانتی ہے!..."

"کیا آپ کسی ٹنگ کارٹر کو جانتے ہیں!"

"نہیں— ٹنگ کارٹر... اس نام سے کان آشنا معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے جانتا ہوں!"

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم کیلی پیٹرسن سے واقف ہو تو ٹنگ کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔ اس پر میں نے ٹنگ کارٹر کو گالی دی!... اور وہ بگڑ گئی!... کہنے لگی کہ اگر تم نے یہ بات کسی آسٹریلوی کے سامنے کہی ہوتی تو وہ تمہاری گردن اڑا دیتا!..."

"آسٹریلوی... اوہ!" سر ڈیکن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"ٹھہرو... ٹھہرو... تم نے ٹنگ کارٹر کہا تھا!... ٹنگ کارٹر... اور آسٹریلیا... ٹھیک تو مجھے خیال پڑتا ہے کہ آسٹریلیا کے کسی معاملے میں ٹنگ کارٹر کا نام بارہا سن چکا ہوں!"

"وہ... نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے!... بہر حال یہ سوچنے کی بات ہے کہ ٹنگ کارٹر اور کیلی پیٹرسن میں کیا تعلق ہو سکتا ہے!"

"مجھے کیلی پیٹرسن سے کوئی دلچسپی ہے نہ کسی ٹنگ کارٹر سے۔ میں تو بہر حال میں لندن کی فضا پر امن دیکھنا چاہتا ہوں! پچھلی رات بھی مکارنس کے آدمیوں نے مختلف عمارتوں پر چھاپے مارے ہیں! انہیں کیلی پیٹرسن کی تلاش ہے... تو میرا خیال صحیح نکلا کہ وہ لڑکی کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے!... لیکن اس سے کوئی بات اگلوا لینا بڑا مشکل کام ہے!"

"کیلی پیٹرسن کا معاملہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا!" عمران بڑبڑایا۔

"کل میں تفصیل سے بتاؤں گا..." سر ڈیکن نے کہا "ویسے میں نہیں سمجھ سکتا کہ مکارنس کو اس کی تلاش کیوں ہے!..."

وہ دونوں پھر ہال میں واپس آ گئے... سر ڈیکن عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھے اور انہیں اس کی یہ حرکت بھی پسند تھی کہ وہ عام آدمیوں میں خود کو احمق ظاہر کرتا تھا!

کبھی کبھی وہ انہیں بھی گھسنے کی کوشش کرتا لیکن سر ڈیکن ہنس کر ٹال دیتے! عمران نے بارہا ان کی مدد کی تھی! اکثر قتل کے کیسوں میں وہ انہیں ایسے ایسے نکتے بتاتا کہ وہ دنگ رہ جاتے!... مگر نہیں!... پہلے وہ اس کی احمقانہ تجویزوں پر قہقہے لگاتے!... لیکن جب وہ اس کا تجزیہ کر کے گہرائیوں میں پہنچتے تو ان کی آنکھیں حیرت سے کھل جاتیں!

بحیثیت پولیس کمشنر آج کل ان کی زندگی بڑی الجھنوں میں گذر رہی تھی! لندن کے پرانے مجرموں نے پھر سر اٹھایا تھا!... یہ تھا پراسرار اور خوفناک آدمی مکارنس!... جو لندن کا زلزلہ کہلاتا تھا! جس طرح زلزلے کے متعلق پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح مکارنس کے بارے میں بھی کچھ بتانا دشوار تھا... وہ اچانک آندھی اور طوفان کی طرح اٹھتا اور جو کچھ بھی کرنا چاہتا تھا کر گزرتا! غیر متعلق لوگ تماشائیوں کی طرح دور سے دیکھتے اور بے حس و حرکت کھڑے رہتے! اس میں ہمت تھی کہ اسے یا اس کے آدمیوں کو روک سکتا!... جب تک زلزلہ رہتا پولیس جاگتی رہتی! جب زلزلہ ختم ہو جاتا تو کچھ اس انداز میں اطمینان کا سانس لیتی جیسے اللہ نے بڑا فضل کیا ہو!... اس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا— مکارنس کا پتہ پولیس کمشنر کو نہیں تھا ورنہ اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر سارے لندن میں تشہیر کرائی جاتی! پولیس کے پاس صرف اس کے کارناموں کا ریکارڈ تھا لیکن اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔

اکثر اس کے گروہ کے ایک آدھ آدمی پکڑے بھی گئے... مگر اس سے صرف اتنا ہی ہو سکا کہ ان کی شناخت پر دو چار اور ہاتھ آ گئے۔ اور بس!

مکارنس... کون تھا... کہاں تھا؟... وہ بھی نہ بتا سکے!... ویسے ان کا بیان تھا کہ حملوں اور ڈاکوں کے وقت ان کی قیادت وہی کرتا ہے!... لیکن وہ یہ بھی نہیں بتا سکتے تھے کہ اس کی شکل کیسی ہے!... کیونکہ اس کا چہرہ سیاہ نقاب میں پوشیدہ ہوا کرتا تھا! انہیں اس کی قیام گاہ کا بھی علم نہیں تھا!... بہر حال لندن کی پولیس آج تک مکارنس پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب

نہیں ہو سکی تھی!

جب اس کا دل چاہتا اپنے آدمیوں سمیت لندن کے بھرے بازاروں میں تباہی اور افراتفری پھیلاتا ہوا گذر جاتا!... اس کی گاڑی میں چاروں طرف مشین گنیں فٹ ہوتیں!... لیکن گولیوں کی بوچھاڑ اس وقت شروع ہوتی جب کوئی اسے روکنے کی کوشش کرتا!... مگر اب تک صرف دو بار ایسے مواقع پیش آئے تھے!... اور دونوں ہی بار حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تھا!... یہی کہنا چاہئے کہ اس کا مقدر بڑا اچھا تھا۔ ایک بار تو اس ریڈیو کار کا ٹرانسمیٹر ہی خراب ہو گیا تھا جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ورنہ چاروں طرف سے منکلارنس کی گاڑی گھیر لی جاتی!

دوسرا واقعہ الیکشن کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ لندن کی اس سڑک سے ایک جلوس گذر رہا تھا جس پر پولیس نے منکلارنس کی گاڑی کا تعاقب شروع کیا تھا—اگر پولیس اس وقت عقلمندی سے کام نہ لیتی تو اس سڑک پر ہزاروں لاشیں نظر آتیں!

منکلارنس کے سلسلے میں ایک خاص بات اور بھی تھی وہ یہ کہ اکثر مہینوں گذر جاتے اور منکلارنس کا نام تک نہ سنا جاتا! اور پھر اچانک دو چار دنوں کے لئے لندن میں زلزلہ سا آ جاتا تھا!... بیشمار قتل ہوتے۔ لاتعداد ڈاکے پڑتے اور نہ جانے کتنی عمارتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتیں! بعض اوقات تو یہ بھی نہ معلوم ہو پاتا کہ منکلارنس چاہتا کیا ہے!

پچھلے چھ ماہ سے لندن کی فضا پرسکون رہی تھی لیکن آج کل پھر منکلارنس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں!... یہی وجہ تھی کہ لندن کے پولیس کمشنر والٹر ڈیکن اس خوشی کے موقع پر بھی فکر مند تھے... حالانکہ انہیں اپنی اکلوتی لڑکی کی انیسویں سالگرہ پر بہت زیادہ مسرور ہونا چاہئے تھا۔

(۲)

دوسری صبح ڈیکن ہال میں معدودے چند مہمان رہ گئے تھے! یہ وہی لوگ تھے جو باہر سے آئے تھے! ان میں رومیلا بھی تھی جس نے صبح کے ناشتے کی میز پر عمران کی عدم موجودگی کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا... اسے توقع تھی کہ ناشتے کی میز پر اس سے ضرور ملاقات ہو گی!—اس نے ریٹی سے اس کی عدم موجودگی کا سبب پوچھا!

"اوہ—وہ!... وہ بھی ناشتے میں ہمارے ساتھ نہیں ہوتا! وہ اس وقت اپنے کمرے میں

سر کے بل کھڑا ہو گا!"

"سر کے بل!..." رومیلا کچھ اس انداز میں ہنس پڑی جیسے ریٹی نے یہ جملہ اسے چڑھانے کے لئے کہا ہو۔

"تمہیں یقین نہیں آیا... اچھا ابھی دیکھیں گے!" ریٹی بولی! رومیلا بہت بے چین تھی! پچھلی رات بھی وہ اس کریک شہزادے کے متعلق بہت کچھ سوچتی رہی تھی!

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی اٹھیں!... ریٹی اسے عمران کے کمرے کی طرف لے جا رہی تھی!

دروازے کے سامنے رک کر اس نے آہستہ کہا۔ "کنجی کے سوراخ سے جھانکو..."

رومیلا ادھر ادھر دیکھنے لگی!

"نہیں ادھر کوئی نہیں آئے گا..." ریٹی نے سرگوشی کی!

رومیلا آہستہ سے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی!... ایک آنکھ کنجی کے سوراخ سے لگائی ہی تھی کہ اسے بیساختہ ہنسی آ گئی!... ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوئی... اور ساتھ ہی اندر سے کچھ اس قسم کی آوازیں آئیں جیسے میزیں اور کرسیاں الٹ رہی ہوں!

پھر دروازہ کھلا عمران خاکی پتلون اور سینڈو کٹ بنیان میں سامنے کھڑا تھا—اس وقت رومیلا اس کی جسمانی ساخت کا اندازہ لگا سکی!... بازوؤں کی مچھلیاں دیکھنے میں ہی فولاد معلوم ہوتی تھیں۔

"گڈ مارننگ—یو گڈ برڈ!" عمران نے الوؤں کی طرح دیدے پھاڑ کر بزرگانہ انداز میں کہا۔

"ہم مچھلیاں ہیں!..." ریٹی آنکھیں نکال کر غرائی۔

"بوڑھا صاحب بھی سمجھتا ہے؟"

"ہٹو ادھر!" ریٹی اسے ایک طرف دھکیل کر کمرے میں گھستی ہوئی بولی۔ "میری مہمان تمہارا کمرہ دیکھنا چاہتی ہیں!"

"آپ کی اجازت سے!" رومیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ اس بار پھر اس پر ہنسی کا دورہ پڑا۔ کمرہ کچھ اسی قسم کا تھا! لوگ اپنے کمرے کی دیواروں پر شیروں، ہرنوں اور بارہ سنگھوں وغیرہ کے سر لگاتے ہیں! عمران کے کمرے میں گدھوں کے تین سر نظر آ رہے تھے۔

تصاویر میں زیادہ تر بوڑھی عورتوں کی تصویریں تھیں! اتنی بوڑھی کہ ان کے چہروں پر جھریوں کے علاوہ اور کسی قسم کے خدوخال نہیں پائے جاتے تھے!...... پھر پھوڑوں چمگادڑوں اور بندروں کی تصاویر کا نمبر تھا!......

"کیا حماقت ہے!......" عمران جھلا گیا "جو بھی یہاں آتا ہے...... ہنسنے لگتا ہے...... گویا میں الو ہوں!......"

"اور تم اپنی تصویر یہاں لگانا بھول گئے!......" ریلی نے سنجیدگی سے کہا۔

"بھول نہیں گیا، مصلحتاً نہیں لگائی!...... کئی آدمی مجھ سے لڑ چکے ہیں کہ میں نے ان کی تصویر اپنے کمرے میں کیوں لگا رکھی ہے؟"

رومیلا بڑی دلچسپی سے چاروں طرف دیکھتی رہی...... مختلف جگہوں پر اونچے اونچے اسٹولوں پر ہانڈیاں...... دیگچیاں اور سلابچیاں رکھی ہوئی تھیں!

"یہ کیا ہے؟" رومیلا نے پوچھا......

"یہ سب کچھ آج سے ایک ہزار سال بعد کے لئے ہے!" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ——؟"

"اب مطلب بھی بتاؤں!" عمران جھنجھلا کر بولا!......

"میں بتاتی ہوں مطلب!......" ریلی مسکرا کر بولی "پرنس آف ڈھمپ کا خیال ہے کہ جس طرح آج ہم لوگ اپنے کمروں میں قدیم یونانی اور مصری ظروف رکھتے ہیں! اسی طرح اب سے ایک ہزار سال بعد یہ ہانڈیاں یہ دیگچیاں اور یہ سلابچیاں کمروں کی زینت بنیں گی!......"

"اور گدھوں کے سر؟" رومیلا نے الو بنانے والے انداز میں پوچھا!

"یہ تاریخی گدھے ہیں!......" عمران گرج کر بولا "یہ چنگیز خان کے گدھے کا سر ہے! یہ گدھا فرعون چہارم کا چچا تھا......"

رومیلا ہنسنے لگی اور عمران پیچ و تاب کھا کر بولا "تم مجھے جھوٹا سمجھتی ہو!...... تم سے خدا سمجھے! فرعون سوم نے اس گدھے کو بھائی بنایا تھا!...... اس لئے یہ فرعون چہارم کا چچا ہوا!......"

"اور...... یہ تیسرا......"

"تیسرے کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے......"

"پھر یہ تاریخی کیسے کہا جا سکتا ہے!......"

"کیونکہ مجھے اس کی تاریخ پیدائش زبانی یاد ہے!...... بس اب گدھوں کے متعلق گفتگو ختم!...... بعض لوگ تو ان پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے میں نے ان کے عزیزوں کے سر کاٹ کر دیوار پر لگا رکھے ہوں؟"

رومیلا کو اس بار عمران کے لہجے پر بے تحاشہ ہنسی آئی! ریلی بھی ہنستی اور کبھی سنجیدگی اختیار کرنے کی کوشش کرنے لگتی!......

پھر رومیلا نے بوڑھی عورتوں کی تصاویر پر اعتراض کیا!......

"میں اب یہاں پانچ سو مجھ بوڑھیوں کی تصویریں لگاؤں گا میری پسند ہے۔ کسی کو اس سے کیا غرض!......"

"پرنس آف ڈھمپ کیا بات ہے آج تمہارا موڈ بہت خراب معلوم ہوتا ہے؟" ریلی نے کہا۔

"تم لوگ میری عبادت میں خلل انداز ہوئی ہو!......"

"آہا تو تم سر کے بل کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہو!......" رومیلا نے کہا!

"اب اس کا بھی مذاق اڑاؤ گی —— ہائیں؟"

"نہیں!...... نہیں!......" ریلی جلدی سے بولی! "آج کی خبریں سناؤ!"

"آج کی خبریں!...... عبادت کے دوران میں آج کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ عام آدمیوں کے سامنے دہرائے جا سکیں!"

"انکشافات!" رومیلا آنکھیں پھاڑ کر بولی!

"ہاں!...... ہاں!" ریلی نے مضحکہ خیز سنجیدگی کے ساتھ کہا "جیسے ہی یہ سر کے بل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی عقل معدے سے کھوپڑی میں اتر آتی ہے...... اب اس وقت پھر معدے میں چلی گئی ہو گی!"

"جی ہاں!......" عمران سر ہلا کر مغموم لہجے میں بولا۔ "بچپن ہی سے یہی عالم ہے!"

اتنے میں ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ سر ڈیکن لائبریری میں عمران کا انتظار کر رہے ہیں اور وہیں ان کا ناشتہ بھی موجود ہے! لڑکیاں جو شاید تفریح کے موڈ میں تھیں۔ اس اطلاع پر کچھ جھنجھلا سی گئیں!...... لیکن اسے سر ڈیکن نے طلب کیا تھا اس لئے ریلی دخل انداز بھی نہیں

ہو سکتی تھی۔

جس وقت عمران لائبریری میں پہنچا سر ڈیکن اخبار کے مطالعہ میں مشغول تھے۔ عمران چپ چاپ اس میز پر جا بیٹھا جس پر اس کے ناشتے کا سامان موجود تھا!....

جیسے ہی اس نے ناشتہ ختم کیا!.... سر ڈیکن اخبار ایک طرف ڈال کر چشمہ اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا! "ہم پچھلی رات کیلی پیٹرسن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے!"

"جی ہاں!...."

"کیلی پیٹرسن ایک بہت بڑی فرم کی مالک ہے! لیکن کوئی نہیں جانتا کہ کیلی پیٹرسن کون ہے؟"

"کیلی پیٹرسن!...." سر ڈیکن نے ایک طویل سانس لی! "کیلی پیٹرسن کا پراسرار وجود ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب کہ اس کا وکیل مطمئن ہے! لیکن جب سے مکلارنس اس میں دلچسپی لینے لگا ہے پولیس کی تشویش بڑھ گئی ہے! اور اب ہم محض کیلی کی حفاظت کے لئے اسے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں!.... تین دن پہلے کی بات ہے کہ مکلارنس کے آدمی پیٹرسن پلی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر کو پکڑ لے گئے تھے!.... دو دن تک اس پر اس سلسلے میں تشدد کرتے رہے لیکن وہ غریب کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے۔ انہیں بتاتا کیا! بہر حال انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ اب شفاخانے میں اپنی چوٹوں کا علاج کرا رہا ہے!...."

"کیلی پیٹرسن ہے کیا بلا!...." عمران نے پوچھا!

"دراصل پیٹرسن! ڈیرنگ پیٹرسن ایک لاولد آدمی تھا!.... اس کی موت کے بعد ترکہ اس کی بھتیجی کیلی پیٹرسن کو ملا!.... جو آسٹریلیا میں مقیم تھی!.... میرا خیال ہے کہ شائد ڈیرنگ پیٹرسن نے بھی کبھی اس کی شکل نہ دیکھی ہو! ڈیرنگ کا چھوٹا بھائی راجر پیٹرسن آسٹریلیا میں جا بسا تھا!.... وہیں اس نے شادی کی اور اس کا خاندان کبھی انگلینڈ نہیں آیا....."

"یہ تو کسی جاسوسی ناول کا پلاٹ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن!"

"ہاں!.... لندن ایسی جگہ ہے.... یہاں ذرا ذرا سی باتیں کہانیاں بن جاتی ہیں!.... بہر حال.... ڈیرنگ پیٹرسن کی موت کے بعد وہ اس کی تنہا وارث تھی!.... راجر پیٹرسن کے خاندان میں بھی اس کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا تھا! دس سال پہلے اس کے والدین اور تین بھائی ایک وبا کا شکار ہو گئے تھے! ڈیرنگ پیٹرسن کو اس کا علم تھا کہ اس کی کوئی بھتیجی سڈنی میں موجود

ہے! لہٰذا اس نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر وصیت نامہ مرتب کر لیا تھا!"

"ڈیرنگ پیٹرسن کے انتقال کو کتنا عرصہ گذرا ہے!" عمران نے پوچھا!

"پانچ سال!.... اس کے انتقال کے بعد بھی وہ ایک سال تک آسٹریلیا میں رہی! پھر لندن! چار سال سے وہ یہیں کہیں رہتی ہے! لیکن اسے کوئی بھی نہیں جانتا!---"

"اگر اس کی اور مکلارنس کی شادی ہو جائے تو کیسی رہے! اسے بھی کوئی نہیں جانتا!"

"بکواس شروع کر دی تم نے!"

"سر ڈیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی آخر کیلی پیٹرسن کا کام کیسے چلتا ہو گا! کوئی نہ کوئی تو اسے جانتا ہی ہو گا!"

"کیلی پیٹرسن کا وکیل بھی وہی ہے جو اس کے چچا ڈیرنگ پیٹرسن کا وکیل تھا! وہ مطمئن ہے کہ فرم کا سارا منافع کیلی پیٹرسن ہی کو پہنچ رہا ہے!"

"تو پھر وہ اس سے واقف ہو گا!"

"ہو سکتا ہے!"

"تب تو مکلارنس بڑا گدھا ہے کہ اس نے اس کی بجائے فرم کے منیجر کو پکڑ لیا!...."

"اس پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہے!" سر ڈیکن نے کہا!

"کیوں؟"

"وہ مورگیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے برابر رہتا ہے!"

"تو پولیس کی رسائی اس تک ہے! آپ وکیل ہی کے ذریعہ اسے کیوں نہیں ڈھونڈ نکالتے....!"

"وہ انکار کرتا ہے!.... اس کا کہنا ہے کہ وہ بھی کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے؟"

"تب پھر وہ مطمئن کیسے ہے۔ سر ڈیکن!"

"اوہ---ایک معزز عورت نے اس کی ضمانت دی ہے!.... وہ کیلی پیٹرسن کے دستخط پہچانتی ہے!.... کیلی پیٹرسن کو اچھی طرح جانتی ہے خود بھی عرصہ تک سڈنی میں رہ چکی ہے!"

"وہ معزز عورت کون ہے!" سر ڈیکن!"

"ڈچز آف ونڈلیر!...."

"اوہ....!" عمران سینے پر ہاتھ رکھ کر کراہا!

سر ڈیکن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا!... وہ مسکرا رہے تھے! اور عمران احمقوں کی طرح منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا! کچھ دیر بعد سر ڈیکن نے کہا۔ "کیا تم نے کیلی پیٹرسن کے مضامین ہفت روزہ "سنسیشن" میں نہیں پڑھے!..."

"میں گھٹیا قسم کے رسائل نہیں پڑھتا!..."

"کیلی پیٹرسن!... ہر ہفتہ اپنے تجربات اس کے لئے لکھتی ہے!... وہ کہتی ہے کہ مجھے اپنی یہ پر اسرار زندگی بڑی پرکشش معلوم ہوتی ہے! میں لاکھوں کی مالک ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا!... میں اپنے ملازمین کے قریب سے گذر جاتی ہوں لیکن وہ نہیں جان سکتے کہ ان کی مالکہ ابھی ان کے قریب سے گذری ہے!... وہ یہ بھی لکھتی ہے کہ میں عرصہ تک خود اپنی فرم میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت سے کام کر چکی ہوں۔"

"اس کی شادی مکلارنس سے ضرور ہونی چاہئے!" عمران بڑبڑایا۔

"مکلارنس!— اگر مکلارنس تین ماہ کے اندر اندر گرفتار نہ ہوا تو میں استعفیٰ دے دوں گا!..." سر ڈیکن نے کہا!

"اور میں شمال کی طرف چلا جاؤں گا!... چنار ہوں گا!... حتیٰ کہ بحر منجمد شمالی کی حدیں شروع ہو جائیں گی!— پھر برف کا طوفان آئے گا— اور"

"اور یہ بکواس بند کرو!" سر ڈیکن نے میز پر ہاتھ مار کر کہا۔ "مکلارنس سے بھی پہلے کیلی پیٹرسن کا سراغ ملنا چاہئے!"

"اور مکلارنس اتنا بدھو ہے کہ وہ ڈچز آف ونڈ لیر اور کیلی پیٹرسن کے وکیل سٹر ہارڈنگ پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے ادھر ادھر ٹکریں مارتا پھر رہا ہے!... نہیں سر ڈیکن... یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکتی!..."

" آئی بھی نہ چاہئے!..." سر ڈیکن نے کہا! "ویسے میرا دعویٰ ہے کہ یہ دونوں بھی محفوظ نہیں ہیں!"

سر ڈیکن نے میز سے ایک رسالہ اٹھا کر عمران کے سامنے پھینک دیا!... اور پھر بولے "یہ ہفت روزہ "سنسیشن" ہے!... اس میں کیلی پیٹرسن نے مکلارنس کو چیلنج کیا ہے۔"

"ہائیں!... تب تو یہ شادی ضرور ہوگی سر ڈیکن!"

سر ڈیکن کچھ نہیں بولے! عمران رسالے کے صفحات الٹتا رہا!

اس نے کیلی پیٹرسن کا چیلنج پڑھا!... اس نے لکھا تھا کہ مکلارنس کوئی وحشی ہے!... عقل نہیں رکھتا!... اس نے میری فرم کے جنرل منیجر پر اس لئے تشدد کیا تھا کہ میرے متعلق معلومات حاصل کر سکے!... حالانکہ یہ ایک بڑی حماقت تھی!... لندن میں مجھے صرف ایک ہستی جانتی ہے اگر مکلارنس چاہے تو میں اس کا نام بھی بتا سکتی ہوں! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ مکلارنس اس پر بھی ہاتھ نہیں ڈال سکے گا! میں اس کی حفاظت کروں گی!— لیکن اس سے پہلے مکلارنس کو یہ بتانا پڑے گا کہ اسے میری تلاش کیوں ہے!...

"وہ ضرور بتائے گا کہ کس کیلی پیٹرسن سے!..." عمران ہونٹ بھینچ کر سر ڈیکن کی طرف دیکھنے لگا

"کیا خیال ہے!... اس چیلنج کے متعلق!..." سر ڈیکن نے پوچھا!

"مجھے تو یہ سب کچھ فراڈ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن!..."

"کیا مطلب!..."

"فراڈ کا مطلب سمجھنے میں دیر لگتی ہے! ویسے عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیلی پیٹرسن کا وجود سرے سے ہے ہی نہیں"

"تب آرچ ڈیوک آف ونڈ لیر کا اقتدار خطرے میں پڑ جاتا ہے!" سر ڈیکن نے کہا۔

"ہشت!— وہ تو کہتی ہے کہ میں بھی ذاتی طور پر کیلی پیٹرسن سے واقف نہیں ہوں!— مگر سر ڈیکن... یہ ٹنگ کارڈ!"

"اسے چھوڑو!... ڈچز کو تم نے پچھلی رات بہت زیادہ پلا دی تھی!—"

"پھر بھی یہ ٹنگ کارڈ..."

"وہ مر چکا ہے! ابھی پچیس سال کا عرصہ ہوا میں نے تصدیق کر لی ہے!"

"وہ تھا کون!..."

"ایک آسٹریلوی باشندہ— جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!... اسی لئے آج بھی آسٹریلوی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں!"

"مگر ڈچز نے تو کہا تھا کہ وہ ایک معزز خاندانی آدمی ہے!"

"کیا ہوگا عمران! ٹنگ کارڈ کے پیچھے پڑنا فضول ہے!... نشے میں ڈچز بظاہر اچھی خاصی

نظر آتی ہے! لیکن اس کا دماغ بالکل الٹ جاتا ہے! تم سے بنیادی غلطی ہوئی تھی مجھ
سے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہیے تھا" عمران کچھ نہ بولا! اس کی فکر میں ڈوبی ہوئی
آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں!

"ہوں" وہ تھوڑی دیر بعد مسکرایا" پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن! یہ پی چنگ کیا بلا ہے؟"

"ہاں اب تم نے ڈھنگ کی بات پوچھی ہے! یہ فرم دراصل پی چنگ کی شراکت میں چل رہی
ہے!... پی چنگ ایک متمول چینی ہے! لیکن اچھا آدمی نہیں ہے! کم از کم پولیس کی نظر میں تو
بہت ہی برا ہے! یہ اور بات ہے کہ لندن کے کئی خیراتی ادارے محض اس کی امداد پر چل رہے
ہیں۔ پی چنگ "مور گیٹ اسٹریٹ" کی ایک شاندار عمارت میں رہتا ہے اور یہ عمارت اس کی اپنی ہے"

"تو وہ بھی مور گیٹ اسٹریٹ ہی میں رہتا ہے!... اور پیٹرسن کا وکیل بھی وہیں رہتا
ہے۔ یہ بات قابل غور ہے" "لیکن!... پی چنگ بھی مکلارنس کا شکار ہو سکتا ہے۔ آخر اس نے
ابھی تک اس کی خبر کیوں نہیں لی! پی چنگ کیلی پیٹرسن کا پارٹنر ہے! ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے
واقف ہو! میری ہی طرح مکلارنس کی عقل بھی معدے میں قیام پذیر ہے... ایسے ہر
شخص... میرا خیال ہے کہ ڈیزی ہماری بہت رہنمائی کر سکے گی۔۔!"

"ہاں! لیکن اس سے کوئی بات معلوم کر لینا بہت مشکل ہے!..."

"ہم... قانونی طور پر اسے مجبور نہیں کر سکتے!..."

"غلطی کی ہے! یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کوئی یہ شبہ ظاہر کرے کہ کیلی پیٹرسن
بجائے خود فراڈ ہے! دو آدمی اس کے لئے بہت مناسب ہیں!... ایک تو پیٹرسن کا وکیل ہارڈنگ
اور دوسرا پیٹرسن کا پارٹنر پی چنگ لیکن ان میں سے ایک مطمئن ہے اور دوسرا خاموش۔ ایسی
صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں!"

"ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں!"

"یعنی!"

"آج میں پہلے پی چنگ سے ملوں گا"

"ضرور ملو!... لیکن... ہوشیار رہنا... وہاں تمہیں ایک خطرناک آدمی بھی ملے گا"

"کون۔۔؟"

"مسٹر جی۔۔۔ ایک دوغلا چینی! جس کے متعلق لندن کی پولیس شبہات میں مبتلا ہے!"

"ہوگا!... میں صرف پی چنگ کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں! اس کے بعد خدا نے توفیق دی تو
پیٹرسن کے وکیل ہارڈنگ سے بھی دو دو باتیں ہو جائیں گی"

"لیکن مکلارنس سے بچے رہنا۔۔۔!"

"آپ۔۔جناب!... مجھے اپنی موت پر بھی افسوس نہیں ہوتا!... آپ فکر نہ کیجئے!"

(۳)

عمران کی ٹیکسی مور گیٹ اسٹریٹ میں داخل ہوئی... اور پولیس چوکی کے سامنے سے
گزرتی ہوئی ایک بڑی عمارت کے سامنے رک گئی! پی چنگ یہیں رہتا تھا!...

عمران نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور عمارت کے برآمدے میں پہنچ کر کال بیل کا بٹن
دبا دیا... کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھے انگریز بٹلر کا سر دکھائی دیا۔

"کیا بات ہے!..." اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے ذرا تیز ہو کر پوچھا۔

"مسٹر پی چنگ سے ملنا ہے!"

"نہیں پیکنگ سے کوئی خط نہیں آیا" بٹلر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا "یہ ڈاک خانہ
نہیں ہے"

قبل اس کے عمران کچھ کہتا۔ دروازہ بند ہو گیا!... تقریباً دو تین منٹ بعد اس نے پھر
گھنٹی کا بٹن دبایا!... اس بار دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگی!... لیکن جس نے دروازہ کھولا تھا وہ
کوئی انگریز نہیں تھا...

عمران نے اسے بہت غور سے دیکھا! اور دیکھتا ہی رہ گیا!... یہ ایک دراز قد اور دبلا پتلا چینی
تھا... اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت انگیز طور پر چمکیلی تھیں! عمران نے اتنے لمبے قد کا
کوئی چینی آج تک نہیں دیکھا تھا! اس کی ناک چپٹی ضرور تھی لیکن پھر بھی وہ خالص چینی نہیں
معلوم ہوتا تھا۔۔

"فرمائیے" اس نے نرم لہجے میں پوچھا۔۔

"میں جانتا ہوں" عمران نے جرمنوں کے سے انداز میں انگریزی بولنے کی کوشش کی "میں
جانتا ہوں کہ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔ اور نہ میں نے یہی پوچھا تھا کہ پیکنگ سے کوئی خط آیا ہے؟"

"خط!..." عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا... خط... کہیں میں کسی پاگل خانے میں تو نہیں آ گیا!... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ پینگ سے کوئی خط نہیں آیا... حالانکہ میں نے کہا تھا کہ مسٹر پی پنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ کر رہے ہیں!"

دراز قد چینی عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا!

"اوہو... یہ شائد تمہارے ساتھ پنگ پانگ کھیلنے آئے ہیں!..."

"جی نہیں۔" عمران سر ہلا کر بولا! "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"کیا مطلب!..." پی پنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!..."

اچانک پھر اس نے پلٹ کر دراز قد چینی پر دو ہتھڑ چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں بولا۔ "چلا جاؤ یہاں سے!"

"میں یہ کہہ رہا تھا!..." عمران نے کہا! "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں! پتہ نہیں کب آپ کو بھی مکلارنس پکڑ لے جائے!"

پی پنگ نے مکلارنس کی ماں سے اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا!

"آپ کی پارٹنر... کیلی پیٹرسن...!"

لیکن پی پنگ نے اسے جملہ نہیں پورا کرنے دیا کیونکہ اس بار اس کی سیٹی جیسی آواز کیلی کی ماں سے بھی اسی رشتے کا اعلان کر رہی تھی! پھر وہ عمران پر برس پڑا۔ "تم مجھے دھمکانے آئے ہو! میں کسی مکلارنس وکلارنس سے نہیں ڈرتا! چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں پولیس کو فون کردوں گا۔"

"آپ غلط سمجھے!" عمران نے سعادتمندانہ لہجے میں کہا۔ "میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہے یا نہیں! اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی کمپنی کی خدمات پیش کروں!"

اس پر چینی کی ماں کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کیلی اور مکلارنس کی ماؤں کا ہو چکا تھا۔ اس کے بعد پی پنگ سارے لندن کی ماؤں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔

"آپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیجئے!"... عمران نے مسکین صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا!

"ضرور... ضرور...!" وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آکر آہستہ سے بولا۔

"میں نہیں سمجھا جناب کہ آپ کیا فرما رہے ہیں!"

"سم... تب... وہ ابھی ایک بٹلر آیا تھا میں نے اس سے کہا کہ میں مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں... لیکن اس نے جواب دیا کہ پی چنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔"

"اوہ... وہ" ورزقہ چینی چیخنے لگا "وہ دراصل بہرہ ہے! لیکن آپ مسٹر پی چنگ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں!"

"میں برلن سے آیا ہوں!... اور میرے پاس ان کے لئے ایک خط ہے!"

"اوہو!... مگر مسٹر پی چنگ اس وقت بہت اداس ہیں! کیونکہ ان کا طوطا مر گیا ہے! اگر تم... آپ آئیے! میں کوشش کروں گا کہ وہ اس وقت آپ سے ملنے پر رضامند ہو جائیں... آپ کا نام؟"

"میرا نام فورباخ ہے!..." عمران نے کہا۔

"اوہو!... آپ فلسفی فورباخ کے خاندان سے تو نہیں!"

"میرے خاندان میں ہر قسم کے فورباخ گذرے ہیں موچی سے لے کر فلسفی تک... تم اس کی پرواہ مت کرو!"

"خوب!" ورزقہ چینی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور پھر ایک طرف ہٹتا ہوا بولا "آئیے"

وہ عمران کو ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے کمرے میں آیا جو غالباً نشست کے لئے تھا۔ اور بہترین قسم کے آرائشی فرنیچر سے مزین تھا!

وہ اسے وہاں بٹھا کر چلا گیا! پھر تھوڑی دیر بعد ایک پستہ قد اور گول مٹول سے چینی کے ساتھ واپس آیا... وہ اتنا موٹا تھا کہ اسے چلنے میں بھی شاید دشواری محسوس ہو رہی تھی لیکن جب وہ بولا تو عمران بمشکل تمام اپنی ہنسی روک سکا کیونکہ اس کی آواز سیٹی سے مشابہ تھی بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی بلی "میاؤں میاؤں" کر رہا ہو۔

"کس کا خط لائے ہیں آپ مسٹر" اس نے کہا اور پھر ٹھیک اس طرح پلٹ کر ورزقہ چینی پر اپنے دونوں ہاتھ چلائے جیسے اس نے اس کی پشت پر چٹکی لی ہو۔ ورزقہ چینی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور پی چنگ نے برا سا منہ بنا کر کہا "حرامزادے!"

پھر عمران سے بولا... "ہاں مسٹر... جلدی... آپ کس کا خط لائے ہیں!"

"خط!..." عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "کس کا خط کیسا... خط... کہیں میں کسی پاگل خانے میں تو نہیں آگیا!... پہلے آپ کے بٹلر نے کہا کہ پی چنگ سے کوئی خط نہیں آیا... حالانکہ میں نے کہا تھا کہ مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ کر رہے ہیں!"

ورزقہ چینی عمران کو بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا!

"اوہو... یہ شاید تمہارے ساتھ پی چنگ کھیلنے آئے ہیں!..."

"جی نہیں..." عمران سر ہلا کر بولا! "میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔"

"کیا مطلب!..." پی چنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا "آپ کیا کہہ رہے ہیں!..."

اچانک پھر اس نے پلٹ کر ورزقہ چینی پر دو ہتھڑ چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں بولا۔ "حرامزادے"

"میں یہ کہہ رہا تھا..." عمران نے کہا! "زندگی کا کوئی اعتبار نہیں! پتہ نہیں کب آپ کو بھی مکلارنس پکڑ لے جائے!"

پی چنگ نے مکلارنس کی ماں سے اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا!

"آپ کی پارٹنر... کیلی پیٹرسن...!"

لیکن پی چنگ نے اسے جملہ نہیں پورا کرنے دیا! کیونکہ اس بار اس کی سیٹی جیسی آواز کیلی کی ماں سے بھی اسی رشتے کا اعلان کر رہی تھی! پھر وہ عمران پر برس پڑا "تم مجھے دھمکانے آئے ہو! میں کسی مکلارنس وکلارنس سے نہیں ڈرتا! چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گا۔"

"آپ غلط سمجھے!" عمران نے سعادت مندانہ لہجے میں کہا۔ "میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیا ہے یا نہیں! اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی کمپنی کی خدمات پیش کروں!"

اس پر کمپنی کی ماں کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کیلی اور مکلارنس کی ماؤں کا ہو چکا تھا۔ اس کے بعد پی چنگ سارے لندن کی ماؤں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا!

"آپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیجئے!"... عمران نے مسکین سی صورت بنا کر ورزقہ چینی سے کہا!

"ضرور... ضرور...!" وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔

"اتنی دیر میں سارے دروازے مقفل ہو چکے ہوں گے! تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے۔"

"اوہو!... بہت بہت شکریہ!" عمران نے شرمیلی ہنسی کے ساتھ کہا "میں بہت تھک گیا ہوں! شاید آپ مجھے شام تک یہاں آرام کرنے کی اجازت دے دیں گے!"

"تمہارا تعلق کس کمپنی سے ہے۔ ویسے تم مجھے جرمن نہیں معلوم ہوتے!"

"میرا تعلق نیو لائف انشورنس کمپنی سے ہے اور میں جرمن نہیں ہوں!"

"پھر کون ہو!..."

"میں دراوڑ ہوں!..."

"تم مجھ سے نہیں اڑ سکتے! اچھے!..." دراز قد چینی نے اردو میں کہا "میں جانتا ہوں کہ تم کس قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہو!"

عمران کو اس پر سخت حیرت ہوئی لیکن اس نے اپنے چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دیا اور برجستہ بولا "میں چینی زبان نہیں سمجھ سکتا!"

"تمہاری اپنی زبان کیا ہے!..."

عمران نے اپنی پوری زبان منہ سے نکال کر اسے دکھائی! اور دراز قد چینی جھنجلا گیا!

"اگر تمہیں منکلارنس نے بھیجا ہے تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا مگر یہ جان بخشی ایک کام کے صلے میں ہوگی..."

"آپ مجھے اپنی عمر بتایئے تاکہ میں آپ کو کوئی مفید مشورہ دے سکوں!" عمران نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

"منکلارنس سے کہہ دینا اس طرف آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہ کرے ورنہ اس کا سارا بھرم خاک میں مل جائے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پی چنگ کی پشت پر کوئی برساتی مینڈک نہیں بلکہ سنگ ہی ہے!"

"ہائیں... کیا کہا... پی چنگ برساتی مینڈک ہے!" عمران نے حیرت ظاہر کی اور ویسے اسے اس پر حیرت تھی کہ یہی مچھر سا آدمی سنگ ہی ہے۔ اس نے سنگ ہی کا نام بہت زیادہ سنا تھا اور لندن ہی کے دوران قیام میں سرخ چین کے ریڈیو سے اس نے بھی سنا تھا کہ سنگ ہی نے سرخ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اپنے مقصد میں ناکام رہنے پر وہاں سے بھاگ

نکلا تھا! اس کے ملک بدر کر دیئے جانے کی خبر تو محض سرکاری رسمیات میں سے تھی! اس پر چاؤن کا تختہ چڑھ ہی نہیں سکا تھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا "لیکن اتنی کم عمری میں تمہیں اتنا دلیر نہ ہونا چاہیے! اچھے! سنگ کی نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا... ویسے مجھے افسوس ہے کہ تم منکلارنس جیسے [illegible] کے لئے کام کر رہے ہو!"

"چچا سنگ مجھے خود افسوس ہے۔ مگر میں مجبور ہوں!" عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔

"کیا مجبوری ہے؟..."

"میری مجبوریہ بکری والی ہے اس لئے..."

"کوئی بکری تھی!..." سنگ ہی مسکرا کر بولا "بکری والی ہے کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے!"

"خود تمہاری مجبوریہ ہوگی بکری!..." عمران بگڑ گیا "ذرا زبان سنبھال کر!... ورنہ میں بہت خراب آدمی ہوں!..."

سنگ ہی اس طرح ہنسا جیسے کسی ننھے سے بچے کے لاف و گزاف پر ہنس پڑا ہو!... پھر دفعتاً سنجیدہ ہو کر ہمدردانہ لہجے میں بولا "اوہ— تم نہیں سمجھے میرا مطلب!— کیا وہ کوئی بے سہارا لڑکی تھی!..."

"نہیں!... دیوار کے سہارے کھڑی تھی! بس اچانک اس کے آدمی اس پر ٹوٹ پڑے... اور پکڑ لے گئے!... بقول کنفیوشس..."

"شش!..." سنگ برا سا منہ بنا کر بولا "یہ نفرت انگیز نام آئندہ میرے سامنے نہ لینا— ہاں تو پھر کیا ہوا!"

"پھر یہ ہوا کہ میری مٹی پلید ہو رہی ہے!..." عمران رو دینے کے سے انداز میں بولا "اب مجھے منکلارنس کی طرف سے دھمکیاں ملتی ہیں کہ اگر میں اس کا کام نہیں کروں گا تو وہ میری مجبوریہ کو مار ڈالے گا!"

"تم سے وہ کیا کام لیتا ہے!"

"اوہ— کیا بتاؤں! ابھی پریس رپورٹر بنا دیتا ہے۔ اور کبھی کسی بیمہ کمپنی کا ایجنٹ۔"

"لیکن اس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا تھا!"

"تاکہ میں اسکے متوقع حملے کا تذکرہ کر کے مسٹر چنگ کو زندگی کا بیمہ کرانے کا مشورہ دوں!"

"اس کا مقصد!....."

"مقصد میں نہیں جانتا!"

"یہ حکم تمہیں کس نے دیا تھا!"

"سکلارنس نے!"

"تم نے سکلارنس کو دیکھا ہے!....."

"نہیں اس کے احکامات مجھے ہمیشہ فون پر موصول ہوتے ہیں!"

"تم کرتے کیا ہو!....."

"پڑھتا ہوں!....."

"طالب علم ہو!....."

"ہاں! میں یہاں پڑھنے کے لئے آیا تھا! ایک لڑکی سے وہ ہو گئی!" عمران نے شرما کر کہا۔

"تم مجھے بالکل چغد معلوم ہوتے ہو!"

"کیا کہا!....." عمران گھونسہ تان کر اس کی طرف بڑھا!..... لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کے دونوں ہاتھ سنگ ہی کی گرفت میں تھے!

عمران نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہاتھ چھڑا لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا! اس کی انگلیاں اسے اپنی کلائی پر جونکوں کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں!..... اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے کی بجائے جھلائے ہوئے لہجہ میں کہا!..... "اگر میں چغد ہوں تو تم الو ہو!"

"یہ دوسری بات ہے!" سنگ ہی نے ہنس کر اس کے ہاتھ چھوڑ دیے اور بولا "تم..... اب اگر یہاں سے واپس گئے تو شاید مار ہی ڈالے جاؤ!"

"کیوں؟" عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا!

"میں بھی محسوس کر رہا ہوں!..... ویسے تم اپنی محبوبہ کو اس کے پنجے سے رہائی دلانا چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں!"

"ارے جاؤ! تم کیا مدد کرو گے! اسکلارنس تمہیں کسی مچھر کی طرح مسل کر پھینک دے گا!..... واہ..... کیا بات کی تم نے! کیا نشے میں ہو یار!"

"اچھا بیٹا!" سنگ ہی آنکھ مار کر بولا "تم دیکھنا کہ میں کس طرح اسے اس کے بل سے نکال کر ایک حقیر چوہے کی طرح مار ڈالتا ہوں!"

"تم کیلی پیٹرسن کا پتہ تو بتا نہیں سکتے اسکلارنس کو کیا نکالو گے!"

"کیلی پیٹرسن" سنگ ہی نے برا سا منہ بنایا۔

"ارے!..... تم..... اگر تم نے اس کے خلاف نفرت ظاہر کی..... مجھے اس کے نام ہی سے....!" عمران نے شرما کر سر جھکا لیا!..... پھر آہستہ سے بولا "وہ ہو گئی ہے!"

"کبھی کسی عورت سے گفتگو کرنے کا بھی اتفاق ہوا ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا!

"تم سے مطلب!..... لیکن تم نے کیلی کے نام پر نفرت کیوں ظاہر کی تھی!....."

"کیلی..... فراڈ ہے!" سنگ ہی نے کہا!

"ہشت....!"

"ضروری نہیں ہے کہ میں تمہیں کچھ سمجھاؤں بھی!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا!

"یہ تمہیں سمجھانا ہی پڑے گا! تم نے ایک ایسی لڑکی کو فراڈ کہا ہے جس کا نام مجھے بہت وہ لگتا ہے..... پیارا..... پیارا....."

"اچھا اب تم یہاں سے چپ چاپ کھسک جاؤ سمجھے!..... میں سمجھ گیا!"

"کیا سمجھ گئے؟" عمران نے پوچھا!

"تم کسی اخبار کے رپورٹر ہو اور کیلی پیٹرسن کے متعلق ہماری رائے دریافت کرنا تمہاری آمد کا مقصد ہے..... چلو..... نکلو..... نہیں تو دھکے دے کر نکال دوں گا!"

"ارے..... وہ دروازہ ہے، دے کر تو دیکھو دھکے!..... میں کیا تم سے کمزور ہوں۔ ویسے شریف آدمی ہاتھا پائی نہیں کرتے!"

"باہر نکلو!" سنگ ہی نے اسے دھکا دیا۔

"ارے دیکھو یار!..... میں بہت برا آدمی ہوں!....." عمران دھکا کھا کر پلٹا اور دوری سے سنگ ہی کو گھونسہ دکھانے لگا۔

سنگ ہی نے پھر اسے دھکا دیا!.....

"ارے..... دیکھو!..... میں سمجھائے دیتا ہوں..... اب دھکا دیا تو اچھا نہیں ہوگا!"

سنگ ہی اسے دھکے دیتا ہوا دروازے تک لایا۔۔۔ اور عمران باہر نکلتا ہوا بولا "اچھا۔۔۔ میں دیکھوں گا۔۔۔ مچھر کی اولاد!"

سنگ ہی نے دروازہ بند کر لیا اور عمران کھڑا چیختا رہا!

"تم لوگ کمینے ہو!۔۔۔ کتے ہو!۔۔۔ بد اخلاق ہو!۔۔۔ میں تم سے سمجھوں گا ساری شیخی دھری رہ جائے گی!"

پھر وہ اس طرح وہاں سے چل پڑا جیسے اسے دروازے پر بھیک نہ ملی ہو!۔۔۔ مگر وہ عمران تھا تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد اس نے محسوس کر لیا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے!

مورگیٹ اسٹریٹ سے نکل آنے کے بعد بھی وہ پیدل ہی چلتا رہا۔

پھر ایک جگہ رک کر ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی تجارتی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی دا ئیں بیٹھ انگیج رہتی تھیں! ظاہر ہے کہ دوسری طرف سے اس کو جواب نہ ملا ہو گا! لیکن عمران نے باقاعدہ اسٹارٹ لے کر بولنا شروع کر دیا! تعاقب کرنے والا چینی بھی دوکان کے اندر آ گیا تھا اور کاؤنٹر پر کچھ اس انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے بھاری مقدار میں دوائیں خریدنی ہوں!

عمران ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا "ہیلو!۔۔۔ آواز بھی آ رہی ہے اور زور سے بولئے۔۔۔ ہاں!۔۔۔ اس نے مجھے دھکے دلوا کر نکال دیا! یہ نہیں کرائے گا وہ آپ سے بھی خوفزدہ نہیں ہے!۔۔۔ وہاں ایک دبلا پتلا مچھر سا آدمی بھی تھا اس نے آپ کو بہت گالیاں دیں۔۔۔ بائیں تو آپ مجھے کیوں گالیاں دے رہے ہیں، ارے واہ۔۔۔ دیکھئے خدا کے لئے اب میری پیاری کتی کو چھوڑ دیجئے ورنہ میں خودکشی کر لوں گا!۔۔۔ ہاں!۔۔۔ کیا۔۔۔ اس کا نام۔۔۔ ٹھہرئیے۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔ یہ چینی نام عجیب ہوتے ہیں!۔۔۔ چنگ پانگ۔۔۔ نہیں۔۔۔ کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔ چنگ پی۔۔۔ چنگ پی۔۔۔ جہنم میں جائے۔۔۔ مجھے نام نہیں یاد آ رہا۔۔۔ خدا کے لئے چھوڑ دیجئے میری کتی کو۔۔۔ بائیں بند کر دیا۔۔۔ خدا غارت کرے!"

عمران ریسیور رکھ کر بری بری گالیاں بکنے لگا!۔۔۔ اچانک کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور وہ چونک کر مڑا۔۔۔ یہ سنگ ہی تھا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام سنگ ہی ہے!۔۔۔" اس نے اردو میں کہا!

عمران فون کی طرف جھپٹا!

"ٹھہرو!" سنگ ہی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا "کتی بہت خوبصورت لڑکی ہے!۔۔۔ تیز ہو گی۔۔۔ ویسے تم اردو سمجھتے ہو! اور میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم برصغیر کے کسی ملک کے باشندے ہو!"

عمران خاموش ہو کر پلکیں جھپکاتا رہا!

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔۔۔!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! "تم نے کس نمبر پر رنگ کیا تھا۔"

"اوبل تھری فور ڈبل نائن۔۔۔"

"یہ کس کے نمبر ہیں!۔۔۔ تم نے معلوم کرنے کی کوشش تو کی ہو گی!۔۔۔" سنگ ہی نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں نے کئی بار ٹیلیفون ڈائرکٹری میں تلاش کرنے کی کوشش کی!۔۔۔ لیکن مجھے۔۔۔"

"تم نہیں بتاؤ گے!۔۔۔"

"مجھے معلوم ہی نہیں مسٹر چنگ لی!۔۔۔ چنگ چنگ۔۔۔ پن چن۔۔۔ پھر بھول گیا شاید آپ کا نام!۔۔۔"

"کیا تم نے ایکسچینج سے معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہو گی!۔۔۔"

"کی تھی! معلوم ہو گیا تھا! ــ مگر مجھے نام یاد نہیں رہتے!۔۔۔ پورا پتہ ذہن سے اتر گیا! بالکل یاد نہیں!۔۔۔ لیکن وہ کوئی سر تھا۔۔۔ اوہو۔۔۔ ٹھہرئیے!۔۔۔ یاد آ گیا! سر کھن تھا شاید نہیں سر ڈیکن!۔۔۔ اوہا۔۔۔ وہ مارا!۔۔۔ آ گیا یاد۔۔۔ سر ڈیکن۔۔۔ سر ڈیکن!"

"سر ڈیکن!۔۔۔ کیا بکتے ہو!۔۔۔ پورے لندن میں صرف ایک ہی سر ڈیکن ہے اور وہ ہے پولیس کمشنر!۔۔۔"

"وہ مارا۔۔۔!" عمران خوش ہو کر بولا "اب بالکل یاد آ گیا! یہی نمبر تھا۔۔۔ اور عمارت ڈیکن ہال۔۔۔!"

"کیا تم مجھے الو سمجھتے ہو!۔۔۔" سنگ ہی جھلا گیا!

"الو میرا پسندیدہ پرندہ ہے! میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا!" عمران نے سنجیدگی سے

کہا۔ "جو کچھ مجھے معلوم تھا تمہیں بتا دیا! وہ بھی محض اس لئے کہ مجھے مکلارنس سے محبت نہیں ہے!.... اور اب یہ چاہتا ہوں کہ اگر وہ میری کٹی کو رہا نہیں کرتا تو مجھے بھی مار ڈالے!....

"مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرو!.... میں تمہیں یہاں اس دوکان میں بھی درست کر سکتا ہوں!...."

"پہلے خود کو درست کر لو پھر مجھے درست کرنا!.... ڈونگرے کا بال امرت پیا کرو یا اشرف میڈیکل لیبوریٹریز لائل پور سے بہار اطفال اور اکسیر مسان منگوا لو.... تم سوکھے کے مرض میں مبتلا معلوم ہوتے ہو!.... یہ دوائیں ضرور استعمال کرو! انڈے کی زردی میں تیح کھایا کروں گا.... ٹاٹا....!"

عمران ہاتھ ہلاتا ہوا دوکان سے نکل گیا!.... سنگ ہی نے بھی اس کے ساتھ ہی دوکان سے باہر قدم نکالا!

"تم خفا ہو گئے ہو دوست!...." سنگ ہی پھر اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا!

"نہیں تو!...." عمران نے پلٹ کر کہا.... "مگر اب تم میرا پیچھا چھوڑ دو!.... ورنہ کہیں پولیس مجھے کسی شبہے میں دھر نہ لے! تم صورت سے گرو کٹ معلوم ہوتے ہو!...."

"کیا بکتے ہو! کس میں اتنی ہمت ہے کہ میری طرف آنکھ بھی اٹھا سکے! میں ایک معزز آدمی ہوں۔"

"معزز مچھر.... ٹیریا والا...." عمران نے سر ہلا کر کہا!

سنگ ہی کو غصہ نہیں آیا! وہ بدستور مسکراتا رہا!....

"تم رہتے کہاں ہو!...."

"تیرہ ہارلے اسٹریٹ!...."

"خیر ہوگا! تم کہیں رہتے ہو! مجھے اس سے غرض نہیں ہے! مگر نہ جانے کیوں میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں!...."

"سچ!...." عمران پر مسرت لہجے میں چیخا! اور لندن کی ایک بھری پڑی سڑک پر اس سے بغلگیر ہو گیا!

"تم پہلے آدمی ملے ہو جس نے مجھے پسند کیا ہے!" عمران اس کی پشت تھپکتا ہوا بولا "میں

تمہیں مچھر نہیں کہوں گا!"

سنگ ہی نے آہستہ سے اسے الگ ہٹاتے ہوئے کہا "چلو ہم کہیں بیٹھ کر کچھ غم غلط کریں گے؟"

"یار تم بڑی بامحاورہ اردو بول لیتے ہو!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"میں دس زبانوں کا ماہر ہوں!"

وہ دونوں اسی سڑک کے ایک جوائنٹ میں آبیٹھے!....

"کیا پیو گے!...." سنگ ہی نے پوچھا!

"آج تو دودھ کی لسی پینے کو جی چاہتا ہے!"

"تم لندن میں ہو برخوردار.... فضول بکواس نہ کرو! وہسکی اور سوڈا منگواؤں!...."

"میں شراب نہیں پیتا!...."

"اوہو.... کیا لندن میں بھی تم اتنے ہی کمزور دل کے ہو!"

"ہاں!.... لندن میں بھی مجھے ٹھنڈا پانی مل ہی جاتا ہے چچا!"

سنگ ہی نے اس کے لئے چائے اور اپنے لئے وہسکی کا آرڈر دیا۔

"لندن.... پیسہ مانگتا ہے!...." سنگ ہی بڑبڑایا!

"بابا خدا کے نام پر!...." عمران نے ہانک لگائی۔

"تم ایک کٹی کو رو رہے ہو!.. یہاں ہزاروں کٹیاں تمہاری راہ میں آنکھیں بچھانے کو تیار ہیں!"

"ہائیں۔ کہاں.... کدھر!...." عمران بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا....!

"ہر جگہ!.... لیکن تمہاری جیب میں پیسہ ہونا چاہئے!.... بیشمار.... لاتعداد!"

"یہی تو نہیں ہے!.... چچا سنگ!"

"چچا سنگ تمہیں سونے اور چاندی میں دفن کر سکتا ہے!...."

"آہا تو پھر میں آج ہی اپنے تابوت کے لئے آرڈر دوں گا!...."

"تم مذاق سمجھتے ہو برخوردار!" سنگ ہی آگے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے میز پر پٹخ کر کہا "یہ سو پونڈ ہیں انہیں رات تک ختم کر دینا! کل اتنے ہی مجھ سے پھر لے جانا!...."

"آہا...." عمران پر مسرت لہجے میں بولا "میں آج سے تمہیں انکل کی بجائے فادر کہوں

گا!.... ہاہا!...."

عمران نے نوٹوں کی گڈی کھینچ کر اپنی جیب میں ڈال لی!....

"کل پھر مجھے یہیں!.... اسی وقت ملنا!...."

"اب تو میں ہر وقت یہیں مل سکتا ہوں!...." عمران نے بڑے خلوص سے کہا! "کیونکہ دن رات بیکار ہوں!...."

شراب آگئی تھی! سنگ ہی کسی بلانوش کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا.... ذرا سی دیر میں آدھی بوتل صاف ہو گئی!.... لیکن عمران نے سنگ ہی کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں محسوس کیا! ویسے اب وہ عمران کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس طرح گھورنے لگا تھا.... جیسے وہ کہیں سے کوئی چیز چرا کر بھاگا ہو!.... اچانک تھوڑی دیر بعد سنگ ہی بولا "تم جو کچھ نظر آتے ہو! حقیقتاً وہ نہیں ہو!"

"کیا!.... تو کیا تم مجھے کتے کا پلا سمجھتے ہو!...."

"نہیں.... میں تم میں کچھ ایسی صلاحیتیں دیکھ رہا ہوں، جو مجھے پسند ہیں!"

"تب تو تم کل مجھے سو پونڈ سے بھی زیادہ دو گے!"

"بکواس نہ کرو!.... یہ پاؤنڈ میں نے بطور خیرات تمہیں نہیں دیئے!...."

"اگر مجھے اس کا شبہ بھی ہو جائے تو تمہارا گلا گھونٹ دوں!...." عمران نے آنکھیں نکال کر کہا!

"تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا!...."

"بتاؤ"

"تمہیں لندن کی ایک معزز عورت کے ہاں ملازمت کرنی پڑے گی!"

"عورت کی ملازمت!...." عمران غصے سے اکڑ گیا! "ارے لو یہ اپنے روپے! میں کبھی عورت کی ملازمت نہیں کروں گا!.... تم پر بھی لعنت ہے.... ہاں!...."

"وہ ایک معزز عورت ہے!.... ڈچز آف ونڈلیر.... اس کے یہاں تقریباً نصف درجن نوجوان اور خوبصورت ملازمائیں ہیں!.... کیا سمجھے.... اور تم اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرو گے!"

"گدھے چراؤں گا!...." عمران جھلا گیا!.... "یہ لو اپنے روپے میں جا رہا ہوں!...."

اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر سنگ ہی کے سامنے ڈال دی اور آدھی پیالی چائے چھوڑ کر اٹھ گیا!....

"اچھا دوست!" سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا "تم جاؤ! لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں زندہ رہ سکا۔ جس نے سنگ ہی کی کوئی بات ماننے سے انکار کر دیا ہو!"

"کیا بگاڑ لو گے میرا!...."

"میں تمہاری صورت بگاڑ دوں گا!.... اتنے بدصورت ہو جاؤ گے کہ کبھی کوئی لڑکی تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے گی!...."

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ گیا!.... اپنی دانست میں وہ سنگ ہی کے گرد اپنا جال مضبوط کرتا جا رہا تھا!....

"ہم.... ہپ!.... میں جانتا ہوں!.... تم مجھے پہلے ہی لفنگے معلوم ہوئے تھے!" عمران ہانپتا ہوا بولا! "میں جانتا تھا کہ تم مجھے کسی جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہو!...."

"تم احمق ہو!.... میں تمہیں تمہاری بگی واپس دلانا چاہتا ہوں۔ فی الحال تم سے جو کام لینا چاہتا ہوں اس کے لئے تم سے زیادہ موزوں آدمی اور کوئی نہ مل سکے گا!...."

"کیوں مجھ میں کون سی موزونیت نظر آ رہی ہے تمہیں! کیا میری شکل عورتوں کے ملازموں کی سی ہے! ارے اگر شوہروں جیسی شکل بھی ہوئی تو میں خودکشی کر لوں گا۔"

"نہیں میری جان تم تو شہزادے معلوم ہوتے ہو!" سنگ ہی عمران کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا!

"پھر تم مجھے کسی عورت کا ملازم کیوں بنانا چاہتے ہو!...."

"کہا میری بات بھی تو سنو! وہاں تم کسی شہزادے کی طرح زندگی بسر کرو گے! ڈچز آف ونڈلیر کو ایک ایسے پڑھے لکھے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے کتوں کی دیکھ بھال کر سکے! اسے شریفوں سے عشق ہے! وہ فوراً تمہیں رکھ لے گی!.... اور پھر اپنے دوستوں میں فخریہ کہے گی کہ مغل اعظم کی نسل کا ایک شہزادہ اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرتا ہے! بلکہ زیادہ اچھا تو یہ ہوگا کہ تم اس سے یہی کہہ دو....!"

"کیا کہہ دو—!"

"یہی کہ تم مغل اعظم کی نسل سے ہو!.... وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

"پھر—!"

"پھر تم کتوں سے زیادہ آدمیوں کی دیکھ بھال کرنا!.... میں دراصل ڈچز کے ملنے جلنے

والوں کی فہرست چاہتا ہوں!"

"جاسوسی!" عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا اور اچانک اس کے چہرے پر جوش کے آثار نظر آئے اور وہ سنگ ہی کا ہاتھ دبا کر بولا "میں ضرور کروں گا — میں ضرور ایجنٹ کی ملازمت کروں گا! مجھے جاسوسی کا بڑا شوق ہے..... لاؤ نوٹ مجھے واپس کردو!"

سنگ ہی نے نوٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی! عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اور سنگ ہی دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں! عمران کی نظر پہلے سے ڈچز پر تھی اور اسے یقین تھا کہ نہ صرف کیلی بلکہ مکلارنس تک پہنچنے کا ذریعہ بھی سو فیصد وہی عورت ہو سکتی ہے۔

وہ بڑے غور سے سنگ ہی کی تجاویز سنتا رہا! حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہا تھا! اس کا ذہن کہیں اور تھا۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا احساس بھی نہیں ہو سکا کہ عمران اس کی تجاویز میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

(۳)

دوسرے دن لندن کے باشندے کیلی پیٹرسن اور مکلارنس کے سلسلے میں ایک نئے نام سے واقف ہوئے! یہ نام تھا سنگ ہی — اور اس سنگ ہی نے مکلارنس کو ایک مقامی اخبار کے ذریعہ چیلنج کیا تھا! ویسے یہ دوسری بات ہے کہ سنگ ہی اس چیلنج کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا ہو۔ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا ہے!.....

یہ چیلنج دراصل پی چنگ کی حمایت میں تھا! مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کے بعد خود پی چنگ کا نمبر آجائے! لہٰذا سنگ ہی کی طرف سے مکلارنس کو چیلنج تھا کہ پی چنگ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لے!

یہ چیلنج پی چنگ کی نظر سے گذرا تو اس کی سانس پھولنے لگی! حقیقتاً وہ ایک ڈرپوک آدمی تھا! اور ان دنوں تو اسے ہر وقت اپنے چاروں طرف مکلارنس کے بھوت دکھائی دیتے تھے۔

"تو حرامزادے تو نے یہ کیا کیا؟"..... پی چنگ سنگ ہی پر مکا تان کر دہاڑا۔

"میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے!....."

"تم جانتے ہو! میں بھی جانتا ہوں! تم سے سوائے حرامزدگی کے اور کس بات کی توقع کی جا سکتی ہے.....؟"

"اچھا چلو!... یہی سہی! میں نے اسے چیلنج کیا ہے.... پھر؟"

"میرا حوالہ کیوں دیا تو نے —؟" پی چنگ اپنے سر پر دو ہتھڑ مار کر چیخا!

"تاکہ وہ تمہیں مار ڈالے اور تمہاری ذرخ محبوبہ آزاد ہو جائے! وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے...."

"حرامزادے!....." پی چنگ چیخ کر اس پر جھپٹا!..... سنگ ہی بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا!..... اور پی چنگ توند کے بل فرش پر چلا آیا۔

دوسرے ہی لمحے میں سنگ ہی چھلانگ مار کر اس کی پشت پر سوار تھا۔ پی چنگ نے اٹھنے کی کوشش کی..... لیکن وہ سنگ ہی کی گرفت تھی۔ اس نے اپنے پیر اور ہاتھ اس کے تھلتھلے جسم میں پیوست کر دیئے تھے! بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کیکڑا کسی موٹی مچھلی سے چمٹ گیا ہو!

پھر وہ آہستہ آہستہ کہنے لگا "پی چنگ! تم مجھے دن میں ہزار بار حرامزادہ کہا کرو مجھے ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہوگی!..... لیکن تمہاری وہ ذرخ محبوبہ مجھے بہت پسند ہے!..... اگر وہ نہیں تو پھر تمہاری بھتیجی جین! مجھے آج کل ایک محبوبہ کی ضرورت ہے، میں بہت اداس ہوں! — لندن کی عورتیں مجھ سے نفرت کرتی ہیں....."

"حرامزادے....." پی چنگ تکلیف سے چیخا! اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنگ ہی کی انگلیاں اس کا گوشت پھاڑ کر ہڈیوں تک اتر گئی ہوں!

"اور تم یہ جانتے ہو کہ سنگ ہی تمہاری حفاظت کر رہا ہے! اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو تم جہنم میں پہنچ جاؤ! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انگریز تم سے کتنی نفرت کرتے ہیں! تمہارے معاملے میں وہ مکلارنس کے ساتھ ہوں گے!....."

"مجھے چھوڑ دے! میں مرا جا رہا ہوں!" پی چنگ نے رو دینے والی آواز میں کہا! سنگ ہی اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا! اتنے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی! سنگ ہی نے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو!....." اس کے حلق سے بالکل پی چنگ کی سی آواز نکلی!..... لیکن اب پی چنگ میں اتنی سکت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ اس پر احتجاج بھی کر سکتا!..... وہ ایک آرام کرسی میں پڑا بری طرح ہانپ رہا تھا!

"ہاں!..... میں پی چنگ ہوں!" سنگ ہی ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا "اوہ..... ہوں!..... میں بے قصور ہوں!..... میرا اس چیلنج سے کوئی تعلق نہیں!..... نہیں اب سنگ ہی یہاں نہیں ہے!"

آپ اپنے کسی آدمی کو بھیج دیجئے!..... میں دو ہزار پونڈ کا چیک دے دوں گا..... ابھی آ
ہی منگوا لیجئے! میں تو آپ کا غلام ہوں!..... اگر مجھے کیلی پیٹرسن کے بارے میں کچھ معلوم ہوتا
وہ بھی بتا دیتا۔۔۔!"

سنگ ہی ریسیور رکھ کر مڑا.....

"کون تھا....." پی چنگ ہانپتے ہوئے پوچھا!

"مسکارنس!"

"ارے..... باپ رے!"..... پی چنگ توند پر دونوں ہاتھ رکھ کر کراہا!

"دو ہزار پونڈ تیار رکھو! اس کا ایک آدمی آ رہا ہے۔۔۔!"

"ارے میں مر گیا! دو ہزار پونڈ..... پھر تمہاری موجودگی سے فائدہ ہی کیا!"

"تم نکالو تو..... یہ رقم!..... مسکارنس کے تابوت کے لئے خرچ کرو نگا! اس کا آدمی
دس منٹ بعد یہاں پہنچ جائے گا۔ اس نے یہی کہا ہے!"

"دو ہزار پونڈ..... نہیں..... میں نہیں دے سکتا....."

"نہیں دے سکتے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں!....."

"ہائے....." پی چنگ پھر توند پر ہاتھ رکھ کر کراہا۔۔۔!

"اٹھو!..... جلدی کرو!..... موت کے بعد دولت تمہارے کس کام آئے گی!....."

"چپ حرامزادے!..... موت آئے تیری۔۔۔ خدا تجھے غارت کرے.....!"

پی چنگ!..... اٹھ کر کراہتا اور کھڑا تا کمرے سے چلا گیا! سنگ ہی بار بار گھڑی کی طرف دیکھ
رہا تھا! وہ دو چار منٹ اسی کمرے میں ٹھہرا پھر نشست کے کمرے میں چلا آیا! جہاں سے وہ صدر
دروازے پر آنے والوں کو صاف دیکھ سکتا تھا!

گھڑی وہ اب بھی دیکھ رہا تھا!..... فون موصول ہونے کے ٹھیک دس منٹ بعد
سیڑھیوں پر ایک آدمی نظر آیا!..... اور یہ آدمی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا
اس نے اپنے بائیں شانے سے ایک ایئر گن لٹکا رکھی تھی!..... سنگ ہی جھنجھلا گیا!.....
گھنٹی بجی اور خود سنگ نے صدر دروازہ کھولتے ہوئے عمران کو ایک گندی سی گالی دی۔۔۔
"ارے تم ہوش میں ہو یا نہیں! اس وقت میں مسکارنس کی طرف سے دو ہزار پونڈ وصول

کرنے آیا ہوں!....."

"تم....." سنگ اسے گھورنے لگا!

"ہاں!..... میں!..... ابھی میں نے تمہارا کام نہیں شروع کیا! فی الحال مسکارنس کا کام کر رہا
ہوں! تمہارا ابھی جلدی ہی شروع ہو جائے گا فکر کی بات نہیں ہے!....."

"میں تمہیں مار مار کر ادھ موا کر دوں گا۔۔۔" سنگ ہی دانت پیس کر بولا۔!

اپنی زندگی میں شاید اسے پہلا ہی آدمی ملا تھا!

"ارے چلو!..... اپنا کام کرو!" عمران ایئر گن کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا "میں کیا تم
سے کمزور پڑتا ہوں!..... دو ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے تنہا آیا ہوں! اگر کوئی حسرت دل میں
ہے تو نکال لو..... کھلا ہوا چیلنج ہے! ارے تم مجھے تو چیلنج کر نہیں سکتے! مسکارنس کو کیا کرو گے!
مسکارنس بہت اونچا آدمی ہے!..... اب تم اپنا حشر دیکھ لینا!....."

"تم دو ہزار پونڈ مجھ سے لے جاؤ گے....."

"ہاں!..... تم سے ابھی اور اسی وقت! یہ مسکارنس کا حکم ہے!..... اگر نہیں ادا کرو گے تو
یہاں تمہاری اور اس موٹے کی لاشیں نظر آئیں گی!....."

"میں نہیں دیتا دو ہزار پونڈ!..... چلو دیکھوں تم کیا کرتے ہو؟"

عمران نے نہایت اطمینان سے اپنی ایئر گن سیدھی کی اور سنگ ہی کی پیشانی کا نشانہ لیتا ہوا
بولا "نکالو..... دو ہزار پونڈ!"

ٹھیک اسی وقت چھ آدمی دھڑ دھڑاتے ہوئے کمرے میں گھس آئے..... یہ سب شریف
صورت تھے! ان کے جسموں پر عمدہ لباس تھا!..... لیکن چہروں کی شرافت کا سا انداز ہاتھوں میں
نہیں تھا! کیونکہ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے!.....

ان میں سے ایک نے کسی سے کہا "نام! تم انہیں دیکھو! اس عمارت میں نصف درجن سے
زیادہ آدمی نہیں ہوں گے!"

پھر پانچ آدمی اندر گھستے چلے گئے اور ایک وہیں ان دونوں پر ریوالور تانے کھڑا رہا۔

"نہیں..... بیٹھ تم اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ! یہ ریوالور بغیر آواز کا ہے! ذرا سا بھی شور نہیں
ہو سکے گا....."

عمران کے ہاتھ ایئر گن سمیت اوپر اٹھ گئے۔ اسنگ ہی نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لئے تھے! لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک شریری مسکراہٹ تھی۔!

"تم اپنی ہوائی بندوق زمین پر ڈال دو ننھے بچے!" ریوالور والے نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں.... امی سے کہہ دوں گا ہاں!...." عمران نے کسی ننھے سے بچے کی طرح بسور کر دھمکی دی!... ویسے ایئر گن کی نال ریوالور والے کے چہرے کی طرف تھی اور ایک انگلی ٹریگر پر۔

"اسے زمین پر ڈال دو!" دوسری بار تحکمانہ لہجے میں کہا گیا! لیکن اچانک ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا اور ایئر گن کے دہانے سے زرد رنگ کے غبار کی ایک دھار سی نکل کر ریوالور والے کے چہرے پر پڑی۔

پھر وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اسے سنبھلنے کی بھی مہلت نہ مل سکی! اس کا ریوالور عمران کے ہاتھ میں تھا اور خود وہ فرش پر.... سنگ ہی نے اپنی ناک چٹکی سے دبا لی تھی۔

"کھسکو!" عمران نے اسے اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا! "ورنہ ہم بھی بیہوش ہو جائیں گے!"

ان دونوں نے دوسرے کمرے میں داخل ہو کر پچھلا دروازہ بند کر دیا!.... سنگ ہی عمران کو عجیب نظروں سے گھور رہا تھا!....

"میں نہیں سمجھ سکا اس چال کا مطلب...." عمران آہستہ سے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ مکلارنس کے آدمی ہیں!.... پھر مجھے تنہا کیوں بھیجا گیا تھا!...."

"پرواہ نہ کرو!...." سنگ ہی جلد بچ سے بولا! "تم یہاں کہیں چھپ جاؤ! میں ان سے نپٹ لوں گا!"

"ہاں! یہ ٹھیک ہے!.... ورنہ پھر میں خطرے میں پڑ جاؤں گا اور میری پیاری گی گی" عمران کی آواز گلوگیر ہو گئی! سنگ ہی نے اسے برابر والے کمرے میں دھکیل کر باہر سے دروازہ بند کر لیا۔ عمران نے اس کے اس رویہ پر احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی! اس کے لمحات فیصلہ کن تھے!.... وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو اس کی اتنی محنت برباد ہو جائے گی یا میدان اس کے ہاتھ رہے گا!— سنگ ہی کی طرف سے اخبار میں اس نے چیلنج شائع کرایا تھا اور ٹیلی فون پر دو ہزار پونڈ کا مطالبہ بھی اس نے کیا تھا اور وصولیابی کے لئے بھی خود ہی پہنچ گیا تھا۔ مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی میں باقاعدہ طور پر ٹھن جائے

ویسے پارٹی انتظر میں سنگ ہی مکلارنس پر پہلے ہی سے ادھار کھائے بیٹھا تھا! لیکن ان دونوں کا ٹکراؤ ضروری بھی نہیں تھا۔ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب مکلارنس لی چنگ کو چھیڑنے کی کوشش کرتا۔۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے چھیڑ ہی بیٹھتا جب فرم کا جنرل منیجر کیلی پیٹرسن کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا تھا تو لی چنگ سے اس کی توقع رکھنا فضول ہی سی بات تھی!

بہرحال عمران نے ابھی تک جتنی بھی حرکتیں کی تھیں ان کا مقصد یہی تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں مگر اس وقت کے حادثے نے بساط ہی بدل دی تھی عمران کو توقع نہیں تھی کہ مکلارنس کے آدمی اتنی جلدی چڑھ دوڑیں گے!....

اور یہ بات بھی اس پر آج ہی واضح ہوئی کہ اس کے گروہ کے لوگ اپنی شخصیت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے!.... ان میں سے ایک کے چہرے پر بھی اسے نقاب نہیں نظر آئی تھی۔ ان کے چہرے بھی ایسے نہیں تھے کہ میک اپ کا گمان ہوتا!

عمران ایک آرام کرسی میں گر کر سوچنے لگا.... اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا انتہائی خطرناک تھا ان حالات میں یہ بھی ممکن تھا کہ سنگ ہی کو اس کی اصلیت کا علم ہو جاتا!....

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ باہر سے مقفل تھا!.... اس کمرے میں بھی ایک دروازہ تھا.... اور اوپر دو روشندان تھے! وہ بھی اتنے چھوٹے تھے کہ ان سے نکل جانا محالات میں سے تھا۔

وہ پھر بیٹھ گیا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سنگ ہی کیا کرے گا! ابھی پانچ مسلح آدمی عمارت میں موجود تھے! ایک تو بیہوش ہو چکا تھا جس کا چار گھنٹے سے قبل ہوش میں آنا مشکل ہی تھا!

تقریباً آدھے گھنٹے تک عمران اس کمرے میں بند رہا.... پھر دروازہ کھلا آنے والا سنگ ہی تھا.... مگر وہ اتنا ہشاش بشاش نظر آ رہا تھا جیسے ابھی ابھی خوبصورت عورتوں کے درمیان سے اٹھ کر آ رہا ہو۔

"نکلو بچے!.... تم بھی نکلو!...." اس نے عمران سے کہا۔

"وہ لوگ چلے گئے!...." عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

"نہیں اب وہ لوٹ کے جائیں گے!.... اور تمہاری روانگی کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اسے درست کیا جائے۔ چلو باہر نکلو!"

عمران کمرے سے نکل کر سنگ ہی کے ساتھ چلنے لگا!..... لیکن اب اس کی ایئر گن سنگ ہی کے ہاتھ میں تھی! عمران نے ذرہ برابر بھی تشویش نہیں ظاہر کی۔

وہ ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں چھ بہت بڑے بڑے بنڈل پڑے ہوئے تھے!.....

"ان کے پارسل تیار ہیں!..... اور ان کی بکنگ تم کراؤ گے!....." سنگ ہی مسکرا کر بولا!

"کیا تم نے انہیں ختم کر دیا!" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا!

"نہیں!..... میں بے وجہ کسی کو جان سے نہیں مارتا!..... یہ صرف بیہوش ہیں البتہ ان کے کپڑے میں نے ضبط کر لئے ہیں!....."

عمران نے دیکھا! پارسلوں پر تحریر تھا! "مسکارتس کی خدمت میں! ایک غریب الوطن کی طرف سے!"

"تم غالباً انہیں شارع عام پر پھنکوا دو گے!" عمران نے پوچھا!

"قطعی! یہی خیال ہے میرا!..... ویسے ابھی ساتواں تھیلا خالی پڑا ہے اب تم بھی بیہوش ہو جاؤ!....."

"ارے واہ..... اے..... خبردار....." عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور سنگ ہی نے قہقہہ لگایا۔

"تمہاری ایئر گن مجھے بہت پسند آئی ہے!..... اسے میں اپنے پاس رکھوں گا!"

"وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی!....." عمران نے فخریہ انداز میں کہا!

"مجھے سچ سچ بتاؤ تم کون ہو!....."

"میں جنت کی حور ہوں!....." عمران نے لڑکیوں کی طرح چہکتے ہوئے کہا۔

"خیر اب تم یہاں اس وقت تک ٹھہرو گے! جب تک کہ مجھے مطمئن نہ کر دو!"

"میں ساری زندگی یہاں ٹھہر سکتا ہوں چچا سنگ!..... آج کے سو پونڈ دلواؤ..... وہ کل رات ہی ختم کر دیے تھے!....."

"تم مجھے یعنی سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو!"

"ارے توبہ توبہ! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں چچا جان" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ اتنے میں آدمی کمرے میں داخل ہوئے! یہ بھی چینی ہی تھے! انہوں نے وہ پارسل ڈھونے شروع کر دیے!

دس منٹ کے اندر ہی اندر کمرہ خالی ہو گیا!

"بیٹھ جاؤ!" سنگ ہی نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا! عمران بیٹھ گیا۔

"کیا تم نے مجھے اس وقت دو ہزار پونڈ کے لئے فون نہیں کیا تھا!"

"کیا تھا!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا!

"مقصد!....."

"مقصد ظاہر ہے..... میں دو ہزار پونڈ وصول کرنا چاہتا تھا!" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں نے اخبارات میں آپ کا چیلنج پڑھ کر سوچا کہ براہ راست لی چنگ کو دھمکانا چاہیے! وہ ڈرپوک آدمی ہے جھانسے میں آ جائے گا! میں یہ بھی جانتا تھا لی چنگ نے اس چیلنج کی مخالفت کی ہو گی!"

"تم سب کچھ جانتے تھے بھتیجے!..... مگر یہ بتاؤ کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا تھا!"

"کیا!" عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "کیا وہ چیلنج..... یعنی کہ آپ..... میں نہیں سمجھا!"

"میں نے نہیں شائع کرایا!....." سنگ ہی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا "میں ان لوگوں کو پرلے سرے کا گدھا سمجھتا ہوں، جو کسی کو للکار کر مارتے ہیں!..... بہر حال تم مجھے بتاؤ! کہ اس چیلنج کا کیا مطلب ہے!"

"بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں چچا!"

"تمہیں میں بہت برا آدمی ہوں!..... اتنا برا کہ میرے باپ نے مرتے دم تک میری ماں سے شادی نہیں کی تھی!..... اور میں نے اپنے باپ کی چھوٹی بہن سے اس وقت شادی کی تھی جب وہ چالیس سال کی تھی اور میں انیسویں سال میں قدم رکھ چکا تھا!"

"آہا..... تب تو تم واقعی بہت گریٹ ہو!..... بلکہ بہت گریٹ بھی!"

"چیلنج کس نے شائع کرایا تھا!....." سنگ ہی غصے میں بھر گیا!

"کسے میں کیا جانوں..... بابا..... ویسے اگر تم مجھے بھی تھیلے میں پیک کرنا چاہتے ہو تو میں اس کے لئے تیار ہوں!..... مگر تمہیں کافی محنت کرنی پڑے گی۔ میں ایسا مرغ نہیں کہ آسانی سے ہاتھ آ جاؤں..... کرو کوشش!....."

عمران پھر کھڑا ہو گیا! مگر کچھ اس انداز میں جیسے اڑنے کے لئے پر تول رہا ہو—!

سنگ ہی خاموش بیٹھا اسے گھورتا رہا! آخر اس نے آہستہ سے کہا "بیٹھ جاؤ!"

"نہیں بیٹھوں گا!..... اب تم پر اعتماد نہیں کر سکتا! معلوم نہیں تم کب اچھل کر دبوچ لو!"

"ابھی تک کیسے اعتماد کیا تھا!....."

"وہ دوسری بات ہے! اس وقت تک تمہارے خیالات میری طرف سے خراب نہیں ہوئے تھے!"

"تم خود ابھی اعتراف کر چکے ہو کہ دھوکے سے دو ہزار پونڈ وصول کرنے کی نیت سے آئے تھے!"

"اگر میں اعتراف نہ کرتا تو تمہیں معلوم کیسے ہوتا! اور اگر اعتراف نہ کرنا چاہتا تو تمہارے فرشتے بھی نہ کروا سکتے! یقیناً میں نے ایک غلطی کی تھی اس پر مجھے افسوس ہے!"

"تم نے چیلنج نہیں شائع کرایا تھا.....!"

"ارے چچا!..... میری جان! تم کیسی باتیں کر رہے ہو!..... مجھے کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ..... اور پھر اس میں میرا فائدہ ہی کیا تھا..... مگر ٹھہرو اب ایک بات سمجھ میں آ رہی ہے..... مجھے سوچنے دو.....!

"اچھی طرح سوچ لو بھتیجے! تم نے مجھے چچا بنایا ہے!....."

عمران کچھ دیر تک بیٹھا سر کھجاتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا "یہ حرکت کیلی پیٹرسن کی بھی ہو سکتی ہے!..... چیلنج بازی اس کا محبوب مشغلہ ہے! ہفت روزہ سنسیشن میں اس کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں! ایک بار وہ خود بھی مکلارنس کو چیلنج کر چکی ہے!..... ہو سکتا ہے اس نے سوچا ہو کہ مکلارنس اور سنگ ہی کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا جائے! ظاہر ہے اگر تم دونوں الجھ جاؤ تو وہ محفوظ ہو جائے گی.....!"

"بھتیجے تم کافی عقلمند معلوم ہوتے ہو! اسی لئے مجھے مکلارنس سے زیادہ تمہارے متعلق تشویش ہو گئی ہے!..... جو شخص سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کرے وہ یقیناً کچھ نہ کچھ وزن رکھتا ہو گا!"

"ایک من پانچ سیر!..... بھوک کی حالت میں کھانا کھانے پر ایک سیر وزن بڑھ جاتا ہے!"

"اب مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ مکلارنس بھی تم سے کام لیتا رہا ہو گا!" سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا!.....

عمران نے ایک طویل سانس لی اور آرام کرسی میں لیٹ گیا! چند لمحے کمرے کی فضا پر بوجھل سا سناٹا طاری رہا!..... پھر عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"میں بڑا بیوقوف آدمی ہوں!..... انجام پر غور کئے بغیر میں نے یہ حرکت کر ڈالی..... مگر اب پچھتانا فضول ہے!..... تمہارا جو دل چاہے کرو!..... ویسے میں کوئی چوہا بھی نہیں ہوں کہ تم مجھے آسانی سے مار ڈالو!"

"اب آئے ہو راہ راست پر!" سنگ ہی مسکرایا "مجھ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے! ہاں اب جلدی سے مجھے اپنے متعلق سب کچھ بتا دو، ہو سکتا ہے میں تمہیں معاف ہی کر دوں!....."

"نہ صرف مجھے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی معاف کرنا پڑے گا۔ چچا سنگ!" عمران نے گلوگیر آواز میں کہا! "میں نے ایسی ہی زبردست غلطی کی ہے! میں دراصل پی چنگ کو الو بنا کر کچھ رقم اینٹھنا چاہتا تھا! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم جیسا زبردست آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ ورنہ میں کبھی ادھر کا رخ نہ کرتا! پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر پر مکلارنس نے ہاتھ ڈالا تھا!..... میں سمجھا کہ اس سے پی چنگ بھی خوفزدہ ہو گیا ہو گا! لہٰذا قبل اس کے کہ مکلارنس اس کی طرف رخ کرے کیوں نہ میں ہی اس کی آڑ میں کچھ رقم بنا لوں!..... مگر تم....."

عمران خاموش ہو گیا!..... اور سنگ ہی نے پوچھا۔

"تمہارا مکلارنس سے کوئی تعلق نہیں!....."

"نہیں چچا..... بالکل نہیں!....."

"پھر تم نے اس دن فون کسے کیا تھا!....."

"باپ!..... ہاہاہا!..... " عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا! دیر تک ہنستا رہا پھر بولا "دو آنکھیں پیچھے بھی رکھتا ہوں! یہاں سے نکلتے ہی میں نے محسوس کر لیا تھا کہ میرا تعاقب ہو رہا ہے!..... لہٰذا میں نے ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی لائنیں قریب قریب ہمیشہ انگیج رہتی ہے! ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں وزیراعظم تک سے گفتگو کی جا سکتی تھی!"

سنگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا! آخر کار اس نے کہا! "میں تم میں دوسرا سنگ ہی دیکھ رہا ہوں۔"

"مگر میرے باپ شادی شدہ آدمی ہیں!" عمران نے مایوسی سے کچھ اس انداز میں کہا کہ سنگ ہی بے ساختہ ہنس پڑا۔

"تم..... واقعی عجیب ہو!" سنگ ہی بولا "تم نے مجھے پولیس کمشنر کے نمبر بتائے تھے؟"

"محض معاملے کو الجھانے کے لئے! ورنہ پھر کس کے نمبر بتاتا! ویسے یہ کسی جاسوسی ناول کی سی سچوئیشن ہو جاتی..... سنسنی خیز..... کہ جو نمبر پولیس کمشنر کے ہیں وہی مکلارنس کے بھی ہیں! کیوں؟ تھی نا سنسنی خیز بات؟"

"ہوں!" سنگ ہی اسے پھر شبے کی نظر سے دیکھنے لگا..... چند لمحے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر سنگ ہی بولا۔ "مکلارنس سے سارا لندن تھراتا ہے تم نے آخر اس کا راستہ کاٹنے کی جرأت کیسے کی تھی!....."

"سنو چچا سنگ! مکلارنس جب پیدا ہوا ہوگا تو اس کی حیثیت ایک حقیر گوشت کے لوتھڑے سے زیادہ نہ رہی ہوگی..... لیکن آج وہ مکلارنس ہے!..... ضروری نہیں کہ میں اس گوشت کے لوتھڑے سے خوفزدہ ہو جاؤں!..... ارے وہ تو کچھ بھی نہیں ہے! میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں آجاؤ سامنے دو دو ہاتھ ہو جائیں! اور تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں تمہاری ہسٹری سے واقف نہیں ہوں!..... میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔"

"کرو گے دو دو ہاتھ!" سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

"ہر طرح تیار ہوں!"

"اچھا تو نکالو ریوالور.....!"

"میں ریوالور نہیں رکھتا۔"

"مجھ سے لو!....." سنگ ہی نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا اور بولا "اسے اچھی طرح پرکھ لو! پورے راؤنڈ موجود ہیں!"

عمران نے چرخی کھول کر دیکھی اور کارتوسوں کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد کھڑا ہو گیا! کمرے کے دوسرے سرے پر سنگ ہی موجود تھا!

"فائر کرو!" سنگ نے کہا!

"مگر تم خالی ہاتھ ہو!"

"پرواہ نہ کرو!..... جتنی تیزی سے فائر کر سکتے ہو کرو!"

"ارے یار اگر اس طرح مر گئے تو مجھے بڑا افسوس ہوگا!" عمران نے بسور کر کہا۔ "میرا یکہ برا نہیں ہے!....."

"چلو!..... فائر کرو!..... میں مذاق نہیں کر رہا.....!"

عمران نے اس کے پیروں پر ایک فائر جھونک دیا! لیکن گولی دیوار سے ٹکرائی سنگ ہی اس سے شاید تین فٹ کے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!

"یوں نہیں! پے در پے گولیاں چلاؤ! مجھے سنبھلنے کا موقع مت دو!....." عمران نے بڑی تیزی سے سارے راؤنڈ ختم کر دیے! سنگ ہی کے پیر زمین پر ٹکتے نہیں معلوم ہو رہے تھے! وہ کسی ایسے بندر کی طرح اچھل کود رہا تھا جس پر چند شریر بچوں نے پتھراؤ کر دیا ہو!

"یوں سمجھے..... کیا خیال ہے!" سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا! اس کے جسم پر کہیں کوئی ہلکی سی خراش بھی نہیں آئی تھی! ساری گولیاں دیواروں پر پڑی تھیں!..... عمران کا یہ عالم تھا جیسے سکتہ ہو گیا ہو!

اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا "میں ڈر ڈر کر فائر کر رہا تھا!"

"لیکن پرواہ نہیں! دوسرے راؤنڈ چلاؤ!..... اس بار نڈر ہو کر فائر کرنا!" سنگ ہی نے جواب دیا!

ساتھ ہی اس نے عمران کو چھ کارتوس اور دیے!..... اس بار عمران نے بہت ہوشیاری سے فائر کیے..... یہی نہیں بلکہ اس کے حرکات و سکنات کو بھی غور سے دیکھتا رہا!..... لیکن سنگ ہی اس بار بھی صاف بچ گیا!.....

"کیا بتاؤں!....." عمران ہانپتا ہوا بولا! "ہاتھ کانپ جاتے ہیں! میں خود ہی بچا بچا کر فائر کر رہا ہوں!"

"پھر سہی!....." سنگ ہی بولا!

عمران نے مختلف بہانوں سے سنگ ہی پر چھتیس راؤنڈ چلائے لیکن سنگ ہی کا بال بیکا نہیں ہوا — اور عمران..... شاید وہ دنیا کے ایک عجیب ترین آرٹ سے نہ صرف روشناس ہوا تھا بلکہ اس نے اسے اچھی طرح سمجھ بھی لیا تھا..... چھتیس بار فائر کرنے کا مقصد یہی تھا کہ وہ بچاؤ کے بیشتر طریقے ذہن نشین کر سکے! اس صلاحیت کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا!.....

"ہاپ....!" اس نے ریوالور سنگ ہی کو دیتے ہوئے جماہی لی! چند لمحے اپنا دایاں گال کھجاتا رہا پھر بولا "چچا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں اس سے مرعوب ہو گیا ہوں! ایسے کرتب مجھے بھی آتے ہیں!.... اگر یقین نہ ہو تو مجھ پر فائر کرو!"

سنگ ہی ہنس پڑا.... مگر ہنسنے کا انداز تحقیر آمیز تھا۔

"ہائیں!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا "کیا تم مجھے بالکل چغد ہی سمجھتے ہو!"

"ہاں! بالکل..... وقت نہ برباد کرو! تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔"

"نہیں پہلے فائر!"

سنگ ہی کافی دیر تک اسے محض مذاق سمجھتا رہا لیکن عمران نے کچھ اس قسم کی گفتگو شروع کر دی کہ اسے غصہ آ گیا! حالانکہ اس طرح جھنجھلانا سنگ ہی کی روایات کی خلاف تھا مگر وہ بھی عمران ہی تھا جو اسے بعض اوقات کسی کثیر العیال کلرک کی طرح چڑچڑا بنا دیتا تھا! بہر حال سنگ ہی نے ریوالور لوڈ کیا.... لیکن فائر کرنے سے پہلے ایک بار اسے باز رکھنے کی کوشش کی! مگر عمران پر بھی شائد بھوت ہی سوار تھا!....

سنگ ہی نے فائر کیا! اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا!.... پہلے تو وہ کافی شرمندہ ہوا.... پھر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آنے لگے عمران دوسرے سرے پر کھڑا مسکرا رہا تھا!.... سنگ ہی نے چپ چاپ ریوالور اپنی جیب میں ڈال لیا! وہ کچھ مضمحل سا بھی نظر آنے لگا تھا!

"کیوں چچا! تم کچھ اداس ہو گئے ہو!" عمران نے نہایت ادب سے کہا!

"کچھ نہیں.... میں سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میں یہ فن صرف میرے پاس ہے!"

"ارے لاحول!.... تم غلط سمجھتے تھے!.... یہ فن تو میری خالہ کی چچی کی نواسی کو بھی آتا تھا! میں نے برسوں ان کا حقہ بھر کر یہ فن حاصل کیا تھا!"

سنگ ہی کچھ نہ بولا! وہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹکائے عمران کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا! کم از کم عمران تو اندازہ نہیں کر پایا کہ سنگ ہی کے دل میں کیا ہے اور آنے والے لمحات عمران کے لئے خوشگوار ہوں گے یا بدترین!....

"کیوں چچا کیا بات ہے!...." عمران نے پوچھا!

"کچھ نہیں!" سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا! "میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کر لوں اور اب میرا خیال ہے کہ تم ونڈلیر کیسل کیلئے روانہ ہو جاؤ! وہ چیز تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی!"

(۵)

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا سراغرساں کیپٹن پاول کمشنر کے آفس میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن نے اسے خصوصیت سے یاد کیا تھا ورنہ ان کے دفتر میں ادنیٰ آفیسروں کا کیا کام!.... سر ڈیکن نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا! پاول بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر کچھ ایسے آثار تھے جن میں بے چینی اور احساس کمتری دونوں شامل تھے۔

"میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم سے مک کارٹر کے متعلق کچھ پوچھوں!...."

سر ڈیکن نے کاغذات سے نظر ہٹائے بغیر کہا!

"جناب عالی! مک کارٹر آسٹریلیا کا ایک مشہور آدمی تھا!.... اس کی ہسٹری دراصل اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب اس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کی ہسٹری تاریکی میں ہے! انتہائی کوششوں کے باوجود بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا!"

"وہی بہت زیادہ اہم ہے!" سر ڈیکن بولے!

"لیکن اس سے پہلے کی زندگی پر ابھی تک روشنی نہیں پڑ سکی! معلومات حاصل کرنے کے سارے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں!"

"ان آدمیوں کے متعلق کچھ بتاؤ جو تھیلوں سے برآمد ہوئے ہیں!"

"وہ آپس میں ایک دوسرے سے ناواقف ہیں! ہر ایک کا بیان مختلف ہے.... دو آدمیوں کا کہنا ہے کہ وہ بلوم بری کے ایک شراب خانے میں شراب پی رہے تھے لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کس نے انہیں برہنہ کر کے تھیلوں میں بند کر دیا!.... تین پچھلی رات اپنے گھروں میں سوئے تھے! انہیں بھی نہیں معلوم وہ برہنہ حالت میں ان تھیلوں میں کس طرح پہنچے! ایک کا بیان ہے کہ وہ اپنے مکان کے زینوں پر چڑھ رہا تھا کہ کسی نے پشت سے اس کے سر پر ضرب لگائی پھر اسے پتہ نہیں کہ کیا ہوا!.... صرف یہی ایک آدمی ہے جس کے سر پر چوٹ ہے بقیہ اچھے خاصے ہیں! ان کے جسموں پر ہلکی سی خراشیں بھی نہیں پائی گئیں!"

"اور ان تھیلوں پر تحریر تھا، مکلارنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے"

"جی ہاں! اسی لئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مکلارنس ہی کے آدمی ہیں اور شائع [illegible] سنگ نے کی ہے! کیونکہ کل ہی اس کا چیلنج بھی شائع ہوا تھا!......"

"پھر تم نے پی چنگ کے مکان پر چھاپہ ضرور مارا ہوگا؟"

"جی ہاں! مگر ناکامی ہوئی! عمارت خالی تھی! حتیٰ کہ وہاں فرنیچر بھی نہیں مل سکا..... ایک کمرے کی دیواروں پر گولیوں کے پچاسیں نشانات ملے ہیں! بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مخبوط الحواس آدمی نے دیواروں پر فائرنگ کی ہو!—"

"اگر وہ عمارت خالی ملی ہے تو یہ حرکت سو فیصدی سنگ ہی کی معلوم ہوتی ہے!"

"جی ہاں! یہی خیال ہے!"

"پھر ہمیں نئی الجھنوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئے!"

"اس میں کیا شبہ ہے! سنگ ہی جیسے آدمی کو تو لندن میں داخلے کی اجازت ہی نہ ملنی چاہئے تھی!"

سر ڈیکسن نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا!..... کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر انہوں نے پوچھا! "ڈچز آف ونڈلیر سے ملے تھے؟"

"جی ہاں! انہوں نے بڑی سختی سے کہا تھا کہ ایسے وقت میں جب کہ لڑکی خطرے میں ہے کسی کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا!"

"خیر!— اب تم اس سے کچھ نہ پوچھنا!—"

"مگر جناب والا! یہ ڈچز کی زیادتی ہے! کیا قانون انہیں مجبور نہیں کر سکتا!"

"کر سکتا ہے!..... مگر ایسے حالات میں ہم کیلی پیٹرسن کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے!..... وہ خود جو کچھ بھی کر رہی ہے اپنی ذمہ داری پر..... کیلی پیٹرسن پر خاک ڈالو..... جب تک وہ ہم سے رجوع نہ کرے ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی! ایجنٹ مکلارنس..... اب یہ سلسلہ ختم ہی ہو جانا چاہئے! لندن کی پولیس کی شہرت پر بٹہ لگ رہا ہے!"

"ہر امکانی صورت اختیار کی جا رہی ہے!" پاول نے کہا!..... "آپ خود فرمایئے کہ ہم اسے کہاں تلاش کریں!..... ویسے ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ مکلارنس نچلے طبقے کا آدمی نہیں معلوم ہوتا!"

"کیوں؟....."

"وہ چھ آدمی جو برہنہ حالت میں برآمد ہوئے تھے کسی حیثیت سے بھی نچلے طبقے کے نہیں ہو سکتے! ان کا شمار شرفا میں ہوتا ہے..... پڑھے لکھے اور باعزت ہیں!....."

"مجھے علم ہے!"

"ظاہر ہے کہ نچلے طبقے کا کوئی آدمی ایسوں پر حکومت نہیں کر سکتا!"

"مگر وہ تو اس واقعے کی نوعیت خود ہی نہیں سمجھ سکے!" سر ڈیکسن نے کہا!

"ٹھیک ہے!" پاول کچھ سوچتا ہوا بولا! "مگر پھر ان کے اس طرح پائے جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے! میرا خیال ہے کہ کل ہی مکلارنس کے آدمی سنگ ہی پر چڑھ دوڑے ہوں گے!"

"اور سنگ ہی نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیا!" سر ڈیکسن مسکرائے پھر آگے جھک کر آہستہ سے بولے! "یہ بہترین موقعہ ہے!" پاول اپنی آنکھیں نکالی رکھو! سنگ ہی سے اس کا ٹکراؤ ہر حال میں ہمارے لئے مفید ہوگا!....."

"میرا بھی یہی خیال ہے!" پاول بھی جواباً مسکرایا!

(۲)

ونڈلیر کیسل کی شاندار لائبریری میں ڈچز بیٹھی ہوئی کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی!..... اور یہ بات قطعی یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ وہ کتاب کتوں کی پرورش اور دیکھ بھال ہی سے متعلق رہی ہوگی! ورنہ ڈچز کو کتابوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی!

دفعتاً ایک بٹلر طشتری میں ایک لفافہ رکھے ہوئے اندر آیا!

"کیا ہے؟" ڈچز نے کتاب سے نظر ہٹائے بغیر پوچھا!

"ایک تار ہے مائی لیڈی!....." بٹلر نے ادب سے جواب دیا۔

ڈچز نے تار طشتری سے اٹھا لیا! اور وہ بے آواز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل گیا! ڈچز نے لفافہ چاک کر کے تار کا فارم نکالا اور پڑھنے لگی!

"ڈچز آف ونڈلیر کو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے معلوم ہو کہ میں نے کافی غور و فکر کے بعد لندن میں ہی لیڈی ڈاگ پیدا کرنے کا طریقہ سوچ لیا ہے! میرا دعویٰ ہے کہ یہ طریقہ سو فیصدی کامیاب ہوگا!

اس لئے میں کل ونڈلیر کیسل پہنچ رہا ہوں!" ڈچز نے تار ختم کر کے ایک طویل سانس لی

اور چھت کی طرف دیکھنے لگی! اس کی پیشانی پر گہرے تفکر کی بنا پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی! پھر یک بیک چونک پڑی۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ میز کے ایک پائے سے لگے ہوئے بٹن کو بار بار دبا رہی تھی۔ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوا جب ڈچز نے کسی کے قدموں کی آہٹ سن لی!

ایک خوش پوش نوجوان لائبریری میں داخل ہوا... دروازے پر رک کر وہ احتراماً تھوڑا جھکا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"کل ایک معزز مہمان آ رہا ہے!... ایک مشرقی شہزادہ...! اس کے لئے تین کمرے مشرقی طرز پر سجا دیئے جائیں!"

"بہتر ہے... محترمہ!..."

"اس کمرے میں بہترین قسم کے ایرانی قالین موجود ہیں!..." ڈچز نے لائبریری کے آخری سرے والے سبز رنگ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا!... اور میز کی دراز کھول کر ایک کنجی نکالی پھر اسے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

"قالینوں کا انتخاب تم خود کرو گے! مجھے تمہاری پسند پر اعتماد ہے!"

"شکریہ مائی لیڈی!" وہ پھر تعظیماً جھک کر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "مگر میرا قصور تو مجھے بتا دیجئے!... مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں بھیج رہی ہیں!"

ڈچز کا ہاتھ دوبارہ میز کی دراز میں رینگ گیا! اچانک وہ ایک پستول سمیت پھر باہر آ گیا جس کا رخ نوجوان کے سینے کی طرف تھا!...

"تم وہاں آرام سے رہو گے!..." ڈچز نے اسے گھورتے ہوئے آہستہ سے کہا! "ورنہ تم مجھے جانتے ہو!..."

"اچھی طرح مائی لیڈی!" نوجوان کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔

"چلو!" ڈچز نے تحکمانہ لہجے میں کہا!

نوجوان چپ چاپ سبز دروازے کی طرف مڑ گیا! ڈچز پستول لئے اس کے پیچھے چل رہی تھی! نوجوان نے دروازہ میں کنجی لگائی۔ قفل کھولا اور چپ چاپ اندر داخل ہو گیا!...

ڈچز نے دروازہ اپنی طرف کھینچ کر کنجی گھما دی جو قفل ہی میں لگی ہوئی تھی!...

پھر وہ بڑے اطمینان سے میز کی طرف واپس آئی! پستول میز کی دراز میں ڈال دیا اور پہلے ہی کی طرح کتاب کے مطالعے میں مشغول ہو گئی۔

(۷)

ڈیکن ہال میں ابھی کچھ مہمان مقیم تھے!... ان میں رومیلا ویگال بھی تھی۔ اسے اس بات پر بڑی تشویش تھی کہ عمران اچانک کہاں غائب ہو گیا! دو دن سے اس کی شکل نہیں دکھائی دی تھی!... اس نے دو ایک بار ریٹی سے بھی پوچھا لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔

"کیا تمہیں تشویش بھی نہیں!" رومیلا نے حیرت سے کہا!

"مجھے کیوں ہوتی تشویش!... وہ اکثر اسی طرح اطلاع دیئے بغیر غائب ہو جاتا ہے! میرا خیال ہے کہ ڈیڈی بھی اس سے نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں تھا!"

رومیلا خاموش ہو گئی!

اسی دن تقریباً دس بجے عمران ڈیکن ہال میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن سے سب سے پہلے مڈبھیڑ ہوئی!... شاید وہ اس کے منتظر ہی تھے۔

"تم کہاں سے آ رہے ہو!" سر ڈیکن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ نہ پوچھئے!... میں ان چھ برہنہ آدمیوں کا حال اخبار میں پڑھ کر بیہوش ہو گیا تھا! ملازمین پر جو کچھ بھی گذری ہو خدا جانے!"

"کیا مطلب...؟"

"جناب کھیل شروع ہو گیا ہے! میں نے پنگ پانگ کے بلے سے فٹ بال پر ہٹ لگائی ہے!... کیا کروں غلطی ہو ہی گئی!"

"سیدھی بات کرو ورنہ میں تم پر آنسو گیس چھڑا دوں گا!"

"ارے جناب بس مذاق ہی مذاق میں! مجھے کیا معلوم تھا کہ چھ آدمی برہنہ کر کے تھیلوں میں ٹھونس دیئے جائیں گے۔ ورنہ میں کپڑے پہن کر مذاق کرتا! بات بس اتنی سی تھی کہ میں نے ٹنگ سی کو چھیڑنے کے لئے اس کی طرف سے ایک چیلنج شائع کرا دیا تھا!"

"کیسا!... تو وہ تم نے شائع کرایا تھا!" سر ڈیکن اچھل پڑے۔

"جی ہاں بس غلطی ہو ہی گئی!" عمران نے مغموم آواز میں کہا۔

"خدا کی پناہ!" سر ڈیکن ایک طویل سانس لیکر بولے۔ "جانتے ہو اس کا انجام کیا ہوگا---!"

"خدا جانے اب تو جو کچھ بھی ہوتا تھا ہو چکا!"

"سارا لندن جہنم بن جائے گا!"

"لو ہاپ!... تب مجھے فوراً ایبرس چلا جانا چاہئے!"

"ہوں!... مگر شاید اب مکلارنس کی شامت ہی آ گئی ہے!"

"کیوں!..."

"اسے دو قوتوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا! پولیس اور سنگ ہی سے! اور وہ یقیناً ان میں سے ایک کا شکار ہو جائے گا...!"

"تو گویا... مجھے اپنا مذاق جاری رکھنا چاہئے!" عمران چہک کر بولا!

"تم!" سر ڈیکن مسکرائے! "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے جسم میں کس شیطان کی روح حلول کر گئی ہے!"

"ارے باپ رے!" عمران نے خوفزدہ آواز میں کہا "میں شیطان سے بہت ڈرتا ہوں!"

"بکواس بند کرو اب کیا پروگرام ہے!"

"وہ... میں فی الحال وڈ لیر کیسل جا رہا ہوں!"

"کیوں...؟"

"ڈچز کے کتوں کی نسلیں برباد کر دوں گا--- مجھے انگلینڈ ہی میں ایک لینڈی ڈاگ پیدا کرنا ہے خواہ کچھ ہو۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں رہ کر... کیلی پیٹرسن کا پتہ لگا سکو گے!"

"ہو سکتا ہے لگا ہی لوں!"

"لیکن!... ڈچز نے اسے پچھلے سال سے نہیں دیکھا۔ یہ بات میں نے ابھی کچھ دیر قبل اسی سے فون پر معلوم کی ہے!"

"یہ آپ نے کیا کیا!" عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"اب میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کامیابی ہو گی بھی یا نہیں!--- اب وہ یقیناً میری طرف

سے بدگمان ہو جائے گی!"

"مجھے تمہارے پروگرام کا علم نہیں تھا!..." سر ڈیکن بولے!

عمران کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا "پرواہ نہیں! دیکھا جائے گا! بہر حال میں جا رہا ہوں!..."

وہ اپنے کمرے میں آیا اور ضروری چیزیں یکجا کرنے لگا!... اسے آج ہی شام کی گاڑی سے قصبہ وڈ لیر پہنچنا تھا!

عمران سفر کی تیاریاں کر ہی رہا تھا کہ رومیلا آ گئی۔

"کیوں آپ کہاں تھے!"

"پاتال لوک میں... اب وڈ لیر کیسل جا رہا ہوں!... وہاں سے قطب جنوبی کے لئے اڑوں گا اور قطب جنوبی سے سیدھا مریخ!"

"آپ دوسروں کو احمق کیوں سمجھتے ہیں!..."

"آپ اتنی چڑچڑی کیوں ہیں! میں کہتا ہوں مرغیاں پالئے! مرغیاں پالنے سے آدمی خوش اخلاق اور متحمل مزاج ہو جاتا ہے!" رومیلا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عمران کا خصوصی ملازم اندر داخل ہوا۔ یہ آئرلینڈ کا باشندہ تھا! عمر ساٹھ سال کے قریب اور شاید محاورتاً بھی سٹھیا گیا تھا... اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف اور چکنا تھا! آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور دھندلی تھیں اور عمران کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑا ہو گیا!

عمران نے لفافہ لے کر بڑے پیار سے اس کی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا۔ لیکن وہ پہلے ہی کی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا...

عمران نے لفافہ چاک کیا! یہ ڈچز آف وڈ لیر کا تار تھا۔ اس نے یاد آوری پر عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ آج وہ خود ہی وڈ لیر سے لندن کے لئے روانہ ہو جائے گی کیونکہ یہاں اسے ایک ضروری کام انجام دینا ہے... دفعتاً بوڑھے ملازم نے چونک کر پوچھا!

"کیا ابھی حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا!"

"نہیں اسکیٹنگ کر رہا تھا تمہارے سر پر!... ویسے ارادہ ہے کہ اس پر ایک ٹینس کورٹ بھی بنواؤں!... اور جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا سر کاٹ کر...!"

عمران دیوار سے لگے ہوئے گدھوں کے سروں کی طرف اشارہ کر کے خاموش ہو گیا!

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے!" نوکر رو دینے کے سے انداز میں چیخا۔ "آپ ایک کریچر کی لاش کی بے حرمتی نہیں کر سکتے!"

پھر وہ اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بناتا ہوا کمرے سے چلا آیا!....

" آج ہم لوگ شام کی چائے جیفریز میں پئیں گے!" رومیلا نے کہا!

"میں جیفریز کو ڈائنامائٹ لگا کر اڑا دوں گا!" عمران بڑی سنجیدگی سے بولا!

"کیوں!"

"جب یہ چھت ہی نہ رہ جائے گی تو پھر کیوں نہ میں سارے لندن ہی کو تباہ کر دوں!"

"میں نہیں! سمجھی!.... یہ چھت کیوں نہ رہ جائے گی!"

" آج صبح عبادت کے دوران میں مجھ پر انکشاف ہوا تھا کہ ٹھیک تین بج کر پندرہ منٹ پر زلزلہ آئے گا اور یہ چھت گر جائے گی!"

"رومیلا ہنسنے لگی! لیکن عمران کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا! وہ بار بار اپنی کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا!

" صرف تین منٹ اور رہ گئے ہیں!" وہ تھوڑی دیر بعد بڑبڑایا۔ لیکن رومیلا اسے اس کی بکواس سمجھ کر چھیڑتی اور چڑاتی رہی!.... دفعتاً ایک اسٹول ہاٹلی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا! عمران کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی "زلزلہ"! ساتھ ہی رومیلا بھی چیخی اور خوفزدہ انداز میں چلاتی چیخیں مارتی ہوئی کمرے سے نکل گئی!

عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کر دیا اور اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی.... گرا ہوا اسٹول سیدھا کر کے اس پر دوبارہ ہاٹلی رکھ دینے کے بعد وہ ایک آرام کرسی میں گر گیا!— وہ دراصل سوچنے کے لئے تنہائی چاہتا تھا! لیکن رومیلا اسے ٹلتی ہوئی نہیں دکھائی دے رہی تھی! لہٰذا اسے زلزلہ لانا پڑا۔ وہ اس سے گفتگو کرتے وقت آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اسٹول کی طرف جا رہا تھا! پھر اس نے اس صفائی سے اسٹول کے پائے میں ٹانگ ماری کہ رومیلا کو اس کا علم نہ ہو سکا اور عمران کے چیخنے پر وہ بھی چیختی ہوئی کمرے سے نکل بھاگی۔

عمران اس وقت صحیح معنوں میں الجھن میں مبتلا ہو گیا تھا!.... اس کا خیال تھا کہ سر

نے ڈیزی کو فون کر کے کھیل بگاڑ دیا.... ورنہ اگر اسے لندن میں ہزار کام ہوتے تب بھی وہ ونڈلیر کیسل میں رک کر اس کا انتظار کرتی....

دوسری طرف اس نے سنگ ہی جیسے خطرناک آدمی کو شیشے میں اتار لیا تھا! مگر اب سوچ رہا تھا کہ اگر اسے اس کی اصلیت معلوم ہو گئی تو بنا بنایا کام بگڑ جائے گا— ڈیزی تک پہنچ جانے کے بعد تو سنگ ہی کے اعتماد کی جڑیں اور زیادہ مضبوط ہو جاتیں اور شائد اس صورت میں وہ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھتا کہ عمران کون ہے اور کس مقصد کے تحت اس سے آ ٹکرایا ہے.... مگر ایسے حالات میں جب کہ خود ڈیزی ہی اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گی سنگ ہی کا بدگمان ہو جانا لازمی امر ہو گا!

عمران کافی دیر تک سوچتا رہا لیکن ایسی کوئی تدبیر اسے نہ سوجھ سکی جس سے سنگ ہی بھی مطمئن ہو جاتا اور ڈیزی کی غلط فہمیاں بھی رفع ہو جاتیں!

بہر حال کچھ دیر بعد وہ اٹھا! شام کا لباس پہنا اور کمرہ مقفل کر کے نکل کھڑا ہوا....

ایک گھنٹہ بعد وہ سوہو کی ایک گندی سی گلی میں داخل ہو رہا تھا! اسی گلی میں ایک جگہ رک کر اس نے ایک ایسے دروازے پر دستک دی جس کا پالش اڑ گیا تھا.... اور جگہ جگہ دیمکوں کی تباہ کاری کے نشانات نظر آ رہے تھے!

تقریباً دس منٹ بعد ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور عمران ایک بوڑھی عورت کی رہنمائی میں ایک متعفن گلیارا طے کرنے لگا۔ عورت نے اس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے!....

وہ اسے ایک کشادہ کمرے میں لائی.... اور عمران اس کمرے کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دنگ رہ گیا!.... اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب بدبودار راستے سے یہاں تک پہنچا ہے! یہاں اعلیٰ قسم کا فرنیچر تھا دروازوں پر قیمتی اور دبیز پردے تھے! ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جن پر مشرقی طرز کا کارچوبی کام بنا ہوا تھا ایک طرف بخوردان سے خوشبودار دھوئیں کی لکیریں نکل کر خلا میں لہریئے بنا رہی تھیں۔ بہر حال کمرے کا ماحول عجیب پر یقین قسم کا تھا!.... بوڑھی عورت عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے دوسرے دروازے سے نکل گئی!.... عمران ایک صوفے پر بیٹھ کر سنگ ہی کا انتظار کرنے لگا.... اس نے اسے یہیں کا پتہ بتایا تھا!

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی کمرے میں داخل ہوا مگر عجیب ہیئت میں..... بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں کثرت شراب نوشی کی بناء پر سوجی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ گالوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے! جنہیں صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی تھی! اس کے ہاتھ میں رائی کی وہسکی کی آدھی بوتل تھی جسے وہ شائد سوڈا ملائے بغیر پیتا رہا تھا! — عمران کو دیکھ کر مسکرایا۔

"کیوں بھتیجے!..... تم اب بھی لندن ہی میں مقیم ہو!....."

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن آ رہی ہیں!..... غالباً اپنے بلوحریری والے مکان میں قیام کرے گی —؟"

"تب تو اور بھی اچھا ہے!..... تم یہیں اس سے ملو!....."

"یہاں ملنا ٹھیک نہیں ہے چچا!..... بلوحریری والے مکان کے قرب و جوار میں میرے چند شناسا رہتے ہیں سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا.......؟"

"تم بہانہ بازی کر رہے ہو!..... "سنگ ہی جھنجھلا کر بولا!

"ارے!..... واہ!" عمران نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا! "میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں! چونکہ میری تفریح ہی یہی ہے اس لئے میں نے یہ کام انجام دینا منظور کر لیا تھا۔ اگر دھونس دھڑلے پر آؤ گے تو میں بھی تم سے کمزور نہیں ہوں!"

سنگ ہی ہنس پڑا..... پھر سنجیدگی سے بولا۔

"نہ جانے کیوں تم پر ہاتھ اٹھانے کو دل نہیں چاہتا!....."

"تم مجھ سے ڈرتے ہو چچا سنگ..... اپنی کمزوری کو خلوص میں چھپانے کی کوشش نہ کرو۔"

"چلو یہی سہی..... میں تم سے ڈرتا ہوں!..... پھر؟....."

"پھر کچھ نہیں! میں کب کہتا ہوں کہ نہ ڈرو!..... مگر یہ تمہارے گالوں پر......"

سنگ ہی نے رومال سے اپنے گال صاف کرتے ہوئے کہا "کام کی بات کرو لڑکے..... ورنہ سنگ ہی کی سزا تمہیں خود کشی پر مجبور کر دے گی!"

"جو سزا خود کشی پر مجبور کر دے منطقی اعتبار سے اسے سزا کہا ہی نہیں جا سکتا!"

اچانک سنگ ہی نے تین بار تالی بجائی! دوسرے ہی لمحے میں دو قوی ہیکل چینی اندر گھس

آئے!..... سنگ ہی نے چینی زبان میں ان سے کچھ کہا اور وہ بے تحاشہ عمران پر جھپٹ پڑے۔ عمران پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا! وہ اتنی صفائی سے ان کے درمیان سے نکلا کہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ گئے! وہ غصیلی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کر بیٹھے! عمران جھکائی دے کر نہ صرف ان کی گرفت میں آنے سے بچ گیا بلکہ ایک کی پشت پر لات بھی رسید کر دی! وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سنگ ہی پر جا گرا! اتنی دیر میں عمران نے دوسرے چینی کی اچھی خاصی مرمت کر دی! سنگ ہی اپنے اوپر گرتے ہوئے چینی کو ٹھوکر مار کر شائد سخت سست کہنے لگا تھا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن سنگ ہی نے ان دونوں کی مدد نہیں کی! آخر ایک چینی نے چھرا نکال لیا!

"چچا سنگ!..... "عمران ہنس کر بولا" اگر یہ چھرا ان دونوں میں سے کسی کے سینے میں اتر گیا تو تمام تر ذمہ داری تم پر ہو گی!"

"پرواہ نہ کرو!" سنگ ہی نے مسکرا کر کہا۔ "میرے لئے یہ منظر بڑا دلچسپ ہے!"

"تم بھی آ جاؤ نا!"..... عمران نے اسے للکارا۔

"نہیں بھتیجے! میں یہاں بہت آرام سے ہوں۔ میری تفریح میں خلل نہ ڈالو!"

دوسرے چینی نے بھی چھرا نکال لیا اور وہ دونوں ایک ساتھ عمران پر حملہ آور ہوئے لیکن ان کے چھرے میز پر پڑے۔ کیونکہ عمران اسی میز کے نیچے جا گھسا تھا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے میز الٹ گئی اور وہ دونوں نہتے ہو گئے! بس پھر کیا تھا عمران نے وہ کرتب دکھائے کہ سنگ ہی نوٹے پھوٹے آدمیوں کی مرمت کے لئے ایک کارخانے کے امکانات پر غور کرنے لگا۔

دونوں چینیوں کے چہرے لہولہان ہو گئے تھے!

"بس ختم!" دفعتاً سنگ ہی ہاتھ اٹھا کر بولا "اب میری بوتل میں وہسکی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا..... اس لئے یہ تفریح ختم.....!"

پھر چینیوں سے چینی زبان میں کہا "بھاگ جاؤ! لندن کی آب و ہوا نے تمہیں سست اور کاہل بنا دیا ہے!"

وہ جہاں تھے وہیں رک گئے!..... سنگ ہی نے ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا! اور وہ

چپ چاپ کمرے سے چلے گئے۔ سنگ ہی عمران کے قریب آ کر اس کی پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا "شاباش! تم واقعی ایک ننھے منے سنگ ہی ہو! میں تمہیں بہت کچھ سکھاؤں گا! سارے فنون میں طاق کردوں گا! مکار پہلے ہی سے ہو!...... تم مجھے پہلے آدمی ملے ہو جس پر میری محنت ضائع نہیں ہوگی!"

"بیکار باتیں ختم!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "اب کام کی بات کرو!"

"وہ تو میں بہت دیر سے کرنا چاہتا ہوں!" سنگ ہی نے جواب دیا!

"کیا تم نے کبھی کسی نک کارٹر کا نام بھی سنا ہے!"

"نک کارٹر!— کیوں؟"

"اگر اس شخص کے سلسلے میں تحقیق کی جائے تو ممکن ہے ہماری رسائی کیلی پیٹرسن تک بھی ہو جائے!"

"کیلی پیٹرسن کو تو تم ہی رکھو!سنگ ہی نے کہا "اس سے مجھے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے۔"

"ہے بڑے دل گردے کی عورت...... یہ ماننا ہی پڑے گا!"

"اگر مجھے کبھی اسکے وجود پر یقین آسکا تو ضرور مان لوں گا!" سنگ ہی نے برا سامنہ بنا کر کہا۔

"اگر وجود پر یقین نہیں ہے تو پھر مجھے ڈچز آف ونڈلیر کے یہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو!"

"اوہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے!" سنگ ہی نے حیرت سے کہا!

"میں کیا نہیں جانتا! پیا! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میکلارنس اس سے پریم کرنے لگا ہے اور اس سے شادی کے بغیر نہیں مانے گا!"

"تم نے شائد الفون کھا رکھی ہے!...... سنگ ہی بولا!

"میں چینی نہیں ہوں!" عمران نے جواب دیا!

سنگ ہی کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر اس نے کہا "نک کارٹر کے متعلق تم کیا کہہ رہے تھے!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے!"

"کون! کیا بک رہے ہو! صاف صاف کہو!"

"نک کارٹر! آسٹریلیا کا ایک باشندہ ہے۔ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا!...... آسٹریلیا میں وہ مر گیا تھا! مگر لندن میں شائد زندہ ہے!"

"نک کارٹر!" سنگ آہستہ سے بڑبڑایا "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو!"

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! پھر بولا۔ "میں نے یہ نام سنا ہے!" آسٹریلیا میں کہاں تھا!"

"سڈنی!"

"اوہ...... اچھا!...... میں اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا! میرے ایک انگریز دوست کی زندگی کا بیشتر حصہ آسٹریلیا ہی میں گذرا ہے اور سڈنی میں اس کا قیام تھا!"

"کیا!— وہ یہیں لندن میں رہتا ہے!"

"ہاں— سر وکفیلڈ!...... موجودہ وکفیلڈ کا پچا! بڑا شاندار آدمی ہے!— کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے!"

"نہیں! لیکن لارڈ وکفیلڈ سے میری جان پہچان ہے! اور وہ مجھے ایک مشرقی شہزادے کی حیثیت سے جانتا ہے!"

"اوہو! تو تم لمبا فراڈ کر رہے ہو!" سنگ ہی مسکرایا!

"اس کے بغیر میرا کام ہی نہیں چلتا! اخراجات بہت وسیع ہیں! تم نے روزانہ سو پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا تھا! مگر ابھی تک ایک ہی قسط ملی ہے!"

"اب مجھے ٹھگنے کا ارادہ ہے! کیوں؟ خیر اس قصے کو ختم کرو۔ کیا واقعی لارڈ وکفیلڈ تمہیں پہچانتا ہے!"

"اچھی طرح!" عمران سر ہلا کر بولا!

"تب پھر تمہارا ڈچز کے یہاں ملازمت کرنا درست نہیں ہوگا!"

"یہی تو میں کہہ رہا تھا۔" عمران بولا "ویسے اگر میں کوشش کروں تو ڈچز کا مہمان ضرور بن سکتا ہوں!"

"وہ کس طرح!......"

"اسی طرح جیسے لارڈ وکفیلڈ سے شناسائی پیدا کی تھی! اوپسے ڈچز کو کتوں کا خبط ہے...... میں اس سے درخواست کروں گا کہ اس کے کتے دیکھنا چاہتا ہوں!...... پھر اسے اپنے جال میں پھانس لینا میرا کام ہوگا!"

"مجھے تم سے یہی توقع ہے!"

"اچھا تو پھر نکالو رقم۔ میں اس سے شہزادوں ہی کی طرح ملنا چاہتا ہوں!"

"رقم! ہاں رقم ملے گی اگر تم یہ نہ سمجھا کر سنگ ہی کو بیوقوف بنا رہے ہو!"

"ارے.... توبہ.... میری جان.... ارر.... ہپ.... چچا جان! یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں!.... مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آپ کو بیوقوف بنا سکوں...."

"چاپلوسی کی باتیں ختم!...."

عمران نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بند کر لئے!

سنگ ہی نے اسے کئی بڑے بڑے نوٹ نکال کر دیئے!.... اور عمران نے اس طرح لاپرواہی سے انہیں جیب میں ڈال لیا جیسے وہ رقم سنگ ہی کے ذمے واجب الادا ہو!

(۸)

عمران نے ان دنوں عارضی طور پر اپنی رہائش کا انتظام مسز ملکرسن کے ساتھ کر لیا تھا! یہ ہارلے اسٹریٹ میں ایک بڑی عمارت کی مالکہ تھی، جو اسے ورثہ میں ملی تھی.... اس میں ایک بورڈنگ قائم کر لیا تھا اور غیر ملکی طلبا میں اپنی خوش اخلاقی اور حسن انتظام کیلئے خاصی مشہور تھی۔

عمران جانتا تھا کہ سنگ ہی ابھی اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا ہے اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اب ڈیکن ہال سے دور ہی دور رہے۔ سنگ ہی کی قیام گاہ سے نکلتے ہی اس نے محسوس کر لیا کہ آج پھر اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا وہ نہایت اطمینان سے ہارلے اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! سنگ ہی کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ ہارلے اسٹریٹ میں رہتا ہے!.... اور ملکرسن کے بورڈنگ کے متعلق ہارلے اسٹریٹ میں سبھی جانتے تھے کہ وہاں زیادہ تر غیر ملکی طلبا رہتے ہیں!

عمران بھی سنگ ہی کی طرف سے مطمئن نہیں تھا! اس نے دو تین ہی ملاقاتوں میں اسے سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی جیسے لوگوں کا دماغ الٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ اور ان کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہی دل میں بھی ہوگا!

بہر حال وہ سنگ ہی کی قیام گاہ سے چل کر سیدھا ملکرسن کے بورڈنگ میں آیا اور شام تک اپنے کمرے میں بیٹھا رہا.... اسے یقین تھا کہ سنگ ہی کے کسی آدمی نے ہارلے اسٹریٹ تک اس کا تعاقب کیا ہے!....

پانچ بجے کے بعد اس نے ڈچز وِنڈمیر کی بلومزبری والی قیام گاہ پر فون کیا!.... دوسری طرف سے جواب بھی ملا! لیکن ڈچز گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس کے لندن کے کار پرداز نے عمران کو بتایا کہ وہ ساڑھے سات بجے آکسفورڈ اسٹریٹ کے رائل کلب میں مل سکے گی!....

رائل کلب حقیقتاً رائل کلب تھا! وہاں خطاب یافتہ یا شاہی خاندانوں کے افراد کے علاوہ اور کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا.... عمران ٹھیک ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گیا.... لیکن سوال داخلے کا تھا!.... اس کے لئے اسے سب سے پہلے ریسپشن روم میں جانا پڑا!.... وہاں اس نے اپنا پرنس آف ڈھمپ والا کارڈ دکھاتے ہوئے سیکرٹری کو بتایا کہ وہ وہاں ڈچز آف وِنڈمیر سے ملے گا! ویسے عمران اس وقت بڑا شاندار لگ رہا تھا! اس کے چہرے پر پایا جانے والا دائمی احمق پن غائب ہو چکا تھا! اور وہ سچ مچ شہزادوں کے سے انداز میں گفتگو کر رہا تھا—

"کیا ڈچز آپ سے واقف ہیں جناب والا...." سیکرٹری نے پوچھا!

"ہم بھی طرح؟" عمران نے پر وقار انداز میں جواب دیا!

"مگر وہ ابھی تشریف نہیں رکھتیں! تاوقتیکہ وہ آپ سے ملنے پر رضامند نہ ہوں ہم مجبور ہوں گے!"

"کیا بکواس ہے!...." عمران نے کسی چڑچڑے رئیس کی طرح کہا! "میں کلب کا ممبر بننا چاہتا ہوں!"

"اس کے لئے بھی دوسرے ممبروں کی سفارش ضروری ہے!"

"سفارش پر پرنس آف ڈھمپ لعنت بھیجتا ہے!.... مجھے مائی ڈیئر سیکرٹری!"

"قانون.... قانون ہے جناب!...."

"اچھی بات ہے تم بہت جلد رائل کلب کا انجام دیکھ لو گے!"

"میں نہیں سمجھا! جناب!"

"میں اپنی ریاست میں ایک رائل کلب قائم کروں گا! اور اس کی عمارت میں شہر بھر کے بھنگے گدھے باندھے جایا کریں گے!"

"کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں!" سیکرٹری نے پوچھا!

"ہاں میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں! تم دیکھ لینا!.... اور یہی نہیں بلکہ اس کے بورڈ پر یہ

بھی لکھوا دوں گا کہ یہ لندن کے رواکل کلب کی ایک شاخ ہے!"

"آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے جناب!"

"کیوں! ارے وہ انگلینڈ نہیں بلکہ ڈھمپ ہے! میری اپنی ملکیت! میں ڈھمپ کا شہزادہ ہوں!"

ابھی یہ بحث و تکرار جاری تھی کہ ڈچز آف ونڈلیر دو آدمیوں کے ساتھ ریسیپشن روم میں داخل ہوئی!.... عمران کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی لیکن پھر بڑی گرمجوشی سے آگے بڑھ کر بولی!

"ہیلو ڈھمپ!...."

"یس یور ہائی نس!" عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا!

کلوک روم میں جانے کے لئے ریسیپشن روم سے گزرنا ضروری ہوتا تھا!.... ورنہ شاید ڈچز سے اس طرح ملاقات نہ ہو سکتی!

کلوک روم میں اپنے رین کوٹ اتار کر وہ ہال میں آئے! اور ڈچز نے عمران کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرایا! ان میں سے ایک سر وگفیلڈ تھا! لارڈ وگفیلڈ کا چچا اور دوسرا شیرف آف نوٹنگھم! عمران کو یاد آگیا کہ سنگ ہی نے اپنے کسی دوست کا تذکرہ کیا تھا اور اس کا نام بھی وگفیلڈ ہی تھا!.... پھر یہ بھی یاد آگیا کہ لارڈ وگفیلڈ کا حوالہ بھی دیا گیا تھا!.... تو پھر یہ وہی سر وگفیلڈ تھا! عمران کے چہرے پر اب پھر وہی پہلے کی سی حماقت طاری ہو گئی تھی! اور وہ کچھ اس طرح خاموش تھا جیسے بولنے کی ہمت نہ پڑ رہی ہو!

وہ جب بھی بولتا انداز سے صاف ظاہر ہو جاتا کہ اسے اپنے احمق ہونے کا احساس بہت شدت سے ہے اور وہ بولتے وقت سوچتا بھی ہے کہ کہیں کوئی بیوقوفی کی بات زبان سے نہ نکل جائے۔ ٹھیک نو بجے وہ کلب سے اٹھ گئے! سر وگفیلڈ اور شیرف کو شائد اور کہیں جانا تھا!

"تم میرے گھر تک چلو!" ڈچز نے عمران سے کہا۔

"ضرور.... ضرور....!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! میں اپنی اسکیم کے متعلق آپ کو بتانے کے لئے بے چین ہوں!"

"لینڈی ڈاگ والی اسکیم!"

"جی ہاں! وہی!" عمران نے جواب دیا!

"اچھا تو وہیں گھر پر گفتگو ہو گی! اگر تم نے میرے لئے ڈھمپ خاندان کی کاک ٹیل ضرور

تیار کرو گے!"

"سر، چشم! مگر ابھی اس کا راز بتانے کا وقت نہیں آیا! پور نماشی کے دن بتاؤں گا!"

"یہ پور نماشی کیا بلا ہے!"

"جس دن چاند پورا ہو جائے!"

"یہ کیا بکواس ہے!"

"آہا! آپ نہیں سمجھیں!.... یہ دوسرا معاملہ ہے! اس کا تعلق روحانیت سے ہے!.... آپ جانتی ہیں کہ ہم مشرقی لوگ روحانیت کے معاملے میں کیسے ہوتے ہیں!"

"مگر اس کا روحانیت سے کیا تعلق!"

"ڈھمپ خاندان کا عقیدہ ہے کہ پور نماشی کے علاوہ کسی اور دن یہ راز ظاہر کرنے والا کانا ہو جاتا ہے!"

"کیا کبھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے!"

"اوہ.... جی ہاں.... میرے دادا اپنی ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے....!"

"خیر نہ بتاؤ! لیکن وہ کاک ٹیل بڑی نفیس تھی!...."

"میں آپ کے لئے رات دن کاک ٹیل بنا سکتا ہوں! آپ فکر نہ کیجئے! پتہ نہیں کیوں آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے!"

"میں اس وقت نشے میں نہیں ہوں ڈھمپ چانٹا ماروں گی! تم نے اس رات مجھے بہت شرمندہ کیا تھا!"

"کس رات!"

"ریٹی کی سالگرہ کے موقع پر!"

"اس رات!" عمران نے حیرت سے کہا! "اس رات میں نے آپ کو کب شرمندہ کیا تھا!"

"میں نشے میں تھی اور تمہاری باتوں میں آکر رقص کے لئے تیار ہو گئی تھی!"

"وہ کار میں آبیٹھے!.... بیٹھتے وقت سلسلہ گفتگو منقطع ہو گیا.... عمران نے فی الحال خاموش ہی ہو جانا بہتر سمجھا! وہ اس رات کی باتیں دوبارہ نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔

کار تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ یک بیک بارش آگئی!.... ہوا پہلے ہی سے تیز تھی! اس لئے

بارش میں بھی خاصا زور موجود تھا! دیکھتے ہی دیکھتے بھری پری سڑک ویران ہو گئی!

اچانک کار بھی رک گئی اور عمران نے ڈرائیور سے استفسار کیا، جواب ملا" شائد بیٹری فیل ہو گئی ہے!"

"ہمپ!" عمران نے ایک لمبی سانس لی اور اطمینان سے پشت گاہ سے ٹک گیا!

ڈچز ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ جانے کیا بڑبڑا رہی تھی! ڈرائیور اپنا رین کوٹ سنبھالتا ہوا نیچے اتر گیا! لیکن دشواری یہ تھی کہ وہ اس بارش میں بونٹ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

وہ ڈچز کے حکم پر چند ایسے آدمیوں کی تلاش میں چلا گیا جو کار کو دھکا دے کر سڑک کے کنارے لگا سکیں!

لیکن وہ جلد ہی ناکام واپس آ گیا! سڑک سنسان ہو جانے کی وجہ سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں مل سکا تھا جو کار کو دھکیل کر سڑک کے کنارے پر لگا دیتا!

"اے ڈرائیور!" عمران نے کہا! "تم اسٹیرنگ سنبھالو میں دھکا دیتا ہوں!"

"ارے تم!..." ڈچز نے حیرت سے کہا۔

"ہاں! میں!"

"تمہیں ایسا بدنما معلوم ہو گا ہمپ! تم ایک معزز آدمی ہو!"

"اونہہ!" عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا! "اس بارش میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ میرے معزز ہونے پر شبہ کرے گا!"

عمران کار سے نیچے اتر گیا! سڑک تاریک نہیں تھی! لیکن بارش کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا! عمران کار کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلنے لگا! اسے ناکامی نہیں ہوئی کار آگے کی طرف کھسک رہی تھی! ایسے میں ڈرائیور نے اسے اسٹارٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی!

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے ہیں! سر پر لگنے والی ضرب کچھ اتنی ہی شدید تھی! اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ مڑ کر حملہ آور کی شکل ہی دیکھ لیتا!..... وہ اردو میں "ادب لطیف۔" بکتا ہوا ڈھیر ہو گیا!..... گرتے گرتے اسے احساس ہوا جیسے سر کے پچھلے حصے سے سورج طلوع ہو کر آنکھوں میں غروب ہو گیا ہو۔

(۹)

عمران کا تو یہی خیال تھا کہ زیادہ دیر تک بیہوش نہیں رہا! ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس چوٹ کی دھمک میڈیولا اور ابلانگیٹا تک پہنچ گئی تھی ورنہ وہ بیہوش نہ ہوتا! پھر وہ اپنی بیہوشی کی سائنٹفک توجیہہ کے چکر میں پڑ گیا! یہ نہ کرتا تو کرتا بھی کیا! جہاں اسے ہوش آیا تھا وہ جگہ بالکل تاریک تھی! اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دیتا ہے یا نہیں!..... اور اسے فوراً احساس ہو گیا کہ نہیں سجھائی دیتا کیونکہ وہ کسی دوسرے آدمی کی ناک ٹٹول رہا تھا.....

لیکن اس دوسرے آدمی نے اس پر احتجاج نہیں کیا! اب عمران اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا لیکن اسے یہ محسوس کر کے بڑی کوفت ہوئی کہ وہ کوئی عورت ہے! پھر دفعتاً اسے یاد آیا کہ اس کے ساتھ ڈچز آف وِنڈلیر بھی تھی! اب اس نے بڑے اطمینان سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا! اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈچز ہی ہے کیونکہ اس کے بائیں گال پر ایک ابھرا ہوا تل تھا!

"اے..... ڈرائیور!" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! "گاڑی آگے بڑھاؤ!"

"ہم گاڑی میں نہیں ہیں جناب والا!" کسی گوشے سے آواز آئی!

"ڈرائیور....."

"جی حضور....."

"ہم کہاں ہیں!....."

"پتہ نہیں جناب والا! لیکن وہ آٹھ یا دس تھے! جب انہوں نے آپ پر حملہ کیا تو ہر بائی نس چیخی تھیں! میں آپ کی مدد کو پہنچا..... وہ سب مجھ سے چمٹ گئے — پھر اس کے بعد اب آنکھ کھلی ہے..... خدا جانے ہم کہاں ہیں!"

"ماچس ہے تمہارے پاس۔"

"سگار لائٹر ہے جناب.....!"

"جلاؤ!....."

تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں سگار لائٹر کی لو نظر آئی..... سرخ اور مدھم سی روشنی میں وہ

بڑے بڑے سائے دیوار پر لرز رہے تھے! عمران ادھر ادھر دیکھنے لگا! ایک طرف دیوار پر اسے سوئچ بورڈ نظر آیا۔ اس کمرے کی چھت سے بجلی کا ایک بلب بھی لٹک رہا تھا۔ عمران نے سوئچ آن کر دیا۔ کمرہ روشن ہو گیا! ڈرائیور نے سگار لائٹر بجھا کر جیب میں ڈال لیا! ڈچز فرش پر چت پڑی ہوئی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا!

عمران نے اسے ہلایا جلایا آوازیں دیں لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

"پپ... پتہ... نہیں کون لوگ تھے جناب!" ڈرائیور ہکلایا!

"جناب نہیں یور ہائی نس!... میں پرنس آف ڈھمپ ہوں!" عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"او کے یور ہائی نس!" ڈرائیور بوکھلا کر جھکتا ہوا بولا!

تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈچز کو ہوش آ گیا! اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھی!

"ڈھمپ!... ہم کہاں ہیں!..."

"پتہ نہیں!..." عمران نے گھوم کر اسے اپنی زخمی ہوئی کھوپڑی دکھائی جو جمے ہوئے خون سے چکٹ گئی تھی! ڈچز کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اٹھی اور عمران کو بازوؤں میں جکڑ کر اس کا سر سہلانے لگی!...

"یہ کیا ہوا... ہم کہاں ہیں! ڈھمپ ڈیئر!"

"شائد مکلارنس کی قید میں!..." عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا!

ڈچز ایک خوفزدہ سی چیخ مار کر دیوار سے جا لگی اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اس طرح ویران ہو گئیں جیسے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہو۔

"مائی ڈیئر وڈ لیر!" عمران آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا! "پرواہ مت کرو!... کیلی پیٹرسن کا معاملہ معلوم ہوتا ہے!... اسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا! لیکن اگر تم نے مکلارنس پر حقیقت ظاہر کر دی تو اس کے علاوہ پھر اور کوئی دنیا میں نہ رہ جائے گا! مطلب سمجھی ہو نا!... اس صورت میں وہ تمہیں بھی زندہ نہ چھوڑے گا! پھر وہ کسی ایسے آدمی کا وجود برداشت کر ہی نہیں سکے گا جو اس کے علاوہ کیلی پیٹرسن سے واقف ہو!"

ڈچز کچھ نہ بولی! اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا! اور وہ بری طرح کانپ رہی تھی!

"تمہیں اپنی غلطی تسلیم کرنا پڑے گی!" عمران نے کہا "تم پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کا حال دیکھ چکی تھیں! اس کے باوجود بھی آزادانہ باہر نکلتی رہیں!... تمہیں اپنے ساتھ کم از کم دو مسلح باڈی گارڈ تو رکھنے ہی چاہئے تھے!"

ڈچز سر پکڑ کر فرش پر اکڑوں بیٹھ گئی اس وقت وہ عمران کو اپنے دیس کی گھاٹیوں اور کھنڈروں سے مشابہ نظر آ رہی تھی!

اچانک دروازہ کھلا اور چار مسلح نقاب پوش اندر داخل ہوئے ان کے ریوالوروں کی نالیں عمران اور ڈرائیور کی طرف تھیں ایک نے آگے بڑھ کر ڈچز کا بازو پکڑا اور اسے فرش سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا!

"اے... الگ ہٹو!..." عمران غصیلی آواز میں گرجا! "ہر ہائی نس خود ہی اٹھ جائیں گی!"

ڈچز کھڑی ہو چکی تھی! اس کا بازو چھوڑ دیا گیا! اور تین نفوس کا یہ جلوس چار مسلح نقاب پوشوں کی نگرانی میں ایک طویل راہداری سے گذرنے لگا! پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے جہاں بہت تیز روشنی تھی!... بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات کی شوٹنگ کے لئے وہ کسی اسٹوڈیو میں لائے گئے ہوں!

یہاں عمران نے ایک خاص چیز دیکھی ایک بڑی سی لوہے کی انگیٹھی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے اور ان کے درمیان لوہے کی دو سلاخیں پڑی ہوئی تھیں جن میں لگے ہوئے دستے لکڑی کے تھے۔ عمران کو اس کا مطلب سمجھنے میں دیر نہیں لگی! وہ جانتا تھا کہ مکلارنس کے آدمی کیلی پیٹرسن کا پتہ معلوم کرنے کے سلسلے میں ڈچز کو سخت اذیتیں دیں گے!

"مائی ڈیئر وڈ لیر" عمران آہستہ سے بولا "وہ آتشدان دیکھ رہی ہو اور اس میں گرم ہوتی ہوئی سلاخیں!..."

ڈچز کے حلق سے ہسٹریائی انداز کی متعدد چیخیں نکل کر وسیع ہال میں گونجیں اور پھر پہلے ہی کا سا سناٹا طاری ہو گیا!

عمران نے دو تین بار اپنی آنکھوں کو گردش دی اور کھنکھار کر اخلاقیات پر لیکچر دینے لگا! وہ ان نقاب پوشوں کو یوم قیامت اور خدا کی بازپرس سے ڈرا رہا تھا!... پھر اس نے کرائسٹ اور صلیب کا قصہ چھیڑ دیا! اچانک نقاب پوشوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کا منہ دبا دیا...

عمران نے اس سے اپنا منہ چھڑانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔

"ہاں! ڈچز...." اس نقاب پوش نے ڈچز کو مخاطب کیا جو ہال میں پہلے ہی سے موجود تھی "کیا خیال ہے! تم مجھے کیلی کے متعلق بتاؤ گی یا نہیں...."

ڈچز کسی خوفزدہ بکری کی طرح کپکپانے لگی! پتہ نہیں یہ کپکپی تھی یا وہ رو رہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے آنسو تو بہرحال بہہ رہے تھے!

"اس سے کام نہیں چلے گا ڈچز!.... تم بتاؤ گی یا تمہیں بغیر تابوت کے دفن کر دی جاؤ گی؟"

"میری زندگی میں تو یہ ناممکن ہے کہ ہر ہائی نس بغیر تابوت دفن کر دی جائیں!" عمران نے غصیلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں تابوت ضرور مہیا کروں گا خواہ کچھ ہو جائے!"

"یہ کون ہے!" نقاب پوش نے دوسرے نقاب پوشوں سے پوچھا۔

"پتہ نہیں! ڈچز کے ساتھ تھا!...." ایک نے جواب دیا!

"تم گدھے ہو!" نقاب پوش گرجا "ان دونوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی!...."

"ہم سمجھے شاید....!"

"شٹ اپ!" وہ اتنے زور سے چیخا کہ دیواریں تک جھنجھنا اٹھیں!

دوسرا نقاب پوش خاموش ہو گیا!

"ارے یار اگر ہم آگئے تو کونسی مصیبت آگئی!" عمران نے برامان جان والے انداز میں کہا! "اگر کہو تو واپس چلے جائیں!"

"اسے مارو.... ٹھیک کرو!" نقاب پوش نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا! اور وہ چاروں عمران پر ٹوٹ پڑے!

لیکن ان چاروں ہی کو حیرت تھی کہ اپنے انتہائی پھرتیلے پن کے باوجود بھی وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے اور وہ کسی بندر کی طرح اچھل کود کر ہر بار ان کے وار خالی دے رہا تھا! دو آدمی تو جلد ہی بیکار ہو گئے کیونکہ ان کے گھونسے پوری قوت سے دیوار پر پڑے تھے....!

"اوہ!" نقاب پوش دانت پیس کر غرایا! "تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا!"

"ٹھہرو!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "میری ایک بات سن لو!.... ڈچز کو تم مار بھی ڈالو تو وہ

نہیں بتائیں گی! البتہ.... اگر تم شرافت سے پیش آؤ تو یہ ممکن بھی ہے....!"

"میں کبھی نہ بتاؤں گی!...." ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخی! "مجھے مار ڈالو میں ہرگز نہ بتاؤں گی!.... میں نچلے طبقے کی کوئی ڈرپوک عورت نہیں ہوں!"

"محترمہ تمہیں بتانا پڑے گا!" نقاب پوش نے زہریلے لہجے میں کہا! "میں تمہیں دنیا کی خوفناک ترین اذیت دینے سے بھی باز نہیں آؤں گا!.... سمجھیں!"

"مسٹر!" عمران نے اسے مخاطب کیا! "تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی دھمکی کو بروئے کار لا سکو گے!"

"ارے تم لوگ کیا دیکھتے ہو!" نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں کو للکارا! "اس کا منہ بند کر دو!"

وہ پھر عمران پر جھپٹے لیکن عمران اس بار صرف کرتب ہی نہیں دکھاتا رہا! بلکہ ایک کے ہولسٹر سے ریوالور بھی نکال لیا۔

"خبردار! تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو!" اس نے انہیں للکارا!.... وہ چاروں بوکھلا کر پیچھے ہٹے اور پھر انہیں اپنے ہاتھ اوپر اٹھانے ہی پڑے!

"تم بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ!" عمران نے نقاب پوشوں کے سرغنہ سے کہا "کیا تم میرے چچا ہو!...."

اس نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے! لیکن عمران یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ ویسے انہیں زخمی تو کر ہی سکتا تھا۔ مگر زخمی کرنے کے لئے فائر کرنے پڑتے اور فائروں کی آوازیں نہ جانے کون سا نیا ہنگامہ کھڑا کر دیتیں۔ ہو سکتا تھا کہ اس عمارت میں ان پانچوں کے علاوہ اور بھی لوگ رہے ہوں! عمران اپنے دوسرے اقدام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک دروازہ کھلا اور پانچ چھ نقاب پوش گھس آئے اور انہوں نے بے تحاشا کرنے والے نقاب پوشوں پر فائر کئے!

افراتفری مچ گئی!.... عمران لڑھک کر دیوار سے جا لگا!

اچانک اسی آواز میں ایک نسوانی آواز ابھری.... "خبردار اسے جانے نہ دینا.... لمبا آدمی کیلی مکار نسی ہے!"

لمبا آدمی اچھل کر بھاگا!.... اس پر پے در پے کئی فائر ہوئے لیکن وہ کمرے سے نکل چکا تھا۔ آنے والے نقاب پوش بقیہ چار نقاب پوشوں کو وہیں چھوڑ کر اس کے پیچھے بھاگے۔

دوسرے نقاب پوش ان کے پیچھے جھپٹے اور عمران وہیں کھڑا اپنی ناک رگڑتا رہا!...... عمارت کے دور افتادہ حصے سے فائروں کی آوازیں آئیں!... لیکن ساتھ ہی عمران بھاری قدموں کی آوازیں سن رہا تھا! اور یہ سو فیصد پولیس والے تھے!...... چلنے کا انداز بتا رہا تھا!......

ڈچز جواب بھی خوف سے زرد نظر آرہی تھی! عمران کے قریب آکر آہستہ سے بولی "تم نے آواز سنی!... وہ کیلی پیٹرسن کی آواز تھی!......"

"ہاں!... آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا!...... میں اسے اپنے سینے میں چھپا لیتا... ریوالور سمیت۔ اف فوہ!— بڑی غلطی ہوئی!"

اتنے میں پولیس والے اس کمرے میں پہنچ گئے! غالباً وہ فائروں کی آوازیں سن کر گھس آئے تھے! ڈچز نے جلدی جلدی انہیں سب کچھ بتایا! لیکن مکلارنس کا نام سن کر ان کی روح فنا ہوگئی اور وہیں کھڑے ہو کر ڈچز کی خیریت پوچھنے لگے!

خود ڈچز ہی نے جھلا کر کہا "آپ لوگ انہیں پکڑتے کیوں نہیں۔ وہ ابھی عمارت ہی میں ہوں گے!"

"انہیں اپنے بچوں کو یتیم دیکھنے کا شوق نہیں ہے!" عمران سر ہلا کر بولا!

"ہم ابھی ہیڈ کوارٹر فون کرتے ہیں!" سارجنٹ نے انہیں دلاسہ دیا! "آپ پریشان نہ ہوں!"

"ہم بالکل پریشان نہیں ہیں جناب!" عمران خوش اخلاقی کے اظہار کے لئے مسکرایا!

بہر حال عمران نے اب وہاں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا! فائروں کی آوازیں بہت دیر سے نہیں آئی تھیں! وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہاں ہو گا ہی کیا! نہ کیلی ملے گی اور نہ مکلارنس...... ویسے کیلی پیٹرسن کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس قسم کی لڑکی ہو گی! عمارت کے باہر آ کر ڈچز نے عمران سے کہا "میری قیام گاہ تک چلو! میں بہت زیادہ ڈر گئی ہوں!"

"میرا تو دم ہی نکل گیا ہے! میں کیا چلوں گا! مجھے کیلی پیٹرسن سے کیا غرض...... کیا اس کے لئے مکلارنس سے اپنی حجامت بنواتا پھروں!"

"او ڈیئر ڈھمپ! میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔"

"اس لئے مناسب یہی ہے کہ کل کے اخبارات میں کیلی پیٹرسن کا پتہ شائع کرا دیجئے!"

"پتہ میں نہیں جانتی! تم یقین کرو ڈھمپ۔ آج پورے ایک سال بعد میں نے اس کی آو

سنی ہے... یقین کرو!"

"یقین کر لیا— کیا مصیبت ہے! میں لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کے چکر میں تھا۔ سچ مچ یہ مکلارنس کا بچہ آ کودا......!"

"مگر ڈھمپ! تم بہت! تم بہت دلیر ہو! میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی! تم نے ان لوگوں کو للکارا تھا! اگر کیلی نہ آجاتی تو وہ تمہارے ہی ہاتھ لگتا...... شائد پہلی بار آج تم نے مکلارنس پر ریوالور اٹھایا تھا! یہ تلخ تجربہ اسے زندگی بھر یاد رہے گا!"

عمران کچھ نہ بولا!...... شائد وہ کسی الجھن میں پڑ گیا تھا۔ کوئی گہری الجھن تھی اس کے چہرے پر کچھ اسی قسم کے آثار تھے! بمشکل تمام وہ ڈچز سے پیچھا چھڑا سکا۔ نہ جانے کیوں اس نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔

(۱۰)

دوسری صبح کے اخبارات نے اس واقعہ کو بری طرح اچھالا۔ لیکن عمران کا نام کہیں نہیں آنے پایا۔ اس کا تذکرہ ایک غیر ملکی طالب علم کی حیثیت سے کیا گیا تھا! نام سرے سے ہی نہیں لیا گیا۔ حقیقت یہ تھی اس سلسلے میں عمران نے سر ڈیکن کو مجبور کیا تھا! ان کے اثر و رسوخ کی بنا پر اس کا نام اور پتہ اخبارات میں نہیں آسکا تھا! دوسرے دن صبح صبح عمران پھر سنگ ہی کے پاس جا پہنچا...... قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا سنگ ہی بول پڑا۔

"مجھے افسوس ہے لڑکے!...... دراصل میرے آدمی سے غلطی ہوئی...... بارش ہوتے ہی انہوں نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا تھا! مگر میں تمہارے کمالات کا معترف ہوں!...... کیا وہ تمہیں اپنے گھر لے جا رہی تھی!—"

"نہیں!... ہم دونوں کو مکلارنس لے گیا تھا!......"

"میں نے اس وقت اخبار میں دیکھا ہے!...... ظاہر ہے کہ وہ غیر ملکی طالب علم تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا!...... مجھے اس کے متعلق بتاؤ!"

عمران نے مختصراً اسے حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی...... لیکن پیٹرسن کا نام آتے ہی سنگ ہی نے کہا "تو یہ لڑکی بھی کسی فلم کی ہیروئن کی طرح......"

"میں ساری رات اس کے متعلق سوچتا رہا!" عمران نے مغموم لہجے میں کہا! "بڑی سریلی

آواز تھی.... اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں کسی کو بھول ہی نہ جاؤں"!

سنگ ہی معنی خیز انداز میں مسکرا کر رہ گیا!....

"کیا سروگنفیلڈ تمہارا دوست ہے....؟"

"ہاں!.... یہ تقریباً بیس سال کی بات ہے! ہم ایتھین میں ملے تھے!"

"یہاں آنے کے بعد بھی اس سے ملے ہو؟"

"نہیں! اب ملنے کا ارادہ ہے؟" سنگ ہی نے کہا!

"ہرگز نہیں!.... اسے یہ بھی نہ معلوم ہونا چاہئے کہ تم کہاں مقیم ہو!"

"یہ تو تمہیں بھی نہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں کہاں مقیم ہوں.... مگر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو؟"

"میرے پاس کیلی پیٹرسن کے متعلق تھیوری ہے!...."

"تھیوری! او ہو سمجھے!.... اب تم تھیوریاں بھی بنانے لگے شاباش ہاں بتاؤ تو کیا ہے!"

"میرا خیال ہے کہ کیلی پیٹرسن ڈچز اور سروگنفیلڈ کا بنایا ہوا ایک فراڈ ہے! ممکن ہے کل رات میں نے ایک دلچسپ ڈرامہ دیکھا ہو!...."

"لیکن تم سروگنفیلڈ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔"

"وہ دونوں گہرے دوست ہیں!.... اور بہت دنوں تک آسٹریلیا میں رہ چکے ہیں!...."

"تو اس کا یہ مطلب کہ تم پچھلی رات مکلارنس سے نہیں ٹکرائے!"

"میرا یہی خیال ہے!.... مکلارنس کی آڑ میں یہ ڈرامہ کھیلا گیا تھا!.... کیلی پیٹرسن اس طرح اچانک آ گئی تھی جیسے وہ اس واقعہ کی منتظر ہی رہی ہو!.... اس کے آدمیوں نے مکلارنس اور اس کے ساتھیوں پر پے در پے فائر کئے.... لیکن شائد کوئی زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا! اب اسی لائن پر سوچنے کی کوشش کرو! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ڈچز کیلی پیٹرسن کی رقمیں خود ہضم کر رہی ہو!.... کیا سروگنفیلڈ فرشتہ ہے....!"

"فرشتے سنگ کے دوست نہیں ہو سکتے سمجھے!.... تم نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے!"

"ہاہا.... لاؤ نکالو!.... آج کی رقم.... کل تو میں نے شمع دوہ بٹنے کے سلسلے میں ساری رقم برباد کر دی تھی....!"

"اب کوئی رقم نہیں ملے گی....!"

"نہیں" عمران آنکھیں نکال کر بولا!

"تم اب تک میرے ساتھ فراڈ کرتے رہے ہو!...."

"کیا مطلب!...."

"کیا تم ڈیکسن ہال میں نہیں رہتے!...."

"اب نہیں رہتا! پہلے رہتا تھا—" عمران نے بڑی سادگی سے کہا!

"مجھے وہاں لڑکیاں بہت پریشان کرتی ہیں! اس لئے اب میں پارلے اسٹریٹ کے ایک بورڈنگ میں اٹھ آیا ہوں!"

"تم میرے لئے نہیں بلکہ ڈیکسن کیلئے کام کر رہے ہو!...." سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا!

"میں دونوں کا کام تمام کر سکتا ہوں!" عمران دانت پیس کر بولا۔

"تم آج یہاں سے زندہ نہیں جا سکو گے!...."

"اچھا تو ٹھہرو! میں ابھی آتا ہوں!.... اپنے تابوت کے لئے آرڈر دے آؤں!.... انگلینڈ میں تابوت کے بغیر دفن ہونا بیکار ہے! آؤٹ آف فیشن سمجھ لو!.... مگر آج کے سوپ تو تمہیں دینے ہی پڑیں گے!.... ورنہ میں تابوت کا انتظام کہاں سے کروں گا!"

سنگ ہی نے اسے تھپڑ مارا لیکن اس کا ہاتھ اس کے گال کی بجائے کرسی کی پشت سے ٹکرایا!.... عمران نے کرسی الٹ دی اور سنگ ہی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا!

"دیکھو! خبردار ہاں اگر میرے چوٹ آئی!.... میرے ڈیڈی تمہیں گولی مار دیں گے!" عمران نے ہانک لگائی۔ سنگ ہی بری طرح جھلا گیا اور اس کے چہرے پر درندگی نظر آنے لگی۔ دوسرے ہی لمحہ میں عمران نے چاقو کھلنے کی کڑکڑاہٹ سنی.... سنگ ہی کے داہنے ہاتھ میں چاقو کی چمک دیکھ کر عمران نے پینترا بدلا اور جلدی سے فاؤنٹین پن نکالتا ہوا بولا!

"آؤ دیکھو! کیسی درگت بناتا ہوں تمہاری!" لیکن سنگ ہی خاموش تھا! اس کے پتلے پتلے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھیں کسی شکاری کتے کی آنکھوں کی طرح اپنے شکار پر جم کر رہ گئی تھیں!

عمران کے جسم میں ایک ٹھنڈی سی لہر دوڑ گئی! لیکن پھر بھی ڈٹا رہا۔ اوسان نہیں خطا ہونے دیئے.... اچانک سنگ ہی نے اس پر چھلانگ لگائی.... لیکن شائد اس دھماکے نے اسے بوکھلا دیا جو عمران کے فاؤنٹین پن سے نکلنے والے شعلے کی بنا پر ہوا تھا!

سنگ ہی ایک کرسی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا! اور عمران اچھل کر باہر بھاگا! کمرے میں دھواں پھیل رہا تھا!..... اور سنگ ہی نے چیخ کر چینی میں کچھ کہا اور کھانستا ہوا کمرے سے نکل آیا!..... وہ بری طرح اپنی آنکھیں مل رہا تھا!..... اور کھانسی تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی!.....

عمران دوڑتے دوڑتے پھر پلٹ پڑا..... اور سنگ ہی کے سر پر چپت رسید کرتا ہوا "بھتیجے کی طرف سے!"..... اور پھر دوبارہ بھاگ نکلنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ پانچ چھ چینی اس پر ٹوٹ پڑے!..... سنگ ہی ابھی تک آنکھیں مل مل کر کھانس رہا تھا!..... چینیوں نے بڑی شدت سے حملہ کیا تھا! عمران کو جان چھڑانی مشکل ہو گئی! اس پر چاروں طرف سے مکوں اور تھپڑوں کی بارش ہو رہی تھی! اتنے میں اسے کسی کے ہاتھ میں چاقو کی چمک بھی دکھائی دی..... اب اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں رہ گیا تھا کہ وہ خود کو زمین پر گرا دیتا!..... وہ صرف ایک لمحے کی مہلت چاہتا تھا..... اور یہ مہلت اسے زمین پر گرتے ہی مل گئی! چونکہ تین آدمیوں کے ہاتھ میں کھلے ہوئے چاقو تھے۔ اس لئے وہ شائد یہی سمجھے کہ کسی کا وار چل گیا!..... عمران گرا بھی چیخ مار کر!..... اس کا ارادہ کچھ اور تھا لیکن حالات نے دوسری صورت اختیار کر لی!..... چینی اس کے گر جانے پر سنگ ہی کی طرف متوجہ ہو گئے جو اب بھی پہلے ہی کی طرح اچھل اچھل کر کھانس رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ آنکھوں پر تھے!

عمران نے لیٹے ہی لیٹے جست لگائی اور دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اس کے آگے ایک راہداری تھی جو صدر دروازے تک جاتی تھی۔

راہداری میں پہنچتے ہی عمران نے "آگ آگ" چیخنا شروع کر دیا کیونکہ چینی اس کے پیچھے دوڑے آ رہے تھے! صدر دروازہ بند تھا! عمران نے سوچا اگر اس دفعہ وہ ان کے ہتھے چڑھ گیا تو نہیں!..... مگر شاید اس کے ستارے اچھے ہی تھے! ٹھیک اسی وقت ایک آدمی دروازہ کھول کر راہداری میں قدم رکھ ہی رہا تھا کہ عمران اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گلی میں جا پڑا!..... اور اٹھتے ایک بار پھر اس نے "آگ آگ" کی ہانک لگائی! اس کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی اختیاری طور پر "آگ آگ" چیخ اٹھا جسے سمیٹتا ہوا عمران گلی میں آ پڑا تھا!..... باہر سے لوگ کی طرف جھپٹے اور اندر سے نکلنے والے چینیوں سے ٹکرا کر رہ گئے! ادھر طرف آگ آگ ہو گیا! لیکن سنگ ہی کے آدمی اس بھیڑ میں اپنے سر پیٹتے پھر رہے تھے!..... کیونکہ اب عمران کا کہیں پتہ نہ تھا۔

(11)

اسی دن ڈچز عمران کی تلاش میں ڈیکن ہال پہنچ گئی! عمران موجود تھا! سنگ ہی سے جھگڑا کرکے لوٹنے کے بعد سے اب تک ڈیکن ہال سے باہر نہ نکلا تھا اب اسے نئے سرے سے ایک دوسری اسکیم مرتب کرنی تھی!..... کیونکہ سنگ ہی جیسے آدمی کو دشمن بنا کر مطمئن ہو بیٹھنا ذہنی کھیل نہیں تھا!

ڈچز اس سے اسٹڈی میں ملی! سر ڈیکن موجود نہیں تھے!

"میں آج ونڈلیر جا رہی ہوں ڈمپ!....."

"شکریہ....!" عمران نے اس طرح کہا جیسے لندن میں اس کی موجودگی اس کے لئے تکلیف کا باعث رہی ہو!

"کل رات تم نے کمال کر دیا! میں تو سمجھتی تھی کہ وہ تمہیں مار ہی ڈالیں گے مگر تم بہت دلیر ہو!"

"رات میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر کہیں ریوالور چل ہی گیا تو کیا ہوگا!..... مگر وہ لڑکی کیلی پیٹرسن! میں اس کا شکر گذار ہوں اس نے مجھے بیہوش ہونے سے بچا لیا!"

"واقعی وہ حیرت انگیز اور پراسرار ہے..... کیلی پیٹرسن!..... اسے خود بھی اس بات کا احساس ہوگا کہ بوڑھی ڈچز آف ونڈلیر خطرے میں ہے..... حقیقتاً میں خطرے میں ہوں! اگر کل تم ساتھ نہ ہوتے تو کیا ہوتا!"

"پتہ نہیں کیا ہوتا..... مگر میں آپ کو کیا سمجھوں!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا!

"کیا! میں نہیں سمجھی!"

"ایک بار ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونے کے بعد بھی آپ اس طرح آزادی سے ادھر ادھر گھومتی پھر رہی ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مکلارنس لندن کا ہوا ہے!"

"میری گاڑی میں دو مسلح باڈی گارڈ موجود ہیں! اور پھر مکلارنس مجھ پر تاحال حملہ تو کر ہی نہیں سکا!"

"کیوں نہیں کر سکتا!"

"میرے علاوہ..... اور کوئی کیلی کو نہیں پہچانتا!"

"لیکن یور ہائی نس! ایک بات سمجھ میں نہیں آئی!"

"کیا بات!"

"مسکارنس کیلی کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے!......"

"خدا جانے!.... میں خود الجھن میں ہوں! لندن میں اس سے بھی زیادہ مالدار عورتیں موجود ہیں!"

عمران کچھ نہ بولا! وہ احمقوں کی طرح ڈچز کی طرف دیکھ رہا تھا! ڈچز نے مسکرا کر کہا! "تم اسی وقت میرے ساتھ وِنڈلیر چلو گے!"

"میں معافی چاہتا ہوں یور ہائی نس! ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی.... میں ایسی صورت میں مرنا پسند نہیں کروں گا!"

"میں تمہیں اتنا بزدل نہیں سمجھتی تھی!" ڈچز نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھالیا....

"لیس ڈھمپ اسپیکنگ!"

"دوسری طرف سے سرڈیکن کی آواز آئی۔ "اوہو..... کیا تم گھر پہنچ گئے!"

"ہاں! میں مسٹر چرچل سے مل چکا ہوں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا" اور میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں اس اسکیم پر چار لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں!"

"کیا بک رہے ہو!" سرڈیکن نے جھنجھلا کر کہا۔

"پرواہ نہیں اویسے تو میں دس لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں! لیکن فی الحال چار لاکھ ہی کہے ہیں! مسٹر چرچل مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں!"

"عمران!...." آواز غصیلی تھی!

"اچھی بات ہے!.... مگر چرچل کو مجھ سے یہ کہنا تھا کہ میں رات کا کھانا اس کے ساتھ ہی کھاؤں!.... خیر میں پھر کسی وقت کھاؤں گا!...."

"میں آرہا ہوں!" سرڈیکن نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا" تم وہیں ٹھہرنا..... ورنہ مجھ سے برا آدمی کوئی نہ ہوگا....!"

"اچھا! اچھا..... ٹھیک ہے! فی الحال ڈیڑھ سو گھوڑے خرید لو!" عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے ریسیور پٹخنے کی آواز آئی۔ ڈچز اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تھوک نگل کر کہا! "آج کل لمبی لمبی رقمیں خرچ کر رہے ہو!"

"ارے واہ!" عمران احمقانہ انداز میں چہکا! "بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک نیا تجربہ کرنے جا رہا ہوں! آسٹریلیا کے ویلر اور عرب کے مشکی سے گھوڑوں کی ایک نئی نسل بناؤں گا! مسٹر چرچل سے اس موضوع پر میں نے ایک گھنٹے تک گفتگو کی تھی۔ ان کا خیال ہے کہ یہ اسکیم بڑی منفعت بخش ثابت ہوگی.....!"

"چرچل نے تمہیں الو بنایا ہوگا!" ڈچز چٹخ گئی! "اسے تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ فرصت کے لمحات میں وہ اپنا بڑا پن بالکل بھلا دینا چاہتا ہے۔"

"اب میں مسٹر چرچل اور گریٹا گاربو سے ایک نئی نسل بنانے کے امکانات پر غور کروں گا! مجھے یقین ہے کہ مسٹر جارج برنارڈ شا میری اس اسکیم کو بہت پسند کریں گے!"

"کیا تم نشے میں ہو!"

"اس نسل کے لوگ گول اور خوبصورت ہوں گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے!"

"تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے۔!"

"نہیں اب مجھے لینڈی ڈاگ سے دلچسپی نہیں رہ گئی---!"

"خیر..... پھر سہی اگر ایک بار تمہیں وِنڈلیر ضرور آنا پڑے گا! میں تمہیں بہت پسند کرتی ہوں! تم بزدل نہیں ہو! خواہ مخواہ بننے کی کوشش کرتے ہو!..... اچھا!"

ڈچز اٹھ گئی! عمران اسے جاتے دیکھتا رہا! ڈچز کے جاتے ہی روشیلا اور ربی آندھی اور طوفان کی طرح اسٹڈی میں داخل ہوئیں! شائد وہ ملحقہ کمرے سے ان کی گفتگو سن رہی تھیں!

عمران نے دیکھ کر سر کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کی! لیکن ربی نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا!..... عمران اسور تا ہوا سیدھا کھڑا ہو گیا!

"یہ ڈچز سے تمہارا کیا رشتہ ہے!" ربی نے چڑانے والے انداز میں پوچھا!

"ہم دونوں شاہی نسل سے ہیں!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"خیر ہوگا" ربی بولی! "ہم تو افسوس ظاہر کرتے ہیں!"

"کس بات پر!"

"زلزلے نے تمہارا کمرہ تباہ کر دیا!" زینی نے مغموم لہجے میں کہا!

عمران کی جان نکل گئی..... اس نے سوچا یقیناً ان دونوں زلزلوں نے اس کے کمرے میں تباہی پھیلا دی ہو گی۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا..... وہاں سچ مچ اسے زلزلے ہی کی سی تباہی نظر آئی! میزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ تصویروں کے فریم دیواروں سے گر کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ بہر حال آسانی سے ٹوٹ جانے والی چیزوں میں سے ایک بھی صحیح و سلامت نہیں تھی! عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس طرح سر ہلانے لگا جیسے سچ مچ وہ قہر خداوندی ہی رہا ہو! اس نے گھنٹی کا بٹن دبا کر اپنے آئرش ملازم کو بلایا.....!

وہ بھی کمرے کی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا! عمران نے جواب طلب نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

"جناب والا..... میں نہیں جانتا!....."

"کیا نہیں جانتے!"

"میں نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ گدھوں کے گرد خبیث روحیں منڈلاتی رہتی ہیں!..... دیواروں پر گدھوں کے سر دیکھ کر میں ہمیشہ کانپ جاتا تھا!....."

"چلو ٹھیک کرو!" عمران اسے گھونسہ دکھا کر چیخا!

نوکر خاموش کھڑا اپنی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرتا رہا!

"کیا تم نے سنا نہیں!....."

"مجھے یقین نہیں آتا..... کہ.....!"

"کیا یقین نہیں آتا.....!"

"بھو..... بھوت.....!" اچانک بوڑھے آئرش کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں! اور عمران سچ مچ بوکھلا گیا! ادھر نوکر گرتا پڑتا کمرے سے بھاگا!

ٹھیک اسی وقت بٹلر نے آکر سر ڈیکن کی آمد کی اطلاع دی! وہ شائد فون کا ریسیور رکھ کر ہی اپنے آفس سے چل پڑے تھے!

عمران اسٹڈی میں چلا گیا! سر ڈیکن ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے۔

"یہ کیا بکواس شروع کی تھی تم نے!"

"یہاں ڈچز آف وڈلیر تشریف رکھتی تھیں! وہ اس لئے تشریف لائی تھیں کہ مجھے اپنے

ساتھ وڈلیر لے جائیں!"

"تو پھر!....."

"تو پھر آپ سوچئے کہ وہ مجھ پر مہربان کیوں ہو گئی ہیں!"

"میں سمجھتا ہوں! یہ کیلی پیٹرسن کا معاملہ!..... ڈچز نے پچھلی رات تمہیں بیوقوف بنانے کی کوشش کی تھی!..... اگر وہ اس سازش میں شریک ہے تو مجھے بڑا افسوس ہوگا!"

"شریک!..... یہ آپ کیا فرما رہے ہیں! کیلی پیٹرسن ڈچز کی ایک اسسٹنٹ ہے!"

"اب میں بھی یہی سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں!" سر ڈیکن بولے!

"مگر یہ قصہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا!....."

"کیوں۔ کوئی خاص بات!"

"کیلی پیٹرسن شائد اب لندن کی سب سے زیادہ مالدار عورت ہو گئی ہے!"

"وہ کس طرح!"

"مرحوم لارڈ ہیوپیتام کی جائیداد بھی اسی کو ملے گی!"

"یہ ہرگز نہیں ہو سکتا!" عمران بگڑ گیا! "لارڈ ہیوپیتام کی جائیداد مجھے ملے گی! کیا یہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کی جائیدادیں اسی کے حصے میں آئیں!"

"پھر بکواس شروع کر دی تم نے!....."

عمران کچھ نہ بولا!..... وہ کچھ سوچنے لگا تھا!

سر ڈیکن نے کہا! "مگر لارڈ ہیوپیتام کا وکیل کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے۔ لہٰذا لارڈ ہیوپیتام کا ترکہ اس وقت کیلی کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ کیلی منظر عام پر نہ آ جائے!"

"مگر لارڈ ہیوپیتام کا کیلی پیٹرسن سے کیا تعلق!"

"کیلی پیٹرسن کی دادی ہیوپیتام خاندان سے تعلق رکھتی تھی!"

"کاش میری دادی بھی.....!" عمران اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا!

"اب ہیوپیتام خاندان یعنی اپنی ننھیال کے ترکے کی مالک کیلی پیٹرسن ہو گی! اس خاندان کا آخری فرد لارڈ ہیوپیتام تھا!....."

"کیا لارڈ بیویتھام اور ڈچز آف وڈلمیر میں بھی کوئی تعلق تھا!"

"ہاں.... آں.... ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں دوست رہے ہوں!"

"بس یا اور کچھ بھی!.... میرا مطلب رشتہ داری سے ہے....؟"

"نہیں رشتہ داری نہیں تھی!...."

"خیر تو اب آپ یعنی لندن کی پولیس اس سلسلے میں کیا کرے گی!"

"لندن کی پولیس اب کیلی پیٹرسن کے معاملے میں تحقیقات شروع کرے گی۔ کیونکہ مرحوم لارڈ بیویتھام کا وکیل اس پر اسرار کیلی پیٹرسن کی طرف سے مطمئن نہیں ہے!.... بذات خود اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ڈچز کی یقین دہانی کافی نہیں ہو سکتی!"

"میرے خدا....!" عمران اچھل کر بولا "تب تو مجھے بیویتھام کے وکیل کے تابوت کے لئے ابھی سے آرڈر دے دینا چاہئے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وقت پر تیار نہ ملے!"

"پھر بکواس کرنے لگے!"

"اس کی موت بڑی پر اسرار ہوگی جناب! آپ لکھ لیجئے!"

"آخر کیوں؟"

"اگر کیلی پیٹرسن آپ کی دانست میں فراڈ ہے تو یہی ہونا چاہئے! آپ خود سوچئے کوئی ایسا وکیل کیونکر زندہ رہ سکتا ہے جسے ڈچز کی بات پر یقین نہ ہو!"

"سنو! ڈچز انگلینڈ کی بڑی عورتوں میں سے ہے، لیکن وہ پولیس سے ٹکرانے کی ہمت نہیں کر سکے گی! مجھے یقین ہے!"

"کیوں نہیں کر سکے گی! میں آپ سے متفق نہیں ہوں! وہ بڑے جوڑ توڑ والی عورت ہے مجھے علم ہے کہ بارسوخ بھی ہے! کیا لندن کا پولیس کمشنر بھی اس کا احترام نہیں کرتا!" سر ڈیکن نے کوئی جواب نہیں دیا! عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مجھے لارڈ بیویتھام کے وکیل کا پتہ چاہئے!"

"سکس اپر برکلے میوز!"

"شکریہ!...."

"لیکن اس سے مل کر کیا کرو گے!.... اوہو! ٹھہرو.... اس سلسلے میں سنگ ہی کا کیا رویہ ہے!"

"سنگ ہی کا نام بھی نہ لیجئے! آج ہم دونوں میں محبت کا آخری اسٹیج بھی ہو گیا اتفاق تھا کہ بچ

نکل آیا.... بس اپنا سپورٹری ورک کام آ گیا ورنہ مجھے اپنا تابوت تک خریدنے کی مہلت نہ ملتی۔"

سر ڈیکن کے استفسار پر اس نے پوری کہانی دہرا دی!

"اوہ.... تو مجھے اس کا پتہ تھا! ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔ تم نے دنیا کے ایک خطرناک ترین آدمی کو چھیڑ دیا ہے! تم سنگ ہی کو نہیں جانتے! وہ ان لوگوں میں سے ہے، جو قانون کی زد سے باہر رہ کر قانون شکنی کرتے ہیں! تم نے بہت برا کیا! اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تم اس طرح اس سے جا ٹکراؤ گے تو میں تمہیں ہر قیمت پر باز رکھنے کی کوشش کرتا!"

"میں دنیا کا احمق ترین آدمی ہوں جناب.... مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے!"

"تم سنگ کو کیا سمجھے ہو! اس کی رسائی وزارت عظمیٰ تک ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ انگلینڈ کے ساحل پر قدم بھی نہ رکھ سکتا!"

"میری رسائی بھی.... خیر چھوڑیئے! ان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہر حال اب مجھے نئے سرے سے کام شروع کرنا پڑے گا...."

"نہیں! میرا خیال ہے کہ اب تم اس قصے سے الگ ہی ہو جاؤ! ہم دیکھ لیں گے!"

"اب یہ مشکل ہے جناب! بلکہ ناممکن بھی!.... یا تو وہ مجھے مار ڈالے گا یا زندگی بھر یاد رکھے گا.... پرنس آف ڈھمپ کو!"

"اچھا اگر اس معاملے میں الجھنے ہی کا خیال ہے تو پاول کے ساتھ مل کر کام کرو!"

"ہاں یہ ہو سکتا ہے!.... مگر پاول بہت چڑچڑا آدمی ہے اور عقل بھی موٹی رکھتا ہے اس سے بہتر تو اب انسپکٹر گولڈ رہے گا!...."

"نہیں!.... مکلارنس کے پیچھے پاول شروع ہی سے رہا ہے!"

"اور مجھے یقین ہے کہ آخر تک شروعات ہی رہے گی!"

"بہر حال میں نے پاول سے تمہارا تذکرہ کیا ہے!.... مگر وہ تمہیں صرف اس طالب علم کی حیثیت سے جانتا ہے، جو پچھلی رات ڈچز کے ساتھ تھا!.... اگر تم اسے حیرت زدہ کر سکے تو اسے اپنا سب سے بڑا مداح پاؤ گے! پاول اسی قسم کا آدمی ہے!"

(۱۲)

مکلارنس حقیقتاً خواہ کوئی چوپایہ رہا ہو! لیکن لندن والے اس کا نام ہی سن کر حواس کھو بیٹھتے

تھے!... اس کے حملے بھی عجیب ڈھنگ سے ہوتے!... اس کی بہترین مثال وہ حملہ تھا جو زیرو آف وڈمیر والے واقعے کے دو ہی دن بعد کیا گیا! یہ حملہ کیلی پیٹرسن کے وکیل پر ہوا تھا! لوگوں کا خیال تھا کہ مکلارنس اس پر ہاتھ ڈالنے کی ہمت نہ کر سکے گا کیونکہ وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے اوپر رہتا تھا۔ عمارت کے نچلے حصے میں پولیس چوکی تھی۔ اس کے اوپر کے فلیٹ میں وکیل کا آفس تھا اور وہ وہیں رہتا بھی تھا!...

اچانک ایک پولیس پٹرول کار چوکی کے سامنے آکر رکی اور اس پر سے چار باوردی آفیسر نیچے اتر کر وکیل کے فلیٹ میں پہنچنے کے لئے زینے طے کرنے لگے!

ٹھیک اسی وقت ہیڈ کوارٹر سے ریڈیو پر اعلان ہوا کہ کچھ پٹرول کاریں پر اسرار طریقے پر غائب ہو گئی ہیں! لہٰذا جہاں کہیں کوئی پٹرول کار نظر آئے اسے ضرور چیک کیا جائے... مور گیٹ اسٹریٹ چوکی کے انچارج نے یہ اعلان سنا اور گمشدہ کاروں کے نمبر بھی نوٹ کئے! اسے سامنے سڑک پر کھڑی ہوئی کار پر نظر پڑی اور وہ باہر نکل آیا... کار خالی تھی اس میں بیٹھنے والے تو اوپر جا چکے تھے!... لیکن انچارج مطمئن ہو گیا کیونکہ گمشدہ کاروں کے نمبر اس کار کے نمبروں سے مختلف تھے۔ انچارج واپس چلا گیا!... تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وکیل سمیت نیچے اترے اور پٹرول کار فراٹے بھرتی ہوئی مور گیٹ اسٹریٹ سے نکل گئی! لیکن اگلے ہی چوراہے پر اسے رکنا پڑا۔ کیونکہ اس سے کچھ دیر پہلے بھی وہاں ایک پٹرول کار روکی جا چکی تھی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک ذمہ دار آفیسر بھی وہاں موجود تھا اور پھر اس اتفاق کو کیا کہا جائے کہ کچھ دیر قبل چیک کی جانے والی پٹرول کار اور اس پٹرول کار کے نمبروں میں کوئی فرق نہیں تھا! حالانکہ یہ ایک ناممکن بات تھی اور ان میں سے ایک کار کے نمبر یقینی طور پر جعلی تھے۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا آفیسر کیلی پیٹرسن کے وکیل کو بھی پہچانتا تھا۔ لہٰذا اسے شبہ ہو گیا! اس نے کیلی کے وکیل سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے! جواب میں وکیل نے بتایا کہ کیلی پیٹرسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اسے ہیڈ کوارٹر میں طلب کیا گیا ہے!

"میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چپ چاپ نیچے اتر آؤ!" آفیسر نے ان لوگوں سے کہا۔ لیکن کار کے اندر سے ایک بے آواز ریوالور نے اس کا استقبال کیا!... آفیسر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر تڑپنے لگا! اس کے سینے سے خون ابل رہا تھا!

پھر اسی کار کے مائیکروفون سے "مکلارنس" کا نعرہ بلند ہوا۔ اور کار پھر فراٹے بھرنے لگی! لوگ اس نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے! لیکن محض سنسنی پھیلانے کے لئے ان لوگوں نے دو چار راہگیروں کو بھی ڈھیر کر دیا!

پھر اس کے بعد حقیقی معنوں میں مکلارنس کے آدمیوں نے تفریح شروع کر دی! اور بے کھٹکے نکلے چلے گئے! یہ اور بات ہے کہ شہر کے دوسرے حصے میں اسی نمبر کی دوسری کار گھیر لی گئی ہو!... یہی مکلارنس کے آدمیوں کی تفریح تھی! وہ برابر ٹرانسمیٹر کے ذریعہ لندن کی پولیس کو گمراہ کئے جا رہے تھے! پھر وہ جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے کیونکہ اس نمبر کی دوسری کار ایک جگہ پکڑی گئی!

بہرحال مکلارنس کے آدمی صاف نکل گئے... وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے صرف ایسے ہی راستوں کے متعلق اطلاعات دیتے جن سے انہیں گزرنا ہوتا— نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس ادھر ادھر ناچتی رہی اور کیلی پیٹرسن کا وکیل مکلارنس کے ہتھے چڑھ گیا...

دوسرے دن وہی کار آکسفورڈ اسٹریٹ میں ایک جگہ کھڑی پائی گئی! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے فوٹوگرافر اس پر ٹوٹ پڑے اور انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی!... اس کے بعد کیا ہوا یہ عوام کو کبھی نہ معلوم ہو سکا!

عمران باقاعدہ طور پر انسپکٹر پاول کے ساتھ کام کر رہا تھا اور پاول... وہ اپنی زندگی سے عاجز آ گیا تھا!... کیونکہ عمران بار بار اس کا نام بھول جاتا ہے! اور اسے اب تک ہزاروں بار دہرانا پڑا تھا کہ اس کا نام چاول نہیں پاول ہے۔

پاول کا خیال تھا کہ سر ڈیکسن نے خواہ مخواہ ایک بلا اس کے ساتھ لگا دی ہے! کیونکہ پاول دراصل آرام کرسی کا سراغرساں تھا وہ تھیوریاں بناتا متعلق موشگافیاں کرتا... اور اس کے ماتحت ادھر ادھر دوڑتے پھرتے!... اس کا طریقہ استدلال بالکل شرلاک ہومز کا سا تھا... حتیٰ کہ بعض اوقات وہ شرلاک ہی کی ایکٹنگ بھی کرنے لگتا!... گفتگو کرتے کرتے کرسی کی پشت سے ٹک جاتا! آنکھیں بند ہو جاتیں اور انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے جا ملتے!... اور اسی حالت میں وہ اکثر سو بھی جاتا!... لہٰذا عمران اسے زیادہ نہیں پینے دیتا تھا! ایسے موقع پر پاول کو عمران پر بڑا غصہ آتا... وہ سوچتا یہ کیسا کمینہ آدمی ہے کہ اسے مفت کی شراب بھی

گراں گزرتی ہے!

پاول نے عمران پر ایک احسان ضرور کیا تھا!... وہ یہ کہ اس کا حلیہ ہی بدل کر رکھ
تھا!... پاول ذہنی طور پر خواہ کیسا ہی رہا ہو۔ لیکن میک اپ کے معاملے میں اپنا جواب نہیں
تھا! اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سارے آفیسروں کو اس کا اعتراف تھا!... میک اپ کی تجویز پاول
نے پیش کی تھی! اس کا خیال تھا کہ مکلارنس عمران کو پہچان گیا ہے! لہٰذا اس کی زندگی
خطرے میں ہو سکتی ہے! یہ اور بات ہے کہ عمران نے اسے سنگ ہی سے پیچھا چھڑانے کا
بہترین ذریعہ سمجھا ہو!... وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی لازمی طور پر اس کی تلاش میں ہو گا!...
زمانہ تھا کہ عمران میں زیادہ پختگی نہیں آئی تھی۔ بہتیرے معاملات میں وہ کچا تھا! خصوصاً میک
کا سلیقہ تو بالکل ہی نہیں تھا!... لہٰذا اس نے پاول کو بانس پر چڑھا کر اس کے متعلق بھی بہتیری
گر کی باتیں معلوم کر لیں! اور اس کے عوض اس نے پاول سے وعدہ کر لیا کہ فرصت ملتے ہی
اسے مشرقی فنون سپہ گری سکھائے گا!... مشرقی فنون سپہ گری کا نام سنتے ہی پاول کی باچھیں
کھل گئیں! اس نے اس کے متعلق قصے کہانیوں میں بہت کچھ پڑھا تھا!...

بہر حال کچھ چیزیں دونوں میں ایسی تھیں جن کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو پسند بھی کر
تھے! انہوں نے اپنی تفتیش کا آغاز اس مکان سے کیا تھا جہاں عمران کو پہلی بار مکلارنس
درشن ہوئے تھے!... وہاں انہیں صرف ایک ہی بات معلوم ہو سکی! وہ یہ کہ مکان عرصہ
خالی تھا!... اتفاق سے ایک آدمی ایسا بھی نکل آیا جو اسے پہچانتا تھا! اور اس کے نام سے
واقف تھا!... اس نے بتایا کہ اس کا نام بروشو ہے اور عام طور پر بندرگاہ کے علاقے کے ای
ہوٹل ہی سام میں دیکھا جاتا ہے! ہو سکتا ہے وہ وہاں ملازم ہو! لیکن اس کے جسم پر ملازموں
وردی کبھی نہیں دیکھی گئی۔

پاول اور عمران اس آدمی بروشو کا حلیہ ذہن نشین کر کے بندرگاہ کی طرف چل پڑے!
ہی سام ہوٹل اس علاقے میں گمنام نہیں تھا! نفاست پسند جہازی عموماً اسی ہوٹل
دوسروں پر ترجیح دیتے تھے!

وہ دونوں سر شام ہی وہاں پہنچ گئے۔ آج پاول بھی میک اپ میں تھا! عمران تو تیر
ہی آئینہ دیکھ دیکھ کر اپنی صورت پر لعنت بھیجتا رہتا تھا! پاول کا خیال تھا کہ اسے اس وقت

اپنی کچھ شکل و صورت میں نہ نکلنا چاہیے جب تک کہ مکلارنس گرفتار نہ ہو جائے!

وہ ہی سام ہوٹل کی ایک میز پر جم گئے۔ کمرے کی فضا مختلف قسم کی شرابوں کی بو سے
بوجھل ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بھانت بھانت کے تمباکوؤں کا دھواں بھی چکرا
پھر رہا تھا! پاول ہونٹوں پر زبان پھیر کر منہ چلانے لگا!... وہ بے تحاشہ پیتا تھا! اور اتنے جوش و
خروش کے ساتھ پیتا تھا جیسے اپنی محبوبہ کے والدین کے دشمنوں کا خون پی رہا ہو!... عمران
اسے ندیدوں کی طرح منہ چلاتے دیکھ کر مایوسانہ انداز میں سر ہلانے لگا!

پھر پاول نے ویٹر کو بلانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عمران نے کہا "ہم یہاں شراب پینے نہیں
آئے مسٹر پاول... ار... پاول...؟"

"تو پھر کیا یہاں بیٹھ کر ہم بھجن گائیں گے... بھجن یا اور کچھ کہتے ہیں اسے... مقدس
گیت... میں نے امریکن کی ایک نظم میں پڑھا تھا!"

"شش!"... عمران اس کے پیر پر پیر رکھتا ہوا بولا "بروشو شاید وہی ہے!... وہ ادھر
دیکھو... الماری کے قریب!... کاؤنٹر... کے پیچھے!"

عمران نے جس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا شراب کی بوتلیں
تولیوں سے صاف کر رہا تھا! اس کے جبڑے بھاری تھے، اور پیشانی بہت تنگ... اتنی غیر متناسب
کہ وہ آدمی کا چہرہ تو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا!...

"ہاں... آں... ہو سکتا ہے۔" پاول اپنے مخصوص لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا!... اور
اس طرح عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے بروشو کے وجود کی تمام تر ذمہ داری اسی پر ہو!...

"میں اسے دوسرے نام سے جانتا ہوں!" پاول نے آہستہ سے کہا! "یہ اطالوی ہے... اور
اس کا نام شاید انکا تو ہے! میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ نام مجھے صحیح یاد ہے!...
بہر حال یہ ایک خطرناک آدمی ہے۔ کئی بار کا سزا یافتہ!"

"تب تو ہمیں ایک کام کا آدمی مل گیا!" عمران سر ہلا کر بولا!

"او... کیوں نہ فون کر کے کسی کو یہاں بلا لیں، جو اس کی نگرانی کر سکے؟"

"ہم خود ہی کر لیں گے نگرانی!"... عمران نے کہا۔

"تو یہ میرے اصول کے خلاف ہے!" پاول نے ناخوشگوار لہجے میں کہا!

"میں نے اصول کا سبق آج تک نہیں پڑھا!... یہ میری خوش قسمتی ہے!"

"میں بہت تھک گیا ہوں!" پاول بڑبڑایا۔ "دو چار پگ لئے بغیر یہاں سے نہیں اٹھ
ساتھ ہی اس نے ایک ویٹر کو بلا کر وہسکی کا آرڈر دے دیا! عمران کو بڑا مزہ آیا
خاموش ہی رہا!... ادھر پاول نے اصول سراغرسانی پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ جس کا لب
تھا" آرام کرو" وہ بھاگ دوڑ کی بجائے ذہنی جمناسٹک کا قائل تھا اور اس کا خیال تھ
سراغرساں خود ہی بھاگ دوڑ شروع کر دے تو ماتحت کاہل ہو جاتے ہیں!

وہسکی اور سوڈا آ گیا!... پاول نے بڑے پیار سے اپنے پائپ میں تمباکو بھری اور تھو
تک اسے سہلاتا رہا پھر وہسکی کی دو چار چسکیاں لے کر تمباکو کو دیا سلائی دکھائی اور فضا م
نئی قسم کے تمباکو کے دھوئیں کا اضافہ ہو گیا۔

عمران بہت شدت سے بور ہو رہا تھا! اچانک اس نے بروشو کو کاؤنٹر کے پیچھے
دیکھا! وہ چند لمحے کمرے میں نظر دوڑاتا رہا پھر کسی کو کچھ اشارہ کیا.... ایک آدمی ایک گو
اٹھا اور دونوں باہر نکل گئے! پاول نیم باز آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا تھا۔ جیسے ہی عمران ا
نے اس کا بازو پکڑ لیا!

"یہ کیا حماقت ہے بیٹھو! کل اسے ٹھیک کریں گے!" اس نے اسے بٹھانے کی
کرتے ہوئے کہا! لیکن عمران ہاتھ چھڑا کر ایک طرف ہٹ گیا!

"جہنم میں جاؤ!" پاول بڑبڑایا اور پھر شراب پینے لگا!

(۱۳)

عمران پندرہ منٹ تک ان کا تعاقب کرتا رہا! لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دونوں
سیر سپاٹے کے لئے ہوٹل ڈی سام سے نکلے ہوں! وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک پر
کرتے رہے۔

عمران نے بھی تہیہ کر لیا خواہ اسے ساری رات پیدل چلنا پڑے وہ پیچھا نہیں چھو
دونوں چلتے رہے! حتی کہ عمران نے محسوس کیا کہ اب وہ گودی کی طرف جا رہے ہیں
پھر وہ وہاں رک گئے جہاں گودی کی نگران پولیس چوکی تھی.... پھاٹک پر کھڑے ہو
کو انہوں نے شائد اپنے پاس دکھائے اور پھاٹک سے گزر گئے! عمران بھی آگے بڑھا وہ

اس طرح وہ پھاٹک سے نہیں گزر سکے گا لہٰذا اس نے سنتری کو وہ بیج دکھایا جو پاول نے اسے
بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے دیا تھا؟ یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا بیج تھا!... وہ دیکھنے
کے بعد نہایت ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے پھاٹک سے گذرتے وقت محسوس کیا
کہ تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے! کیونکہ بروشو اور اس کا ساتھی نظروں سے غائب ہو چکے
تھے! عمران پھر پلٹ پڑا۔ اس نے سنتری سے پوچھا!

"کیا وہ دونوں روزانہ آتے ہیں!"

"کون دونوں جناب! میں نہیں سمجھا جناب!"

"وہی دونوں جو کچھ دیر قبل یہاں سے گزرے تھے!"

"اسے یاد رکھنا بہت مشکل ہے!" کانسٹیبل نے بڑے ادب سے جواب دیا!

عمران پھر آگے بڑھ گیا! وہ تو دراصل اس چکر میں تھا کہ کسی طرح بروشو سے جا ٹکرائے۔
مگر دشواری یہ تھی کہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا ویسے اگر وہ اسکاٹ لینڈ والوں کا سہارا
لیتا تو بروشو کی گرفتاری تک عمل میں آسکتی تھی، مگر عمران یہ نہیں کرنا چاہتا تھا!... اسے تو یہ
معلوم کر لینے کی دھن تھی کہ آخر یہ مکلارنس ہے کیا بلا!

اس نے جلدی ہی بروشو کو ایک جہاز کے قریب پالیا! لیکن اب اس کا وہ ساتھی نہیں دکھائی
دیا جو ہوٹل ڈی سام سے اس کے ساتھ آیا تھا!

پھر ایک چونکا دینے والی بات بھی سامنے آئی! اس بروشو کی نگرانی ایک آدمی اور بھی کر رہا
تھا!... یہ ایک چینی تھا جسے پہچان لینے میں عمران کو کوئی دشواری نہیں ہوئی! یہ سنگ ہی کے
ساتھیوں میں سے تھا۔ اور پچھلے دنوں عمران پر حملہ کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھا!...

اب عمران کیلئے ایک چھوڑ دو آدمی ہو گئے تھے! اسے بروشو اور چینی دونوں پر نظر رکھنی تھی!

بروشو کچھ دیر وہاں رکا ہوا جہازی قلیوں سے گفتگو کرتا رہا پھر ایک طرف چل پڑا۔

چینی برابر اس کا تعاقب کرتا رہا۔ عمران ان دونوں کے پیچھے تھا! وہ بندر کے اس حصے میں
پہنچ گئے جہاں بڑی بار بردار کشتیاں کھڑی تھیں!... ان میں دخانی اور بادبانی دونوں طرح
کی کشتیاں تھیں... کچھ چھوٹی لانچیں بھی تھیں۔ بروشو ایک بڑی بادبانی کشتی "سی ہاک" کے
سامنے رک گیا! یہاں روشنی زیادہ نہیں تھی!... کچھ عجیب طرح کی ملگجی روشنی جس نے

تاریک پانی پر جابجا سرخ لہریے ڈال کر ماحول کو حد درجہ پر اسرار بنا دیا تھا!

بروشو نے کسی آدمی کو آواز دی! "ہو.... ! آر بنڈا.... "

"ہے ہوا.... " دوسری طرف سے آواز آئی.... "بروشے!"

"چلو جلدی کرو!.... " بروشو نے ہانک لگائی!

سی ہاک کے عرشے پر ایک بڑی ہری کیس روشن تھی!.... عمران اس کے قریب ہی ایک کشتی پر جا چڑھا تھا جو بالکل تاریک پڑی تھی! اور شائد وہ کشتی ماہی گیری کے لئے تھی کیونکہ اس پر پہنچ کر عمران ایک جگہ جال کے ایک ڈھیر سے الجھ کر گرتے گرتے بچا تھا۔ یہاں اسے مچھلی کی بساند بھی محسوس ہوئی تھی!

بہر حال اس کشتی پر اس وقت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! پھر اسے سی ہاک کے عرشے پر ایک مضبوط ہاتھ پیر والا لمبا تڑنگا آدمی دکھائی دیا جس کا چہرہ گل مچھوں کی وجہ سے حد درجہ خوفناک معلوم ہوتا تھا! اس کے جسم پر ایک پتلون اور ایک قمیض تھی اور سر پر جہازرانوں کی سی ٹوپی۔

"کیا ہے.... " اس نے گونجیلی آواز میں پوچھا!

"اسے لے جاؤں گا" بروشو نے کہا۔

"ہاں! لے ہی جاؤ! ورنہ وہ شائد.... " اس نے ایک گندی سی گالی کا اضافہ کر کے کہا "مر ہی جائے! میرا ہاتھ اٹھ جانے کے بعد رکنا نہیں جانتا! اور پھر وہ کتیا کا بچہ پاگلوں کی سی باتیں کرنے لگا ہے!"

"میں اسے لے جاؤں گا.... " بروشو نے کہا! "لانچ کدھر ہے!.... "

"ادھر!" گلمچھے والے نے ایک طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ٹھہرو! میں چلتے چلتے اس کی تھوڑی سی مرمت اور کر دوں۔ ورنہ وہ تمہیں حیران کر ڈالے گا!"

وہ کیبن میں گھس گیا! اور تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کو دھکے دیتا ہوا باہر لایا.... عمران اسے دیکھتے ہی بیساختہ چونک پڑا.... اس کے جسم کا اوپری حصہ ننگا تھا اور اس نے صرف ایک پتلون پہن رکھی تھی!.... وہ کیبن سے نکل کر عرشے پر آ گرا!.... اور ساتھ ہی گلمچھے والے خوفناک آدمی نے اس پر ہنٹر چلایا!

"مجھے مت مارو.... مجھے مت مارو!.... " پٹنے والا آہستہ آہستہ بڑبڑایا! ہنٹروں کی اس

اور اس کی آواز میں بڑا غیر فطری سا تعلق تھا!.... اسے عرشے سے اٹھانے کے لئے اس پر ہنٹروں کی بارش ہوتی رہی! لیکن اس کی آواز ہلکی سی بڑبڑاہٹ سے آگے نہیں بڑھی!

عمران نے اس سے اندازہ کر لیا کہ وہ ہوش میں نہیں ہے ورنہ چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتا!

آخر گلمچھے والے نے ہنٹر ایک طرف ڈال دیا اور بروشو سے غصیلی آواز میں بولا! "ابے کھڑا دیکھ کیا رہا ہے۔ اسے اٹھاتا کیوں نہیں!"

"ہے آر بنڈا.... تو ہوش میں ہے یا نہیں!.... " بروشو کو بھی شائد غصہ آ گیا تھا!

اس کے جواب میں آر بنڈا نے اسے ایک گندی سی گالی دی اور عرشے سے چابک اٹھا کر کھڑا ہو گیا!.... دوسرے ہی لمحے میں بروشو عرشے پر پہنچ چکا تھا!

"آر بنڈا تو شائد نشے میں ہے!" بروشو نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا!.... "میں اس وقت تجھ سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اسے اٹھانے میں میری مدد کرو!"

"کیا میں تیرے باپ کا نوکر ہوں.... ؟" آر بنڈا نے چابک کو گردش دے کر کہا! اتفاقاً چابک کے چمڑے کی نوک بروشو کے گال سے ٹکرا گئی۔ بس پھر کیا تھا! بروشو آر بنڈا پر ٹوٹ پڑا!.... دونوں جنگلی بھینسوں کی طرح ایک دوسرے کے ٹکریں مار رہے تھے!.... کبھی وہ گتھے ہوئے نیچے گر جاتے اور کبھی اٹھ کر ایک دوسرے کو ریلنے لگتے! اسی طرح وہ کیبن کی دوسری طرف پہنچ گئے!.... غالباً وہ اس کوشش میں تھے کہ ان میں سے ایک پانی میں جا گرے!....

عرشے کا وہ حصہ جہاں بیہوش آدمی پڑا تھا! ویران ہو گیا!.... دفعتاً عمران کو عرشے پر چوتھی شکل دکھائی دی! یہ وہی چینی تھا جو بروشو کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا۔ وہ چوہے کی طرح رینگتا ہوا بیہوش آدمی تک پہنچ گیا۔

پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے اسے اپنی پشت پر لاد کر واپسی کے لئے پلٹا! عمران نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیں! پھر وہ بھی چپ چاپ کشتی سے اتر گیا!

چینی اسے پیٹھ پر لادے کشتیوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا!

عمران سوچنے لگا کہ وہ اسے کس طرح اور کہاں لے جائے گا کیونکہ آگے ہی بحری پولیس کی چوکی تھی۔

چینی چلتے چلتے رک گیا!.... یہاں اس جگہ بالکل سناٹا تھا! اور پانی میں متعدد لانچیں پڑی ہوئی تھیں! چینی نے بیہوش آدمی کو زمین پر ڈال دیا! اور پانی میں گھس کر لانچوں کو ٹٹولنے لگا! شائد اسے کسی ایسی لانچ کی ضرورت تھی جس کا انجن مقفل نہ ہو! دوسرے ہی لمحے میں عمران نے کسی لانچ کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی.... ایک لانچ دوسری لانچوں کی قطار سے آگے نکل کر بڑھ رہی تھی!.... سی ہاک سے اب بھی ڈھول ڈھمکے اور گالی گلوچ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شائد ان کی لڑائی ابھی فیصلہ کن اسٹیج پر نہیں پہنچی تھی! لانچ کچھ دور جا کر بالکل کنارے سے لگ گئی۔ اس کا انجن بند کر دیا گیا! اور چینی کود کر بیہوش آدمی کی طرف آنے لگا!.... لیکن عمران زمین پر گر کر پیٹ کے بل رینگتا ہوا پہلے ہی سے اس کے قریب پہنچ چکا تھا! وہ چند لمحے تاریکی میں پڑا چینی کی آمد کا انتظار کرتا رہا!

پھر جیسے ہی چینی بیہوش آدمی کو اٹھانے کے لئے جھکا!.... عمران نے اس کی گردن پکڑ لی اور کچھ اس انداز میں اپنی گرفت مضبوط کرتا گیا کہ چینی کے حلق سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی.... ذرا ہی سی دیر میں وہ کسی شہتیر کی طرح عمران پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا! عمران نے اسے پرے دھکیل کر بیہوش آدمی کو اپنی پشت پر لادا اور لانچ کی طرف چلنے لگا!.... وہ جلد سے جلد لانچ پر بیٹھ کر بحری پولیس کی چوکی تک پہنچ جانا چاہتا تھا! کیونکہ اس کی پشت پر جو کوئی بھی تھا اس کے لئے بہت اہم تھا! وہ اسے پہچانتا تھا اس سے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا— یہ ڈیوک آف ونڈلیر کا پرائیویٹ سیکرٹری گوہن تھا اس نے اسے اس رات بھی ڈیوک آف ونڈلیر کے ساتھ دیکھا تھا۔ جب وہ سر ڈیکن کے یہاں کی تقریب میں شرکت کی غرض سے لندن آئی تھی!

(۱۴)

دوسرے دن شام کو عمران پاول سے ملا اور پاول اسے دیکھتے ہی اچھل پڑا۔ وہ شائد ابھی ابھی کہیں سے تھکا ہارا واپس آیا تھا!.... اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے!

"میں نے تمہیں منع کیا تھا!" اس نے چیخ کر کہا۔

"یہ پچھلے سال کی بات ہے مسٹر چاول!"

"پاول!".... پاول میز پر گھونسہ مار کر غرایا "اپنا سر کھوپڑی میں رکھا کرو۔ سمجھے!.... تم نے پچھلی رات بروشو کا تعاقب کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا!"

"کیا قصہ ہے!" عمران نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا!

"قصہ! اگر سر ڈیکن نے تمہیں میرے ساتھ نہ لگایا ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا!"

"میں گولی کا جواب گولی سے دیتا ہوں پروا نہ کرو.... یہ بتاؤ کہ مجھ سے غلطی کیا ہوئی ہے!"

"تمہاری وجہ سے بروشو قتل کر دیا گیا!...."

"ہائیں.... کب کہاں؟...."

"اس کی لاش ٹیمز کے کنارے ملی ہے!...."

"کس جگہ؟"

"جہاں ماہی گیروں کی کشتیاں رہتی ہیں!...."

"کیا وہاں کوئی بڑی کشتی "سی ہاک" بھی موجود تھی!"

"کیا تم مجھے بالکل الو سمجھتے ہو!" پاول دہاڑا!.... وہ اس وقت بھی نشے میں تھا!

"میں نے "سی آول" نہیں "سی ہاک" کہا تھا!" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا!

"میں کشتیاں نہیں دیکھ رہا تھا! تم آخر مجھے سمجھتے کیا ہو!"

"تم اپنے وقت کے شرلاک ہومز ہو!" عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا "اس لئے متوقع رہتا ہوں کہ تم معمولی سے معمولی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کرو گے!"

پاول خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا! پھر میز کی دراز سے رائی کی وہسکی نکالی اور بوتل سے ڈاٹ نکال کر دو تین گھونٹ لئے.... پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھتا ہوا بولا "تم میں سراغرسانی کی صلاحیت ضرور ہے۔ لیکن ذہنی تربیت کی کمی کی وجہ سے جلد باز ہو! تمہیں پچھلی رات اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہئے تھا! ہو سکتا ہے کہ سکلارنس کے کسی دوسرے آدمی نے تمہیں تعاقب کرتے دیکھ لیا ہو!"

"میں بہت بیوقوف آدمی ہوں، مسٹر.... چچ.... پاول۔" عمران نے رو دینے والی آواز میں کہا!.... وہ جانتا تھا کہ پاول کتنا خوشامد پسند ہے!.... وہ دراصل بروشو کی لاش کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا!....

پاول اس وقت نشے میں بھی تھا اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسے عرش سے فرش پر لانے کے لئے عمران تھوڑی سی چاپلوسی بھی کرے! ویسے پاول کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ

عمران نے پچھلی رات کون سا کارنامہ انجام دیا ہے!.... پاول تو الگ رہا عمران نے سر ڈیکن کو بھی
اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا!.... وہ بیہوش گوہن کو لانچ میں ڈالے ہوئے سیدھا
پولیس کی چوکی میں پہنچا.... وہاں اسکاٹ لینڈ یارڈ کا بیج دکھا کر دو کانسٹیبلوں کو حاصل کیا اور ان کی
مدد سے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرا دیا.... یہاں بھی اسکاٹ لینڈ کے بیج کے
نشان ہی نے مدد کی ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے اسے داخل بھی نہ کرا سکتا!.... یہ شناختی بیج
اسے سر ڈیکن کی سفارش ہی پر ملا تھا! عمران نے شرط ہی یہ رکھی تھی.... ظاہر ہے کہ لندن جیسے
شہر میں قانونی مضبوطی کے بغیر کام کر گزرنا آسان کام نہیں تھا!.... اس لئے عمران نے سر
ڈیکن سے وہی آسانیاں طلب کی تھیں جو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرسانوں کو حاصل تھیں!

پچھلی رات سے اب تک وہ متعدد بار اس پرائیویٹ ہسپتال کے چکر لگا چکا تھا! گوہن کے
متعلق تسلی بخش رپورٹ نہیں ملی تھی.... ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک
نہیں ہے۔ حد سے بڑھے ہوئے تشدد نے اس کا دماغ الٹ دیا ہے! مگر وہ اس کے مستقبل سے
مایوس نہیں تھے! ان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ اس کے حواس واپس آ جائیں گے!

عمران اس وقت پاول سے گفتگو کے دوران میں بھی اس کے متعلق سوچتا رہا تھا!.... پھر اس
نے اس کی رو دینے والی آواز سنی، اور اٹھ کر اس کا شانہ تھپکنے لگا پھر ہمدردانہ انداز میں بولا "فکر
نہ کرو! میں تمہیں دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنادوں گا.... مگر پہلے تم تمباکو اور شراب کی
عادت ڈالو!.... بیئر سے شروعات کرو! پھر میری ہی طرح رانی کی خالص وہسکی پینے لگو گے!"

"اچھا میں اگلے اتوار سے شروع کردوں گا!" عمران نے سعادتمندانہ انداز میں کہا۔
وہاں کشتیوں کے قریب کسی نے بروشو کی لاش کی شناخت کی تھی؟"

"کسی نے بھی نہیں!.... وہاں شاید اسے کوئی نہیں جانتا تھا!.... میں صبح ہی سے
پریشان ہوں اس کی لاش اٹھوا کر آیا ہی تھا کہ پھر فون ملا کہ ایک لاش اور....!"

"اوہ.... ایک اور!...." عمران نے احمقانہ انداز میں منہ کھول دیا!

"ایک چینی سور کی لاش! مجھے چینیوں سے بڑی نفرت ہے؟"

"وہ کہاں ملی تھی؟" عمران نے مضطربانہ انداز میں پوچھا!

"وہیں قریب ہی! کسی نے اسے ریت میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی!"

"وہ! نہیں اٹھایا! ابھی مردہ خانہ ہی میں ہوں گی!"

"یہی دونوں ہیں!.... لیکن مجھے اس کی ذرہ برابر بھی پروا نہیں ہے کہ وہ چینی کون تھا! میرا
بس چلے تو لندن میں ایک بھی چینی نہ دکھائی دے!"

"اچھا تو اٹھو!" عمران نے اسے اٹھنے کا اشارہ کر کے کہا۔

"کہاں چلوں! نہیں اب میں کہیں نہ جاؤں گا!"

"اگر تم نہیں جانا چاہتے تو یارڈ کے تین فوٹوگرافر میرے ساتھ کر دو!"

"کیا کرو گے!...."

"اور تمہارا پیٹ پھاڑ کر آنتیں باہر کھینچ لوں گا پھر فوٹوگرافروں سے کہوں گا کہ اب لو تصویر!"

"میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا!.... احمق آدمی!.... تم پاول سے گفتگو کر رہے ہو!"

"مجھے تین فوٹوگرافر چاہئیں! اگر تم انتظام نہ کر سکو تو میں سر ڈیکن کو فون کروں گا!"

پاول نے فون کا ریسیور اٹھا کر فنگر پرنٹ سیکشن کے تین فوٹوگرافروں کو طلب کیا! جو دس
منٹ کے اندر ہی اندر پاول کے کمرے میں پہنچ گئے! اس دوران میں وہ عمران کو جرمن زبان میں
گالیاں دیتا رہا تھا یہ سمجھ کر کہ عمران جرمن سے نابلد ہے!

عمران نے وہاں سے چلتے وقت جرمن ہی میں کہا "جب تم مجھے دنیا کا سب سے بڑا
سراغرساں بنادو گے اس وقت میں تمہیں لاطینی میں گالیاں دوں گا.... ٹاٹا....!"

پاول حیرت سے منہ پھاڑے اسے جاتے دیکھتا رہا!

عمران سب سے پہلے مردہ خانے پہنچا!.... چینی کی لاش پر نظر پڑتے ہی اس نے اسے
پہچان لیا، وہی تھا جو پچھلی رات بروشو کا تعاقب کرتا رہا تھا اور جسے عمران بیہوش کر کے وہیں
ڈال آیا تھا.... اس کے سینے میں عمران کو زخم نظر آیا! غالباً خنجر یا کسی دوسری دھار دار چیز سے
دل کے مقام پر وار کیا گیا تھا!.... ایسا ہی زخم اسے بروشو کے سینے پر بھی دکھائی دیا۔

مردہ خانے سے نکل کر فوٹوگرافروں سمیت وہ بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گیا!.... اسے
یقین تھا کہ وہ "سی ہاک" پر آرینڈا کو نہیں پا سکے گا! چینی کے قتل سے ظاہر ہو رہا تھا "سی ہاک"
کی موجودگی ان حالات میں یقینی تھی! آرینڈا اسے کہیں اور لے جا کر اپنے لئے خود ہی کنواں
کھودنے کی حماقت نہ کرتا!.... چینی کا قتل اسی پر دلالت تھا کہ آرینڈا بروقت ہوشیار ہو گیا

تھا!... بروشو کو ختم کر کے وہ قدرتی طور پر عرشے کے اس حصے میں آیا ہو گا۔ یہاں بے
گو بن کو چھوڑا تھا اور پھر وہاں اسے نہ پا کر نیچے اترا ہو گا... اور پھر ظاہر ہے کہ بیہوش پڑی
اس کی نظر ضرور پڑی ہو گی!... گو بن غائب... ایک بیہوش چینی کی موجودگی...
صورت میں... آربنڈا کا ہوشیار ہو جانا لازمی تھا!

عمران کا خیال درست نکلا!" سی ہاک" موجود تھی! لیکن آربنڈا غائب! اسے صبح ہی سے
نے نہیں دیکھا تھا... کشتی کا کیبن خالی پڑا تھا! اس میں کسی قسم کا سامان بھی نہیں ملا... کشتی
بڑی تھی! اور شائد اسے بھی ماہی گیری کے لئے استعمال کیا جاتا رہا تھا! کیونکہ عرشے کے
گوشے میں کئی بڑے بڑے جال دکھائی دے رہے تھے!... عمران نے فوٹو گرافروں کو کچھ جگہ
دکھائیں۔ جہاں انہیں انگلیوں کے نشانات تلاش کرنے تھے! فوٹو گرافر بھورے رنگ کا پاؤ
چھڑک چھڑک کر تصویریں لیتے رہے اور عمران دوسرے ماہی گیروں سے پوچھ گچھ کرنے لگا!

اس تحقیق کا ماحصل یہ تھا کہ آربنڈا ہی اس کشتی کا مالک تھا پانچ آدمی ان کا ہاتھ بٹاتے
مگر جب سے اس کا پاگل چھوٹا بھائی کشتی پر آیا تھا آربنڈا نے ماہی گیری قریب قریب ترک کر
تھی! بھائی کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا اور اسے دن رات کیبن میں بند رکھتا تھا۔ اکثر رات
کیبن سے چیخیں بلند ہوتیں اور دوسرے ماہی گیر سمجھ جاتے کہ آربنڈا کے بھائی پر پاگل پن
دورہ پڑا ہے!

" آربنڈا کو کب سے جانتے ہو!" عمران نے ایک بوڑھے ماہی گیر سے پوچھا!

"پچھلے دس سال سے جناب!..." ماہی گیر نے جواب دیا!

"تم یہاں کب سے ہو! میرا مطلب اس گھاٹ سے ہے!"

"چودہ سال کی عمر سے جناب!... اور اب میرا اٹھتروں سال شروع ہوا ہے!"

"کیا آربنڈا... ہمیشہ کشتی پر رہتا تھا!"

"نہیں جناب! وہ کبھی کبھی... یہاں آتا تھا!... لیکن جب سے اس کا بھائی آیا ہے! دن
رات یہیں رہتا تھا!..."

"لیکن آربنڈا کی مستقل قیام گاہ کہاں ہے!"

"یہ شائد کسی کو بھی نہ معلوم ہو!— اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا!... ویسے شائد آج

بحری پولیس کی چوکی سے معلوم ہو جائے کیونکہ وہاں ہمارے نام اور پتے نوٹ کئے جاتے ہیں! ہم
ماہی گیروں کی طرف سے اسمگلنگ کا خدشہ بھی رہتا ہے نا!"

فوٹو گرافر اپنا کام ختم کر چکے تھے عمران انہیں رخصت کر کے تنہا پولیس چوکی پہنچا!...
وہاں سے آربنڈا کا سکونتی پتہ حاصل کر کے اس مقام کے لئے روانہ ہو گیا!... مگر مایوسی...!
وہاں اس نام اور حلیے کے آدمی کو کوئی نہیں جانتا تھا... اس عمارت میں آربنڈا نام کا کوئی آدمی
کبھی نہیں رہا تھا! عمران نے مکان کی مالک کو آربنڈا کا حلیہ سمجھانے کی کوشش کی... لیکن مالک
نے خوفزدہ سی آواز میں کہا" لمبے!" خدا کی پناہ! لمبے لمبے والے آدمیوں سے دن میں بھی
خوف معلوم ہوتا ہے... میں ایسے کسی آدمی کو اپنا کرایہ دار نہیں بنا سکتی!"

عمران کسی اداس بھیڑ کی طرح تھکا تھکا لٹکائے واپس ہوا!...

(۱۵)

دوسرے دن ایک حیرت انگیز رپورٹ عمران کے سامنے آئی! یہ رپورٹ اسکاٹ لینڈ یارڈ
کے ماہرین نشان انگشت نے ترتیب دی تھی!— رپورٹ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز حصہ وہ تھا
جس میں ایک مخصوص نشان کے متعلق بحث کی گئی ہے! یہ نشان تین مختلف مقامات پر ملا تھا!
"سی ہاک" نامی کشتی پر کئی جگہ!... اس عمارت میں جہاں ڈچز آف وڈلچر اور عمران کو پکڑ کر
لے جایا گیا تھا!... اور بروشو کی لاش پر... اس کے گلے میں چاندی کا ایک مسطح تعویذ تھا...
اسی پر یہ نشان ملا تھا!...

جب عمران یہ رپورٹ پڑھ چکا تو اس کے ذہن میں کیلی پیٹرسن کے الفاظ گونج اٹھے!
"مکلارنس یہ ہے... لمبا آدمی... یہ نکل کر جانے نہ پائے!"
لمبا... آدمی!... اس عمارت میں اتنا لمبا آدمی کوئی اور نہیں تھا!... اور یہ آربنڈا...
عمران سوچنے لگا آربنڈا بھی کم و بیش اتنا لمبا رہا ہو گا... تو کیا... مکلارنس وہی ہے!...
عمارت میں صرف وہی ایک لمبا آدمی تھا... اور وہ نشان اسی کرسی کے ہتھے پر ملا تھا جس پر عمران
نے اسے بیٹھے دیکھا تھا!... وہی نشان کشتی میں بھی موجود تھے!... متعدد جگہوں پر... پھر
... وہی نشان بروشو کے تعویذ پر بھی تھا!... ہو سکتا ہے کہ آربنڈا نے لڑائی کے دوران بھی اس
کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہو اور نتیجے کے طور پر بے خیالی میں اپنی انگلی کا نشان تعویذ پر چھوڑ گیا

ہو۔۔۔وہ سوچتا رہا۔۔۔۔ اور پھر اسے یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ ڈچز آف وڈلمیر کیلی پیٹرسن کے معاملے میں فراڈ کر رہی ہے!۔۔۔۔ لیکن پھر یک بیک ایک دوسرا سوال اس کے ذہن میں ابھرا۔۔۔ اگر آرینڈا ہی مکلارنس ہوتا تو پیروشو اس سے تیغ کلامی کی جرأت نہ کر سکتا!۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ پیروشو اس کے گروہ کا ایک ادنیٰ فرد رہا ہو گا۔۔۔۔ عمران سوچتا رہا۔۔۔۔ کچھ دیر بعد اس نکتے میں جان نہیں رہ گئی! کیونکہ مکلارنس جیسے مجرموں کے ہزاروں روپ ہوتے ہیں! ایک ہی آدمی کے سامنے وہ مختلف شکلوں میں آتے ہیں۔ ورنہ ان کا بھانڈا ہی نہ پھوٹ جائے!۔۔۔۔ ہو سکتا ہے آرینڈا بھی مکلارنس ہی کا ایک الگ روپ ہو!۔۔۔۔ کچھ لوگوں سے وہ اس شکل میں رابطہ رکھتا ہو!۔۔۔۔ یہی ہو سکتا ہے ورنہ وہ لوگ انتہائی تشدد سہنے کے بعد بھی مکلارنس کی حقیقت سے لاعلمی ظاہر نہ کرتے جو اکثر اس کا کام کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تھے!

اس پر تو عمران کو سو فیصدی یقین ہو گیا تھا کہ آرینڈا اور وہ لمبا نقاب پوش ایک ہی آدمی تھا پھر اسے یہ بھی یاد آیا کہ لمبے نقاب پوش کے لہجے میں شائستگی تھی۔۔۔۔ اس کے برخلاف آرینڈا کا لہجہ جاہلوں اور نچلے طبقے کے لوگوں کا سا تھا!۔۔۔ گو کہ آوازوں میں مماثلت تھی لہٰذا اب یہ خیال اس کے ذہن میں جڑ پکڑنے لگا تھا کہ مکلارنس بیک وقت مختلف شکلوں میں اپنے گروہ کے آدمیوں کے سامنے آتا تھا اور اسی لئے اب تک اس کی صحیح شخصیت پر روشنی نہیں پڑ سکی! کہیں وہ مکلارنس بن جاتا ہے اور کہیں خود ہی اس کا ایک ادنیٰ ملازم!

پھر ڈچز کے پرائیویٹ سیکرٹری گوہن کا معاملہ تھا! ہو سکتا ہے کہ ڈچز کی طرف سے مایوس ہو جانے کے بعد اس نے اس کے پرائیویٹ سیکرٹری کو کیلی کے متعلق علم ہو اور اسے پہچانتا بھی ہو!

ویسے اس بیچارے کا پورا جسم مختلف قسم کے زخموں سے چھلنی ہو رہا تھا کئی جگہ آگ سے داغے کے نشانات بھی تھے!۔۔۔۔ بس یہ معلوم ہوتا تھا جیسے اذیت رسانی کی آخری حدیں اس کے جسم پر آکر ختم ہو گئی ہوں!۔۔۔۔ یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت تھا کہ گوہن کیلی کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے ورنہ اسے بھی معمولی زدوکوب کے بعد چھوڑ دیا جاتا جیسے پیٹرسن پبلشنگ کارپوریشن کے منیجر کو چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح آج ہی پیٹرسن کے وکیل کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا!۔۔۔۔ اس کا بیان تھا کہ اسے زیادہ تر ڈرایا اور دھمکایا گیا تھا! مارپیٹ بھی ہوئی تھی مگر زیادہ نہیں۔

مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی سے اطلاع ملتے ہی خود سر ڈیکن وکیل سے ملنے کے لئے

گئے تھے!۔۔۔۔ انہوں نے اس سے سوالات کر کے جو خاص بات معلوم کی تھی وہ کم از کم عمران کی نظروں میں قطعی خاص بات نہیں تھی!۔۔۔۔ وکیل کا بیان تھا کہ مکلارنس ایک پست قد آدمی ہے۔۔۔ ویسے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا کیونکہ چہرے پر سیاہ نقاب تھی! وکیل یہ بھی نہ بتا سکا کہ وہ لوگ اسے کہاں لے گئے تھے! کیونکہ کچھ دور چلنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی!۔۔۔ اور جب اس نے کھلا ہوا آسمان دیکھا تو وہ بیہوشی کی بعد کی حالت تھی! یعنی وہ لوگ اسے بیہوش کر کے شاہراہ پر ڈال گئے تھے!

بہرحال عمران اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ گوہن پر اتنا زیادہ تشدد اسی لئے کیا ہو گا کہ وہ حقیقت کا انکشاف کر دے۔۔۔ لیکن جب تک وہ ہاتھ ڈالتے رہے کیونکہ پچھلے دنوں کی خبر کے مطابق ڈچز آف وڈلمیر نے مسلح فوج کا ایک دستہ طلب کر لیا تھا جو وڈلمیر کیسل کے گرد پھیلا دیا گیا تھا ایسے حالات میں وہاں مکلارنس یا اس کے آدمیوں کا گزرنا ممکن نہیں تھا!

عمران دن بھر واقعات کی چولیں ملاتا رہا!۔۔۔۔ ابھی تک گوہن کی ذہنی حالت اتنی درست نہیں ہوئی تھی کہ اس کے کسی بیان پر یقین کر لیا جاتا! ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق وہ خطرے سے باہر ہو گیا تھا لیکن ذہنی حالت قابل اعتماد نہیں تھی! ابھی وہ ہوشمندی کی باتیں کرتا اور کبھی بالکل ہی بہک جاتا!

اسی دن سہ پہر کو لندن میں گویا زلزلہ آ گیا!۔۔۔۔ کئی جگہ مکلارنس کے ناکام حملے ہوئے کافی کشت و خون ہوا لیکن وجہ کسی کی بھی سمجھ میں نہ آ سکی!۔۔۔۔ یہ حقیقت تھی کہ مکلارنس کے آدمی اس کے نام سے فائدہ اٹھاتے تھے!۔۔۔۔ وہ جہاں بھی حملہ آور ہوتے اس کے نام کا نعرہ ضرور بلند کرتے! مکلارنس کا نام سنتے ہی سراسیمگی پھیل جاتی اور وہ اپنا مقصد حاصل کر کے تو دو گیارہ ہو جاتے۔

مگر آج کے حملے حیرت انگیز تھے۔۔۔۔ کیونکہ وہ زیادہ تر سرکاری ہسپتالوں پر ہوئے تھے!۔۔۔۔ ان حادثات کی بنا پر سارے لندن میں بے چینی پھیل گئی!۔۔۔۔ جنگ کے زمانے میں دشمن بھی ہسپتالوں پر دیدہ و دانستہ بمباری نہیں کرتے اور یہ مکلارنس۔ قانون کا مجرم ہسپتالوں پر حملے کر رہا تھا!۔۔۔۔ متعدد ہسپتالوں سے پیچیدہ دل کے مریضوں کی اموات کی اطلاعات ملیں! اور یہ اموات انہیں حملوں کا نتیجہ تھیں!۔۔۔۔ لندن کی پولیس حیران تھی کہ آخر ہسپتالوں پر حملے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے!۔۔۔۔ سارے حملے قریب قریب سرکاری ہسپتالوں پر ہوئے تھے! صرف

عمران ان حملوں کا مقصد سمجھتا تھا!...... اس نے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل
تھا! مگر اس خیال سے نہیں کہ وہ وہاں مکلارنس کی دستبرد سے محفوظ ہو سکے گا بلکہ وہ چھوٹا
ہسپتال تھا۔ جہاں عمران جلد سے جلد پہنچ سکتا تھا! یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں
کہ مکلارنس گوہن کی تلاش کے سلسلے میں ہسپتالوں پر حملے شروع کر دے گا......

بہر حال اس واقعے سے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ گوہن مکلارنس کے لئے بڑی اہمیت
ہے!.... ڈچز آف ونڈلمیر اور کیلی کے وکیل سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے!...... ورنہ وہ اس
لئے اتنی دردِ سری کیوں مول لیتا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن دہاڑے کھلے عام شہر کے مختلف
پرے حصوں میں حملہ آور ہونا آسان کام نہیں تھا۔

چار بجے شام کو اطلاع ملی کہ سوہو کے علاقے میں دو مختلف پارٹیوں کے مابین خوب گولی
چلیں! ان میں سے ایک پارٹی مکلارنس کے نام کے نعرے بھی لگا رہی تھی!...... لیکن دوسری
پارٹی کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا! عمران سمجھ گیا کہ وہ سنگ کے آدمیوں کے علاوہ اور
نہیں ہو سکتے! کیونکہ سوہو میں سنگ کی ذریات کی آبادی بکثرت تھی!

بعد کی اطلاع تھی کہ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی!

عمران کے سامنے ایک پروگرام تھا اور اس نے پاول کو بھی اس سے مطلع کر دیا تھا!

پاول بڑی حد تک رام ہو چکا تھا اب وہ عمران سے بہت کم اختلاف کرتا! "سی ہاک" والے
معاملے نے اس کی عقل درست کر دی تھی اور اس نے عمران سے خوشامدانہ لہجے میں کہا تھا
وہ اس کی اس کوتاہی کا تذکرہ سر ڈکسن سے نہ کرے۔ عمران نے اس شرط پر وعدہ کر لیا تھا کہ
پاول اس کی تجاویز کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا!

پروگرام یہ تھا کہ آج رات وہ دونوں ونڈلمیر جائیں! ظاہر ہے کہ وہ کیسل کی حدود میں
روک ٹوک داخل ہو جائیں گے! کیونکہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا شناختی نشان فوجیوں کے لئے بھی
ہی اہم ہوتا ہے جتنا کہ پولیس والوں کے لئے!

چھ بجے وہ دونوں کار میں بیٹھ کر قصبہ ونڈلمیر کی طرف روانہ ہو گئے! آج موسم خوشگوار
اس لئے عمران کو توقع تھی کہ پاول کی کار میں کہیں نہ کہیں وہسکی کی بوتل ضرور موجود ہوگی
"مگر اس بھاگ دوڑ کا مقصد تو تم نے بتایا ہی نہیں!" پاول نے جماہی لیتے ہوئے کہا!

"میں نے ڈچز کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر دردناک
آواز میں کہا۔ "اس کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے!...... آہ بھرنے کی کوشش کرتا ہوں تو
دل میں اس طرح کھجلی ہونے لگتی ہے۔ جیسے مچھر کاٹ رہے ہوں!"

"ہاہا...... !" پاول نے قہقہہ لگایا "آج تم نے ضرور پی رکھی ہے! تو پھر میرے ساتھ
بھی پیو نا...... تمہیں خالص نہیں پلاؤں گا! میرے پاس لائم جوس کی بوتلیں بھی ہیں!......"

"میں ایک مکھی چوس باپ کا بیٹا ہوں!"

"مکھی چوس کیا ہوتا ہے!" پاول نے حیرت سے کہا!

"لائم جوس کا الٹا ہوتا ہے!...... مگر چچا پاول تم اس مہم میں شراب نہیں پیو گے!"

لیکن پاول تو پہلے ہی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر بوتل نکال چکا تھا!

"کیوں نہ پیوں! کیا مصیبت ہے!......"

"اگر تم نشے میں ڈچز پر عاشق ہو گئے تو میں کیا کروں گا!"

"تم اس کے کتوں سے کھیلنا! ملکہ معظم بھی مجھے شراب پینے سے نہیں روک سکتے!"

عمران خاموش ہو گیا! کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا!...... پاول نے کارک نکال کر دو تین گھونٹ
لئے اور پھر کاک بند کر کے بوتل کو گود میں ڈال لیا...... وہ اسے اس طرح سہلا رہا تھا جیسے کوئی
ماں اپنے بچے کو تھپک تھپک کر سلا رہی ہو!

"کیا تم اپنی ساری تنخواہ کی شراب ہی پی جاتے ہو!" عمران نے پوچھا!

"پھر کیا کروں!"

"بیوی بچے نہیں ہیں!"

"اس خطرناک تذکرے کو نہ چھیڑو!"

"کیوں!...... کیا اس سے کوئی درد بھری کہانی وابستہ ہے!"

"ہاں آں...... " پاول نے ٹھنڈی سانس لی "اسے جانے ہی دو!"

"چلو بھائی" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے پاول نے کسی آدمی کو چلے جانے کا مشورہ دیا ہو!
پاول اپنا دماغ گرمانے کے چکر میں تھا اس لئے اس نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ ورنہ بھلا
یہ!! اسے بڑی مشکل سے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اس کا مضحکہ اڑائے!...... اپنے ساتھیوں

میں وہ کلکھنے کتے کے نام سے مشہور تھا!...

تقریباً آٹھ بجے وہ قصبہ ونڈلیر میں داخل ہوئے!... پھر کیسل تک پہنچنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ پاول یہاں پہلے بھی کئی بار آچکا تھا!... کیسل کے باہر پڑی ہوئی فوج نے انہیں ٹوکا!... لیکن ارکاٹ لینڈیارڈ والوں کو کون روک سکتا تھا جیسے ہی انہوں نے اپنے بیج لیفٹیننٹ کو دکھائے اس نے انہیں پھاٹک سے گذرنے کا راستہ دے دیا۔

ڈچز بڑی جوڑ توڑ والی عورت تھی اس کے ایک ہی اشارے پر اس کی حفاظت کے لئے ایک فوجی دستہ بھجوا دیا گیا تھا!...

وہ پھاٹک سے گذر کر ایک لمبی روش طے کرنے لگے جس کے دونوں طرف سدا بہار جھاڑیوں کی باڑھیں تھیں! سامنے ایک قدیم وضع کی بڑی عمارت نیم تاریکی میں کھڑی تھی۔

"کون آتا ہے!" کسی نے انہیں للکارا!... غالباً یہ ڈچز کے پہرہ دار کی آواز تھی!

"دوست!..." عمران نے جواب دیا اور وہ دونوں آگے بڑھتے رہے!

اب وہ کئی بھاری قدموں کی آوازیں بھی سن رہے تھے!... دفعتاً چھ مسلح پہرہ دار ان کے قریب آکر رک گئے!

اگلے پہرہ دار نے پوچھا "آپ کون ہیں!"

"ہم ارکاٹ لینڈیارڈ سے آئے ہیں! ڈچز سے ملنا ہے!" عمران نے کہا!

پاول قطعی خاموش رہا کیونکہ اسے یہاں آنے کا مقصد ہی نہیں معلوم تھا!

"ہز ہائی نس... شاید اس وقت نہ مل سکیں!... کیونکہ یہ آرام کا وقت ہے!"

"اوہ... تم اطلاع تو کرا دو ہماری!... یہ بہت ضروری ہے!"

"ان کا حکم ہے کہ اطلاع نہ دی جائے!"

"تو پھر ہم رات بھر یہیں کھڑے رہیں گے!" عمران نے سنجیدگی سے کہا "اگر ہمارا ڈچز سے ملنا ضروری نہ ہوتا تو کمانڈر ہمیں پھاٹک سے گذرنے ہی نہ دیتا...!"

پہرہ دار کوئی جواب دینے کے بجائے ایڑیوں پر گھوم گیا!... اب وہ سب کے سب عمارت کی طرف چلے جارہے تھے!... پاول اور عمران وہیں کھڑے رہے! پاول نے بڑا سا منہ بنا کر کہا "تم کھڑے رہنا رات بھر... میں کار میں لیٹ کر سو جاؤں گا! صبح ڈچز

ضروری باتیں کرنے کے بعد مجھے جگا دینا میں قطعی برا نہ مانوں گا...!"

"اگر تم کار میں سوئے تو میں پٹرول پی کر سو رہوں گا! سمجھے!"

"اور یہی ہماری مصیبتوں کا واحد حل ہے!" پاول نے بڑے خلوص سے کہا... پھر یک بیک جھینپے لہجے میں بولا "یہ کتیا کی بچی کیلی پیٹرسن ہی اس مصیبت کی جڑ ہے! نہ یہ ہوتی اور نہ مکلارنس کا قصہ... پھر الفتانہ جانے وہ اس سے کیا چاہتا ہے!... ویسے وہ پچھلے ایک سال سے بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا!... ہم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ مکلارنس اپنی کسی مہم میں کام آگیا ہو گا... مگر یہ کیلی پیٹرسن! خدا اسے غارت کرے!"

"مگر پیارے اب آگے بڑھو! ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے!" عمران نے کہا!

"اس وقت تک جب تک کہ ڈچز کی منظوری نہ آجائے ورنہ ہم اس کے کتوں کے منظور نظر ہو جائیں گے!"

عمران بڑی بے چینی سی محسوس کر رہا تھا وہ جلد سے جلد ڈچز کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا تقریباً پندرہ منٹ بعد پہرے داروں کے بھاری قدموں کی آواز پھر سنائی دی!

"آپ چل سکتے ہیں حضرات!" پہرہ داروں کے انچارج نے کہا "ہز ہائی نس آپ کو شرف باریابی بخشیں گی!"

وہ دونوں پہرہ داروں کے پیچھے چلنے لگے!... اصل عمارت تک پہنچنے میں تقریباً پانچ یا چھ منٹ صرف ہو گئے! پھر اس کے بعد بھی وہ دس منٹ تک ڈچز تک نہیں پہنچ سکے! کیونکہ یہاں پھر کچھ کارروائیاں شروع ہو گئی تھیں! آٹھ یا دس آدمیوں کی جانچ پڑتال کے بعد وہ اس بڑے کمرے تک پہنچ سکے۔ جہاں ڈچز ان سے ملنے والی تھی!... پھر اس نے بھی وہاں پہنچنے میں تقریباً دس منٹ لے لئے! وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں تھی! اور اس کا چہرہ زرد تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ آج کل دن رات صرف مکلارنس کے بارے میں سوچتی رہتی ہو!

اس کی آمد پر وہ دونوں تعظیماً کھڑے ہو گئے! عمران میک اپ میں تھا اس لئے ڈچز اسے نہ پہچان سکی! اس نے سر کی خفیف سی جنبش سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا!

"ہاں کہو!" اس نے پاول کی طرف دیکھ کر کہا!

"ہم صرف آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے! اوپر سے حکم آیا تھا

اس کے لیے!"

"خیریت تو ملازموں سے بھی دریافت کی جا سکتی تھی!" ڈچز نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا۔ اب عمران شائد اسے اس کے حقیقی روپ میں دیکھ سکا۔ وہ یقیناً ایک چڑچڑی عورت تھی! عمران نے یہی رائے قائم کی تھی!

"درست ہے یور ہائی نس!" عمران نے بڑے ادب سے کہا! "مگر ہمیں یہی حکم ملا تھا!"

"ہوں!... اچھا!..." ڈچز اکھڑی ہوئی بولی "میں ابھی تک خیریت سے ہوں! اور کچھ؟"

"نہیں یور ہائی نس! شکریہ!... ہم کچھ دیر باہر کمپاؤنڈ میں چکر لگا کر واپس آ جائیں گے!"

ڈچز اس طرح سر کو جنبش دے کر چلی گئی جیسے کہا ہو "جہنم میں جاؤ!" پاول حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھ رہا تھا! پھر وہ بھی کھڑا ہو گیا اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ باہر جانے لگا!

کمپاؤنڈ میں پہنچتے ہی یہ بڑبڑاہٹ بلند آواز میں تبدیل ہو گئی!

"یار تمہاری کھوپڑی بالکل ہی الٹ گئی ہے کیا!..."

"نہیں! صرف پچھتر ڈگری کے زاویے پر ہے! تم اس کی پرواہ نہ کرو! اب ٹھیک ہے!"

"کیا ٹھیک ہے؟"

"ڈچز پہلے سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی! میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم بھی ٹھنڈی آہیں نہ بھرنے لگو۔ کیونکہ تمہارے پیچھے بھی ایک دردناک کہانی لگی ہوئی ہے!"

"میں بہت بڑا آدمی ہوں! مجھے الو بنانے کی کوشش نہ کرو!" پاول غرایا!

"بوتل تمہاری جیب میں ہو گی!"

"ہاں ہے تو!" پاول جلدی سے بولا!

"جلدی سے دو چار گھونٹ لگا لو! سردی بڑھ گئی ہے کہیں تمہیں زکام نہ ہو جائے!"

"ہو ہاں! ہو سکتا ہے!" پاول نے کہا... اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے خالی کر گیا! وہ اکثر چھوٹی چھوٹی شیشیاں بھی رکھتا تھا تاکہ جیبیں پھول کر بدنما نہ معلوم ہوں!

"اتنے میں کیا ہو گا! اور پیو!..."

"او ہو!... تم حد سے زیادہ شریف ہوتے جا رہے ہو!" پاول نے ہنس کر ایک اور شیشی

نکالی! یہ کوٹ کی اندرونی جیب سے برآمد ہوئی تھی! پھر چند لمحے بعد بولا۔

"شکریہ! اب میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں!... ڈچز گو کہ بوڑھی ہے! مگر اتنی بری بھی نہیں!... اگر تم پر عاشق ہو جائے تو سمجھ لو کہ تقدیر کھل گئی! ڈیڑھ سو کتے مفت ہاتھ آ جائیں گے!"

"میں اس پر ڈورے ڈال رہا ہوں!" عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا! "پچھتر کتے میرے پچھتر تمہارے!"

"او بہت بہت شکریہ!" پاول نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا! "جتنے زیادہ کتے ہوں اتنا ہی بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے! او چار تو میں ایک رکھ لیتا ہے!"

پاول نے تیسری شیشی پتلون کی جیب سے نکالی اور اسے بھی خالی کر دیا!

"لیکن!... ڈچز پر ڈورے ڈالنے سے پہلے ہمیں اس کے مالی کو پھانسنا پڑے گا!..." عمران نے کہا۔

"ضرور پھانسو!" پاول نے وجہ پوچھے بغیر کہا! کیونکہ اس کے معدے میں آٹھ یا پانچ فلنگ رانی کی خاص وہسکی پہنچ چکی تھی اور وہ کافی ٹُن تھا! عمران نے آگے بڑھ کر پہرہ داروں کو مطلع کر دیا کہ وہ تھوڑی دیر تک کمپاؤنڈ میں ٹھہر کر حالات کا جائزہ لیں گے! پہرہ داروں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا جب کہ آج کل حالات ہی ایسے تھے!

پھر دونوں آگے بڑھ گئے! مالی کا کوارٹر پھاٹک کے قریب تھا! یہ انہوں نے پہرہ داروں ہی سے معلوم کر لیا تھا! انہوں نے وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی!

"کون ہے!..." اندر سے بھرائی ہوئی سی آواز آئی!

"میں ہوں یار دروازہ کھولو!" عمران نے کسی دیہاتی کے سے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا! بوڑھا مالی سامنے کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا!

عمران بے دھڑک اندر گھستا چلا گیا! پاول نے بھی اس کا ساتھ دیا!

"بیٹھو بھائی بیٹھو" عمران نے مالی سے بے تکلفانہ انداز میں کہا! "میں باہر سردی لگ رہی تھی سوچا یہاں تھوڑا سا آگ تاپ لیں!..." آتشدان میں دہکتے ہوئے کوئلے کتنے حسین معلوم ہو رہے ہیں!"

"جی ہاں... جناب!" مالی نے مودبانہ انداز میں کہا۔ "آپ لوگ بھی تشریف رکھئے اور

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیے!"

"بس ہمیں یہاں کچھ دیر گرم ہو لینے دو!" عمران بولا!

"کہو تو رائی کی وہسکی پیش کروں!" پادل نے پوچھا۔

"نہیں جناب! شکریہ! میں رات کے کھانے کے بعد کبھی نہیں پیتا!"

"بہت اچھی عادت ہے!" عمران بولا "مرتے دم تک تمہارا معدہ بڑا شاندار رہے گا!"

"ارے معدے کی آپ کیا کہتے ہیں! میرے پیٹ میں معدہ سرے سے ہے ہی نہیں...

نے سنجیدگی سے کہا "بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں خدا کی شان ہے!"

"ہاں بھی ہے تو!... ہم لوگ دراصل تمہاری مالکہ کی حفاظت کے لئے یہاں آئے

ہیں! مگر یہاں کی سردی شدید ہے کوئی آدمی زیادہ دیر تک باہر نہیں رہ سکتا!"

"جی ہاں جناب!..."

عمران ایک اسٹول پر بیٹھ کر آتشدان میں اپنے ہاتھ سینکنے لگا! پادل نے بھی آتشدان کے

قریب سٹول گھسیٹ لیا!

"یہاں میرا ایک دوست تھا گوہن!" عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا "مگر آج وہ نظر نہیں آیا

"گوہن صاحب شاید یہاں تھے کہیں اور چلے گئے ہیں!" مالی بولا۔

"کہاں!..."

"یہ مجھے نہیں معلوم!"

"یہ تو بہت برا ہوا میرے پاس اس کے لئے اس کی والدہ کا ایک خط ہے!...

یہاں سے!"

"جی ہاں!... شاید پچھلے ہی جمعہ کو..." مالی کچھ سوچنے لگا پھر بولا "پچھلے جمعہ کی

وہ نہیں نظر آئے! میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ عارضی طور پر کہیں گئے ہیں یا ہمیشہ کے لئے!"

"گوہن بہت اچھا آدمی ہے!" "کیوں؟ تمہارا کیا خیال ہے!"

"جی ہاں! وہ شریف آدمی ہیں! آسٹریلیا والے عموماً شریف ہوتے ہیں!"

"میرا خیال ہے کہ وہ ڈچز کے ساتھ ہی آسٹریلیا سے آیا تھا!"

"جی ہاں! لیکن انہیں لندن بہت پسند ہے!"

"ڈچز آسٹریلیا سے کب آئی تھیں!"

"شاید پانچ سال ہوئے! ابھی ہاں اتنا ہی عرصہ گذرا ہوگا... میرا بھتیجا اس وقت ایک ماہ کا

تھا اب وہ پانچ سال کا ہے! مجھے اس لئے یاد ہے کہ ڈچز نے اسے گود میں لے کر پیار کیا تھا!...

"...بہت اچھی ہیں جناب!..."

"...ہاں کیا کہئے!... ہمیں بھی اس کا اعتراف ہے!... مگر آج وہ آئے تھے!...

...نام ہے... دیکھو! میں نام ہی بھول گیا!... آج یہاں کون کون آیا تھا!..."

میں کیا بتا سکتا ہوں جناب!..."

"کیا تم یہاں آنے والوں کو نہیں جانتے!"

"یہ اکثر آتے رہتے ہیں! انہیں ضرور پہچانتا ہوں!... ویسے آج ہی ایک صاحب ایسے

آئے تھے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا!... ہر ہائی نس ان سے ملی بھی نہیں! وہ آج کل

...اجنبیوں سے نہیں ملتیں... حالانکہ وہ صاحب بہت دور سے آئے تھے!..."

"اچھا میں سمجھ گیا!" عمران سر ہلا کر بولا "وہی صاحب رہے ہوں گے! کیا نام ہے ان

...کا... میں نام بھول جاتا ہوں!... بہر حال وہ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے آدمی ہیں!...

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ابھی ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں!..."

"نہیں صاحب!... میں نے اتنا لمبا اور چوڑا چکلا آدمی آج تک نہیں دیکھا! وہ یقیناً بڑا شاندار

آدمی تھا لیکن ہر ہائی نس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا!... کپاؤنڈ میں بھی نہیں داخل ہونے

دیا!... لیفٹیننٹ نے اسے پھاٹک ہی پر روک کر اس کا کارڈ ہر ہائی نس کے پاس بھجوایا تھا!..."

"ہوں!... بہت اچھا کیا... ہر ہائی نس نے... کہ نہیں ملیں!"

"مگر جناب یہ کیا قصہ ہے!... یہاں فوج کیوں پڑی ہوئی ہے!..."

"کوئی خاص بات نہیں... آج کل ڈچز کے کچھ دشمن پیدا ہو گئے ہیں! اچھا..." عمران

اٹھ کر ایک طویل انگڑائی لیتا ہوا بولا "اب ہم کافی گرم ہو گئے ہیں!"

وہ دونوں مالی کے کوارٹر سے نکل کر پھاٹک کی طرف چلنے لگے!... پادل کا دماغ اگر گرم نہ

ہوتا تو شاید وہ عمران کو مار بیٹھتا!... چونکہ اسے حالات کا علم نہیں تھا اس لئے وہ مالی سے اتنی

دیر تک گفتگو کرتے رہنے کو تضیع اوقات ہی سمجھا تھا مگر وہ کچھ نہیں بولا کیونکہ وہاں سے نکلے

پر عمران نے چوتھی شیشی پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا!

عمران لیفٹیننٹ کے ٹینٹ میں جا گھسا!..... مگر پاول اس کے ساتھ جانے کے بجائے
طرف چلا گیا کیونکہ اب اس کے پاس کوئی پانچویں شیشی نہیں تھی! اس نے سیٹ کے
بوتل نکالی.... اور دو تین گھونٹ بھر لئے..... پھر کار سے ٹک کر سگریٹ سلگانے لگا
ہاتھ کانپ رہے تھے۔ عمران نے اس لمبے آدمی کے متعلق لیفٹیننٹ سے کچھ معلومات حاصل
اور ٹینٹ سے نکل کر کار کی طرف چل پڑا۔ کار تقریباً یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھی

اچانک اس نے پاول کی غراہٹ سنی اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کسی سے لڑ پڑا ہو۔

"پاول!" عمران نے اسے آواز دی اور کار کی طرف دوڑا..... لیکن اس نے دوسرے
کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی! عقبی سرخ روشنی اندھیرے میں چمک رہی تھی..... عمران
قوت سے دوڑنے لگا!..... کار کی عقبی روشنی دور ہوتی جا رہی تھی! لیکن وہ پاول کی کار
تھی۔ پاول کی کار تو وہیں کھڑی تھی!.....

"پاول!" عمران نے پھر اسے آواز دی! لیکن جواب نہ ملا!..... عمران نے بڑی پھرتی سے
اسٹارٹ کی اور اس کار کے پیچھے روانہ ہو گیا جس کی عقبی روشنی اب بھی دکھائی دے رہی
عمران رفتار تیز کرتا رہا! پھر دونوں کاروں میں بہت تھوڑا فاصلہ رہ گیا! اچانک اگلی کار سے فا
اور گولی پاول کی کار کا ونڈ اسکرین توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی! عمران بال بال بچا.....
کے ٹکڑے ٹوٹ کر اس کی گود میں گرے! اس نے دوسرے ہی لمحہ میں اپنی کار کی ہیڈ لائٹس
دیں۔ لیکن کار کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا.....! اب اس نے ایک موٹر سائیکل کا شور
اس کی کار کے پیچھے آ رہی تھی! عمران نے سوچا ممکن ہے کوئی فوجی چل پڑا ہو!..... موٹر سا
اس کی کار کے برابر آ گئی..... عمران کو یقین تھا کہ وہ فوجی دستے کا کمانڈر لیفٹیننٹ بائیر ہی ہو

"انہوں نے انسپکٹر پاول کو پکڑ لیا ہے!" عمران نے چیخ کر کہا! "آگے والی کار!"

موٹر سائیکل آگے بڑھ گئی!..... اس کی اگلی روشنی آگے جانے والی کار کے ایک پچھلے
پر پڑ رہی تھی! موٹر سائیکل کو ایک ہاتھ سے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے فائر کرنا آسان
نہیں تھا!..... اور فائر بھی کیسا جس نے ٹائر کے چیتھڑے اڑا دیئے وہ ایک زوردار آواز
ساتھ پھٹا اور اگلی کار گویا لنگڑانے لگی! عمران نے بھی اپنی کار کی رفتار کم کر دی۔ اگلی کار رک

اور اس پر سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ وہ شاید برین گن تھی! موٹر سائیکل فرانے بھرتی
ہوئی آگے نکل گئی! عمران نے کار روک دی تھی اور چپ چاپ اندھیرے میں نیچے رینگ گیا
تھا!..... اگلی کار کی ساری روشنیاں بھی گل ہو گئی تھیں! اور اس پر سے برابر فائر ہو رہے تھے!
..... عمران سڑک کے نشیب میں اترتا گیا!..... پھر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے
اس کار کی طرف پلٹا جس پر سے فائر ہو رہے تھے! اس نے اس دوران میں یہ بھی محسوس کیا تھا
جیسے موٹر سائیکل کچھ دور جا کر رک گئی ہو! وہ نشیب میں پڑا ہوا سڑک کی طرف رینگتا رہا!.....
سڑک کے دونوں اطراف میں گھنی جھاڑیوں اور اونچے نیچے درختوں کے سلسلے بکھرے ہوئے
تھے!..... دفعتاً عمران نے محسوس کیا کہ اس کے قریب ہی کوئی اور بھی موجود ہے!

عمران جہاں تھا وہیں رک گیا!..... اچانک اس کے قریب ہی سے کار کی طرف ایک فائر
ہوا..... ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر شاید برین گن کا رخ اسی طرف ہو گیا! عمران کو پھر نشیب میں
کھسک جانا پڑا۔ گولیاں سائیں سائیں کرتی اس کے سر پر سے گذرتی رہیں! کار کی طرف فائر
کرنے والا کھسکتا ہوا عمران کے قریب آ گیا۔

"لیفٹیننٹ بائر!" عمران نے آہستہ سے کہا! لیکن اسے جواب نہیں ملا! وہ آدمی پھر کھسکتا ہوا
چڑھائی کی طرف جانے لگا! عمران نے پھر فائر کی آواز سنی! ایک چیخ پھر بلند ہوئی اور برین گن یک
بیک خاموش ہو گئی! پھر کوئی اس کار سے کود کر بھاگا! اس بار عمران اور اس نامعلوم آدمی نے ایک
ساتھ فائر کئے! لیکن شاید بھاگنے والا دوسری طرف کی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا تھا۔ یہ سنگ ہی تھا!

اب وہ سیدھا کھڑا ہو کر کار کی طرف جا رہا تھا!..... عمران بھی اٹھا اور آواز بدلنے کی
کوشش کرتا ہوا بولا!..... "میں آپ کا شکر گذار ہوں!"

سنگ ہی نے کوئی جواب نہ دیا! وہ کار کا جائزہ لے رہا تھا! عمران بھی اس کے قریب پہنچ گیا! کار
میں دو لاشیں نظر آئیں! ایک کے ہاتھ میں برین گن تھی اور پاول پچھلی سیٹ پر اوندھا پڑا ہوا تھا!

"پاول! پاول!" عمران نے اسے جھنجھوڑ کر آواز دی۔

"یار میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو..... کیوں پریشان کرتے ہو مجھے!" پاول نے کہا!
جواب نشے کی انتہائی منزلوں پر تھا!

"چلو نیچے اترو!" عمران نے اسے کھینچ کر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی ٹارچ کی روشنی

میں دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا!...

"اسکاٹ لینڈیارڈ!..." اس نے آہستہ سے پوچھا!

"ہاں!... مسٹر سنگ ہی!..." عمران نے جواب دیا!

"تم مجھے پہچانتے ہو!"

"ہاں مسٹر سنگ ہی! اسکاٹ لینڈیارڈ والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب کو پہچانیں!... خیر تم جا سکتے ہو! ہم تم سے ان دونوں لاشوں کے لئے جواب نہیں طلب کریں گے؟"

"گوہن کا کیا قصہ ہے!" سنگ ہی نے پوچھا!

"میں نے یہ قصہ کہیں نہیں پڑھا مسٹر سنگ! کس مصنف نے لکھا ہے؟"

"ہوں!..." دفعتاً سنگ عمران کو گھورتا ہوا خاموش ہو گیا!

پھر بولا "تو تم ہو!... میں سوچ رہا تھا کہ آنکھیں کچھ جانی پہچانی سی ہیں! تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا بھتیجے او ہو!... میں سمجھا! تم اسکاٹ لینڈیارڈ والوں کے لئے کام کر رہے ہو!"

"جب چچا اور بھتیجے میں نا اتفاقی ہو جائے تو انجام یہی ہوتا ہے؟"

"خیر... کوئی بات نہیں! مکلارنس سے نپٹنے کے بعد تم سے سمجھوں گا!"

"مکلارنس میرا شکار ہے مسٹر سنگ! تم اسے نہ پا سکو گے!" عمران نے اکڑ کر کہا۔

"پہاڑ کے سامنے چیونٹی الف دگزاف کر رہی ہے!" سنگ ہی تحقیر آمیز انداز میں ہنسا!

"میں کہتا ہوں... اس وقت تمہارا شکار تمہارے جبڑوں سے نکل گیا ہے!"

"اوہ... تو کیا بھاگنے والا مکلارنس تھا!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں وہ مکلارنس تھا اور کار خود ڈرائیو کر رہا تھا!"

"یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا مسٹر سنگ!"

"خیر ہو گا! کار کے اسٹیرنگ پر تمہیں اس کی انگلیوں کے نشانات ضرور ملیں گے!"

"مجھے افسوس ہے مسٹر سنگ اگر نشانات مل بھی گئے! تو ہم انہیں کسی طرح بھی مکلارنس کی انگلیوں کے نشانات نہیں ثابت کر سکیں گے... بات یہ ہے مسٹر سنگ کہ ہمارے یہاں مکلارنس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے!"

"بڑی عجیب بات ہے!" سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "اسکاٹ لینڈیارڈ میں مکلارنس کا

کوئی ریکارڈ نہ ہو! یہ میرے لئے ناقابل یقین ہے!"

"نہیں ہے!... حقیقت ہے!..."

"باعث شرم ہے اسکاٹ لینڈیارڈ کے لئے!... اچھا بھتیجے اب چلا! اگر نہیں! ٹھہرو!..."

اچانک پاول غرایا! "تم چلتے کیوں نہیں! میرا وقت برباد نہ کرو!... اور یہ گوہن کا کیا قصہ ہے... تم نے مالی سے بھی اس کے متعلق پوچھا تھا!"

"کیوں! بھتیجے! کیا تم گوہن کے متعلق کچھ جانتے ہو!" سنگ ہی نے پوچھا! "یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم تینوں ہی بیک وقت گوہن کی تلاش میں ہیں!"

"ابھی! گوہن سے میری جان پہچان نہیں تھی! اس وقت ڈیرے سے چلتے گیا تھا! سوچا گوہن سے بھی ملتا چلوں اگر معلوم ہوا کہ وہ پچھلے جمعہ سے غائب ہے!"

"اتنا ہی یا کچھ اور بھی!" سنگ ہی کے لہجے میں شبہ تھا!

"اور کیا ہو سکتا ہے چچا!"

"تم چچا بھتیجے میرا دماغ کیوں چاٹ رہے ہو!" پاول پھر غرایا!

"اگر میں اپنے چچا کا تعارف تم سے کرا دوں تو تم یہیں گر کر ٹھنڈے ہو جاؤ!" عمران نے اکڑ کر کہا!

"تم دونوں جہنم میں جاؤ!" پاول لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف چلنے لگا!

"اچھا بھتیجے پھر سہی!" سنگ ہی نے کہا اور آگے بڑھ گیا! دو یا تین منٹ بعد عمران نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی آواز سنی!

پھر وہ پوری رات بڑی مصروفیتوں میں گذری۔ عمران نے قصبہ وڈلیر میں واپس آ کر اسکاٹ لینڈیارڈ کے لئے تار دیا جس میں ایک مردہ ہونے والی گاڑی اور دو فوٹوگرافر طلب کئے گئے تھے! فوٹوگرافر تقریباً ایک بجے پہنچے اور کار میں انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی۔ موقعہ واردات کے متعدد فوٹو لئے گئے!... بہر حال رات گذر گئی!...

(۱۶)

دوسرا دن لندن کے لئے یوم قیامت ہی تھا!... یہ حقیقت ہے کہ لندن میدان حشر سے کسی طرح کم نہیں تھا اس دن... شائد ہی کوئی ایسی سڑک بچی ہو جس پر ہنگامے نہ ہوئے ہوں!

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مکلارنس ہی کی طرف سے ہوا تھا یا دوسرے بھی مکلارنس کی آڑ میں آپس کی دشمنیاں نکال رہے تھے!

لندن لاشوں کا بازار بن گیا!..... اتنا زبردست کشت و خون امن کے زمانے میں شاید ہی کبھی ہوا ہو۔ کم از کم تاریخ تو اس کے بارے میں خاموش ہی تھی!..... البتہ لوگوں کا خیال تھا کہ لندن کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ دوسرا ہیجان آفریں واقعہ تھا.....

اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے کہ اکیلا مکلارنس ہی اس ہیجان کا ذمہ دار نہیں ہے! بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی اس کی آڑ میں وارداتیں کر رہے ہیں!

ان حالات میں فوج طلب کئے بغیر کام نہ چلتا کیونکہ پوری طرح لاقانونیت پھیل گئی تھی! سارے بازار ویران پڑے تھے!..... اور سڑکوں پر صرف ملٹری کی گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

لیکن لندن کے ہسپتالوں پر مکلارنس کے آدمیوں کے حملے اب بھی جاری تھے! جہاں بھی انہیں موقع ملتا وار کر بیٹھتے! صرف عمران سمجھتا تھا کہ ہسپتالوں پر مکلارنس ہی کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور اب تو چھوٹے موٹے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھی باری آ گئی تھی!..... لیکن قبل اس کے کہ اس ہسپتال پر حملہ ہوتا جہاں گوہن تھا۔ عمران نے اسے ہٹا ہی دیا! اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی اور وہ ہوشمندی کی باتیں کر رہا تھا!

پھر عمران ہی کی تجویز پر شہر کے چھوٹے موٹے ہسپتالوں کے قرب و جوار میں سادہ لباس والے مسلح آدمیوں کی ٹولیاں گشت کرنے لگیں.....

اور اس وقت تو عمران بھی موجود تھا۔ جب ایک گشت کرنے والی فوجی ٹولی نے ایک چھوٹے سے ہسپتال پر ہلہ بول دیا! عمران اور اس کے ساتھی پہلے تو یہی سمجھے کہ شاید وہ لوگ حملہ آور پر جھپٹے ہیں! لیکن تھوڑی ہی دیر میں حقیقت واضح ہو گئی! اس ہسپتال میں ان فوجیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا! تو پھر یہ سو فیصد مکلارنس ہی کے آدمی تھے۔ جنہوں نے فوجی لباس پہن رکھے تھے اور اسی یونٹ کے لباس میں جس کے سپاہی لندن کی حفاظت کے لئے طلب کئے گئے تھے..... عمران کا اشارہ پاتے ہی سادہ لباس والوں نے چھوٹی چھوٹی ٹامی گنیں نکال لیں!

پہلے ہی حملہ میں مصنوعی فوجیوں کی ٹولی منتشر ہو گئی!..... لیکن سادہ لباس والے ان کے گرد گھیرا ڈال چکے تھے!..... چونکہ ان کی کمانڈ سو فیصدی عمران کے ہاتھ میں تھی! اس لئے وہ اپنی

ساتھیوں کو بروئے کار نہیں لا سکتے تھے! ویسے ہی عمران نے ان کی بزدلی کا مضحکہ اڑا اڑا کر انہیں اپنی زندگیوں سے بیزار کر دیا تھا!

مکلارنس کے آدمیوں کو مجبوراً پھر ہسپتال میں گھسنا پڑا۔ بڑی تیزی سے گولیاں چلنے لگیں۔ کچھ سادہ لباس والے عمران کے اشارے پر ہسپتال کی پشت پر چلے گئے! تاکہ وہ لوگ ادھر فرار نہ ہو سکیں! لیکن حقیقت یہ تھی کہ مکلارنس کے آدمی عمارت میں داخل نہ ہو سکے تھے! کیونکہ ان کے باہر نکلتے ہی سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے تھے۔ وہ برآمدے میں ستونوں کی اوٹ سے گولیاں چلاتے رہے! باہر بچاؤ کے لئے کافی سامان تھا! ادھر عمران نے ریڈیو سے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کرائی کہ مکلارنس کے آدمی فلاں ہسپتال میں گھیر لئے گئے ہیں! اور دس منٹ کے اندر ہی اندر ساٹھ فوجیوں کا ایک دستہ ان کی مدد کو پہنچ گیا۔ اور آتے ہی پوزیشن لے کر اس نے باڑھ ماری۔ پھر دونوں طرف سے فائر ہوتے رہے! لیکن یہ سلسلہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چل سکا! فوجی دستہ جو آہستہ آہستہ ہسپتال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایک بار انہیں غفلت میں ڈال کر اچانک چڑھ دوڑا! اور مکلارنس کے آدمی جان بچتی نہ دیکھ کر سامنے آ گئے۔ ان کی برین گنیں گولیاں اگل رہی تھیں! لیکن ایک منٹ کے اندر ہی اندر ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ رہ گیا کہ اپنے پیروں پر کھڑا رہتا۔

پندرہ نفوس بیک وقت برآمدے کے فرش پر ڈھیر ہو گئے تھے!..... ان میں سے کچھ تڑپ رہے تھے کچھ دم توڑ رہے تھے اور کچھ گرتے ہی ختم ہو چکے تھے! پندرہ لاشیں!..... مگر ایک لاش عمران کے لئے بڑی پر کشش تھی! یہ ایک بہت لمبے اور زیادہ بھاری جسم کے آدمی کی لاش تھی! اور پھر اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے!

ایک گھنٹے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بڑی مصروفیت نظر آنے لگی اور پھر وہاں سنسنی پھیل گئی! مسرت آمیز سنسنی کہنا مناسب ہو گا۔۔۔ پاول نے سر ڈیکن کے دفتر میں داخل ہو کر اطلاع دی کہ وہی لمبا آدمی مکلارنس تھا! کیونکہ اس کی انگلیوں کے نشانات ان نشانوں سے ملتے ہیں جو کیا بال بروشو کے تصویر اور اس عمارت میں ملے تھے جہاں ڈچز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا..... ایسے ہی نشانات اس کار کے اسٹیرنگ پر بھی پائے گئے تھے! جس پر پچھلی رات پاول کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تھی!..... اس ریڈیو کار کے اسٹیرنگ پر بھی نشانات تھے جس پر کیلی

پیٹرسن کا وکیل لے جایا گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مکلارنس کا کوئی ملازم ہو!" سر ڈیکن نے کہا۔

"مگر جناب والا!... اس عمارت کی کرسی پر اس کے نشانات ملے تھے۔ اس پر ایک جگہ … کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ... اور کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔ واضح رہے کہ … مکان کی صفائی کیا کرتا تھا اور اس کرسی پر وہی لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا... یہ عمران اور ڈچز دونوں کا بیان ہے... اور وہ لمبا آدمی! میرے یا آپ کے لئے کام بھی نہیں ہے!... یہ وہی خطرناک آدمی پیلویا ہے جو آج سے دس سال پہلے برازیل سے یہاں آیا تھا اور اس نے یہاں ہلچل مچا دی تھی!... ہم اسے گرفتار کرنے سے قاصر رہے تھے!... اور پھر یک بیک غائب بھی ہو گیا تھا اور اس کے ٹھیک دو سال بعد مکلارنس کا نام سنا گیا تھا" سر ڈیکن کچھ نہیں بولے!...

اسی شام بی بی سی سے مکلارنس کے انجام کا اعلان کر دیا گیا... اس کی ہسٹری براڈکاسٹ کی گئی جس کے مطابق وہ جنوبی امریکہ کا ایک خطرناک بدمعاش پیلویا تھا۔ جو سالہا سال مکلارنس کے نام سے لندن پر چھایا رہا۔

(۱۷)

سر وگفیلڈ کو ڈچز آف وڈلمیر سے بڑی شکایت تھی کہ اس نے کیلی پیٹرسن کے معاملے میں اسے بھی تاریکی میں رکھا تھا!... ویسے تو یہ شکایت پورے لندن کو ڈچز سے ہو سکتی تھی لیکن یہاں معاملہ ہی دوسرا تھا! کیلی پیٹرسن سر وگفیلڈ کی حسین سیکرٹری ادا نکلی!... اس کے بیان کے مطابق وہ تین سال سے اس کی سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہی تھی... سر وگفیلڈ کو ڈچز سے شکایت اس لئے تھی کہ ان دونوں کے تعلقات بہت اچھے تھے۔

کیلی پیٹرسن کا وجود بھی لندن والوں کے لئے کافی سنسنی خیز رہ چکا تھا لہٰذا سر وگفیلڈ نے ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا! جس میں لندن کی چیدہ چیدہ ہستیاں مدعو کی گئیں!... ان میں سر وگفیلڈ کا پرانا دوست سنگ ہی بھی تھا اور وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے مکلارنس کو ختم کرنے میں حصہ لیا تھا پھر ان میں عمران کیوں نہ ہوتا... وہ تو سب سے آگے تھا اور اسی وقت کیلی پیٹرسن اور ڈچز آف وڈلمیر کے درمیان اسے جگہ ملی تھی!...

آٹھ بجے کے قریب جب حاضرین کے دماغ عمدہ قسم کی شرابوں کے سرور میں ہچکولے

لے رہے تھے۔ کیلی پیٹرسن تقریر کرنے کھڑی ہوئی! ہال تالیوں سے گونج اٹھا!... سر وگفیلڈ کا بھتیجا لارڈ وگفیلڈ کیلی پیٹرسن کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین!" کیلی نے پرجوش تالیوں کے جواب میں متشکرانہ انداز میں جھک کر سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"میری پچھلی زندگی میرے لئے بڑی سنسنی خیز تھی! اور میں اس میں بہت خوش تھی! سمجھ میں نہیں آتا کہ مکلارنس یا وہ جو کوئی بھی رہا ہو مجھ میں اتنی دلچسپی کیوں لینے لگا تھا اب وہ مر چکا ہے! اس کا جواب کون دے؟..."

کیلی پیٹرسن خاموش ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی!...

"میں دے سکتا ہوں اس کا جواب!" دفعتاً عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"مجھے خوشی ہوگی جناب!" کیلی نے کہا!

"مکلارنس یہ سمجھتا تھا کہ کیلی پیٹرسن... ہر ہائی نس ڈچز آف وڈلمیر کا ایک اسسٹنٹ ہے... وہ خود ہی کیلی پیٹرسن کی دولت سمیٹ رہی ہیں!"

"ہاں جناب!" کیلی نے کہا "میں خود بھی اسی نتیجے پر پہنچی ہوں! اس نے یہ سب کچھ دراصل اس لئے کیا تھا کہ اگر یہ واقعی ہر ہائی نس کا فراڈ ہے تو وہ اس کا اعتراف کر لیں اور مکلارنس انہیں بلیک میل کر کے تازندگی بڑی بڑی رقمیں وصول کرتا رہے! غالباً اسے پہلے ہی سے اس کا علم بھی ہو گیا تھا کہ لارڈ ہیو یشام کا ترکہ بھی مجھے ہی ملے گا! لہٰذا وہ جلد از جلد ہر ہائی نس سے اعتراف کرا لینا چاہتا تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس وقت اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی ہو گی۔ جب لارڈ ہیو یشام کے وکیل نے میرے منظر عام پر آجانے کے بعد ہی ترکہ منتقل کرنے پر زور دیا تھا!"

کیلی خاموش ہو کر بڑے دلآویز انداز میں ہنسی پھر بولی "اگر وہ میرے چکر میں نہ پڑتا تو شاید اس طرح نہ مارا جاتا!"

"یہاں میں تم سے متفق نہیں ہوں مس کیلی!" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"کیوں؟... میرا خیال ہے کہ میں غلط نہیں کہہ رہی!"

"میں بھی صحیح عرض کر رہا ہوں کہ وہ پچھتاووں کے چکر میں پڑ کر مارا گیا!"

"میرا خیال ہے کہ پے در پے ناکامیوں نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا!"

”اور وہ مریضوں پر غصہ اتارنے لگا.....“

”خاموش رہو..... خاموش رہو!“ چاروں طرف سے آوازیں آئیں!

”کیوں خاموش رہوں!“ عمران نے کھڑے ہو کر کہا ”مکلارنس کا کیس میں نے مکمل کیا تھا مس کیلی نے نہیں!..... آپ کو کیا معلوم کہ مکلارنس کے چکر میں پڑ کر میں نے اپنا معدہ برباد کر لیا.....“

لوگ ہنسنے لگے!..... اور عمران بولا ”یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے کہ مکلارنس نے ہسپتالوں پر کیوں حملے شروع کئے تھے!.....“

”بیٹھ جاؤ..... وہ یقیناً پاگل ہو گیا تھا!“ سر ڈکسن ہاتھ اٹھا کر بولے!

”نہیں جناب! وہ مر جانے کے بعد بھی پاگل نہیں ہو سکا۔ آپ یقین کیجئے!“

سنگ ہی اپنے دوست سر وگفیلڈ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا لیکن شائد سر وگفیلڈ کو عمران کی بکواس بہت گراں گزر رہی تھی۔

”یہ لڑکا بہت شاطر ہے سر وگفیلڈ!“ سنگ ہی نے کہا!

”چھوڑو پیارے سنگ!“ سر وگفیلڈ بڑبڑایا ”مجھے کتنی خوشی ہے کہ ہم اتنے دنوں کے بعد ملے ہیں۔ لندن میں تم کسی بات کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں ہر وقت تمہارے لئے کھلی رہیں گی..... اب ان تقریروں کو ختم ہونا چاہئے! میں اکتاہٹ کا شکار ہو رہا ہوں!“

”اکتاہٹ تمہارا بہت پرانا مرض ہے سر وگفیلڈ!“

”ہاں دوست سنگ! زندگی ایسی ہی ہے!“

ادھر عمران کی اوٹ پٹانگ بکواس جاری تھی! اچانک اس نے کیلی کو مخاطب کر کے کہا ”وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا!.....“

اس پر پھر لوگوں نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور سر ڈکسن کے انداز سے تو ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اسے مار ہی بیٹھیں گے!

”ہاں کیلی پیٹرسن میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا!“

”کیا بکواس ہے.....“ کیلی نے کہا! لیکن اس کے لہجے میں جھلاہٹ سے زیادہ خوف تھا!

”شوہر!..... آجاؤ پیارے!“ عمران نے کسی کو آواز دی!..... دفعتاً قدموں کی آواز سنائی

...دی اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا یہ وچز کا گمشدہ سیکرٹری گوہن تھا! جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا..... ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھا۔

”نہیں جناب آپ براہ کرم بیٹھے رہئے!“ عمران نے کہا! اس وقت اس کی آواز عجیب ہو گئی ...ے عمران کی آواز نہیں معلوم ہوتی تھی! وہ کسی انتہائی سفاک آدمی کی آواز تھی! خود سر ڈکسن بھی چونک پڑے! وہ شدت سے بوکھلا گئے تھے! کیونکہ عمران نے جس آدمی کو بیٹھے رہنے کی ہدایت کی تھی وہ سر وگفیلڈ تھا!—

”سر وگفیلڈ تم مسٹر گوہن اور مسز گوہن کو بھی اچھی طرح پہچانتے ہوگے!“

”اگر تم نے کوئی بکواس کرو گے تو میں تمہیں دھکے دلوا کر نکلوا دوں گا!“

”تم ایسا نہیں کر سکتے! کیونکہ ابھی تک اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مجھے میری خدمات سے سبکدوش نہیں کیا!“

”عمران!.....“ سر ڈکسن نے اسے ڈانٹا!

”میں کچھ نہیں بولوں گا جناب!..... ہاں پیارے گوہن تم شروع ہو جاؤ!“

”اوا! میری بیوی ہے!“ گوہن بولا۔ ”وہ کیلی پیٹرسن نہیں ہے! کیلی پیٹرسن وچز آف وڈلیر کی اسسٹنٹ ہے!..... کیلی مر چکی ہے اور آسٹریلیا ہی میں دفن بھی ہے! ثبوت کیلئے میرے پاس کاغذات موجود ہیں۔ میں کیلی کو بہت قریب سے جانتا تھا!..... بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ میری محبوبہ تھی!..... وچز ان دنوں آسٹریلیا ہی میں تھیں اور اس غریب لڑکی پر بہت مہربان تھیں... ایک دن وہ اچانک ہیضے کا شکار ہو کر مر گئی! ظاہر ہے کہ وہ غریب لڑکی تھی اس لئے اس کی موت ایسی نہیں ہو سکتی تھی جس کی شہرت ہوتی!“

”یہ کیا بکواس ہے!“ وچز ہسٹریائی انداز میں چیخی! اور عمران کے ان ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے جو اب بھی اس کے چارج میں تھے! سر ڈکسن نے پھر دخل دینا چاہا! لیکن وزیر داخلہ جو معزز مہمانوں میں سے تھے۔ ہاتھ اٹھا کر بولے ”اسے کہنے دو..... اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو دیکھا جائے گا!“

”لیکن میں اپنی چھت کے نیچے ہر ہائی نس کی توہین نہیں برداشت کر سکتا!“ سر وگفیلڈ غرایا!

”یہ تمہاری نہیں ملکہ معظم کی چھت ہے! چپ چاپ بیٹھے رہو!.....“ وزیر داخلہ نے پرسکون اور باوقار لہجے میں کہہ کر گوہن کو بیان جاری رکھنے کی اجازت دی!

"حضور.... والا......" گوہن گلوگیر آواز میں بولا! "میں بہت برا آدمی ہوں۔ خدا
معاف کرے۔ میں ڈیزہ کے بہکانے میں آگیا تھا۔ انہوں نے مجھے کثیر دولت کا لالچ دے
بات پر آمادہ کرلیا کہ میں اس فراڈ میں شریک ہو جاؤں! کیلی کی موت کے بعد ہی سے انہوں
اس کے مالدار چچا سے خط وکتابت شروع کر دی!...... مجھے علم تھا کہ کیلی اپنے کسی ایسے چچا
وجود سے واقف نہیں تھی جن کی موت اس کی تقدیر بدل دیتی...... بہرحال ڈیزہ کیلی کی ط
سے اس کے چچا سے خط وکتابت کرتی رہیں۔ پھر کیلی کی موت کے ٹھیک دو سال بعد اس
کے وکیل کا خط پہنچا کہ کیلی پیٹرسن لندن پہنچ جائے اس کے چچا کا انتقال ہو گیا!— یہ بات
بعد میں معلوم ہوئی کہ وکیل بھی ڈیزہ سے ملا ہوا تھا! ڈیزہ مجھے بھی اپنے ساتھ لندن لائیں
کی وجہ غالباً یہ تھی کہ میں نے ایک بہت بڑی چالاکی کی تھی! وہ یہ کہ کیلی کے کاغذات ڈیزہ
حوالے نہیں کیے تھے! وہ آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں! اگر میں کاغذات ڈیزہ کے حوالے
تو شاید آج یہ کہانی دہرانے کے لئے زندہ نہ ہوتا!— میں نے ڈیزہ سے صاف صاف کہہ دیا تھا
اگر میں نے کاغذات ان کے حوالے کیے تو میں بھی ٹھکانے لگا دیا جاؤں گا لہٰذا میں نے وہ کاغذ
اپنے ایک دوست کے پاس رکھوا کر اسے تاکید کر دی تھی کہ اگر کبھی میں غائب ہو جاؤں اور ا
ماہ تک میری کوئی خبر نہ ملے تو وہ کاغذات پولیس کے حوالے کر دیے جائیں!...... حالانکہ
حقیقت ہے کہ کاغذات پہلے بھی میرے ہی پاس تھے اور اب بھی ہیں!...... ڈیزہ نے کہا تھا
اچھی بات ہے اگر تم نے اپنی حفاظت کے خیال سے یہ اقدام کیا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں
پھر انہوں نے میری شادی اس لڑکی لارا سے کر دی!...... اور وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت پیش
آئی اس کو کیلی پیٹرسن بنا کر پیش کر دیا جائے گا! غالباً یہ لارڈ ہیوشام کی جائیداد حاصل کرنے
لئے پیش بندی تھی...... پھر لارا نے سروگفیلڈ کے یہاں ملازمت کر لی۔ ہماری شادی چوری چھپے
ہوئی تھی! میرے پاس شادی کا سرٹیفکیٹ موجود ہے پھر جب مکلارنس نے فتنہ کھڑا کیا تو ایک
شام ڈیزہ نے مجھے قید کر دیا!...... اس کے بعد میری آنکھیں ایک کشتی میں کھلیں اور وہاں ایک
خوفناک آدمی مجھ پر تشدد کرنے کے لئے موجود تھا! اس کا مطالبہ تھا کہ کیلی کے کاغذات
لیکن میں نے تہیہ کر لیا کہ ہرگز نہ دوں گا۔ ورنہ موت ہی سے ملاقات ہوگی...... پھر دوسری
جب مجھے ہوش آیا تو میں ان صاحب کی نگرانی اور حفاظت میں تھا!" گوہن نے عمران کی طرف

کرکے کہا! ایک لمحہ خاموش رہا پھر بولا "یہ عورت جو خود کو کیلی پیٹرسن کہہ رہی ہے! اس
میرے ساتھ بیوفائی کی...... یہ لیڈی وگفیلڈ بننے کے خواب دیکھنے لگی تھی!"
"پھر تو نے میرا نام لیا...... ذلیل...... کتے!" سروگفیلڈ دہاڑا......
"نہیں پیارے گوہن!" عمران احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا "تم ان کا نام نہ لو ان کا نام تو
ابھی میں لوں گا...... بات یہیں پر ختم نہ ہو جائے گی!"
دفعتاً لوگوں نے سروگفیلڈ کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا!...... نہ جانے کہاں سے اس نے ایک
برین گن نکال لی تھی!...... اس نے گرج کر کہا "تم سب کھڑے ہو جاؤ! قطار بناؤ اور باہر نکل چلو۔
ورنہ میں سب کو ابھی ڈھیر کر دوں گا!"
اس دوران میں عمران کے آدمی اس کہانی میں کچھ اس طرح محو ہو گئے تھے کہ انہوں نے
اپنے ریوالور دوبارہ ہولسٹروں میں ڈال لیے تھے۔
دفعتاً عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولا "تمہاری آخری حسرت بھی نکل جائے تو
اچھا ہے! اہالیان ڈیزہ مکلارنس! کرو فائر...... پرواہ نہ کرو ہم سب مر کر شہید ہو جائیں گے!"
برین گن کھٹکھٹا کر رہ گئی! اس سے ایک بھی گولی نہ نکلی! سروگفیلڈ نے اسے مجمع پر کھینچ مارا
اور اچھل کر بھاگا۔ لیکن ہال سے نکل جانا آسان کام نہیں تھا! عمران کے آدمی ہر دروازے پر
موجود تھے۔ ویسے عمران کی زبان سے مکلارنس کا نام سن کر کئی آدمیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں!
سروگفیلڈ پاگلوں کی طرح پلٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس پر سادہ لباس والے
ٹوٹ پڑے۔ عمران دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن پے در پے چیخیں ہال میں گونجیں اور حملہ
آوروں میں سے کئی لڑکھڑا کر گر پڑے! سروگفیلڈ کے ہاتھ میں ایک ننھا سا چاقو چمک رہا تھا!
پھر ایک وقت کئی فائر ہوئے اور سروگفیلڈ کا جسم چھلنی ہو گیا! پانچ زخمیوں کے درمیان وہ
بھی فرش پر تڑپ رہا! پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم اکڑ گیا!
دوسری طرف ڈیزہ اور لارا بیہوش پڑی تھیں!
دوسری صبح سر ڈیکن کے آفس میں عمران اور سنگ ہی داخل ہوئے۔ سر ڈیکن اس کے
منتظر تھے! عمران پچھلی رات ان واقعات کے بعد غائب ہی ہو گیا!
اس نے سر ڈیکن کو گوہن کی دریافت کے متعلق بتاتے ہوئے کہا! "اگر مکلارنس سے ڈیزہ کا

تعلق نہیں تھا تو گوہن اس کی قید سے ہاک نامی کشتی پر کیسے جا پہنچا تھا! مکلارنس اور ذہین
مشترکہ طور پر کام کر رہے تھے! مکلارنس نے ایک ہی پتھر سے دو پرندے شکار کر لئے
تھے۔ کیلی کا معاملہ اس طرح ابھرنے کے بعد ہی اسے منظر عام پر لانے سے لوگوں کے
سے شبہات بھی رفع ہو جاتے اور لارڈ ہیوبٹام کی جائیداد ہتھیانے میں بھی آسانی ہوتی
پچھلی ہی رات وہاں کون ایسا تھا جسے اس کے کیلی پیٹرسن ہونے میں شبہ رہا تھا! اسے
لارڈ ہیوبٹام کا وکیل تک اس کی تقریر پر بے تحاشہ تالیاں پیٹ رہا تھا!"

"یعنی یہ حماقت مجھ سے بھی سرزد ہوئی تھی!" سر ڈیکن نے جھینپے ہوئے انداز میں
کر کہا "غالباً مسٹر سنگ بھی ہم سے پیچھے نہیں تھے!"

"نہیں جناب مجھے موقع ہی نہیں مل سکا تھا کہ میں تالیاں بجاتا..... مجھے تو اسی پر
تھی کہ آخر سر وگفیلڈ مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہو گیا ہے۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تم لندن میں
قسم کی تکلیف نہ اٹھانا! میری تجوریاں تمہارے لئے ہر وقت کھلی رہیں گی! اب یہ بات سمجھ
آئی کہ معاملہ دوسرا تھا!..... دراصل وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ گوہن میرے قبضے میں ہے!.....
بھی انہیں صاحبزادے کی حرکتوں کا نتیجہ تھا! انہوں نے پہلے ہی میری طرف سے مکلارنس
کے خلاف ایک چیلنج شائع کرا دیا تھا!"

"ارے توبہ توبہ!" عمران اپنا منہ پیٹنے لگا!..... اور سر ڈیکن ہنس پڑے! پھر انہوں نے
پوچھا "اچھا اس کا دوسرا مقصد کیا تھا!"

"دوسرا مقصد!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا "دوسرا مقصد یہ تھا کہ اب مکلارنس کا خاتمہ
ہو جائے تاکہ سر وگفیلڈ وہ بڑی جائیدادوں پر بقیہ زندگی اطمینان اور آسائش سے گزار سکے
اسی لئے وہ اپنے گروہ کے ایک آدمی پیلوپیڈا کو بار بار سامنے لاتا رہا! پیلوپیڈا کی بہادری میں کوئی
نہیں لیکن اس کی کھوپڑی خالی تھی! اس کے گروہ کو وہی کنٹرول کرتا تھا اور گروہ والے بھی
سمجھتے تھے کہ ان کا سرغنہ وہی ہے اور وہی مکلارنس بھی ہے پیلوپیڈا میک اپ کا بھی ماہر تھا
لئے اس کے گروہ والے اس کی اصلی شکل و شباہت سے ناواقف تھے! یہی وجہ تھی کہ وہ گرفتار
ہونے پر اس کی نشاندہی نہیں کر پاتے تھے! بہر حال سر وگفیلڈ کی ذہانت ہی سے مرعوب ہو کر
پیلوپیڈا نے اس کے لئے کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہوگی! ورنہ اس قسم کے لوگ کسی کے

غلام بننا پسند نہیں کرتے!
سر وگفیلڈ بڑا ذہین تھا! مگر کیا وہ پیلوپیڈا کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا تھا کہ وہ دوستانے استعمال
کرے۔ مگر نہیں اب تو وہ اسے مکلارنس کے نام سے کنوا دینا چاہتا تھا تاکہ بقیہ زندگی چین سے
بسر کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی موت کے بعد سے لندن میں امن ہو گیا ہے..... سر وگفیلڈ
ایک پیچ تک گوہن والے معاملے کے اٹھنے کا منتظر رہا..... پھر اسے یقین ہو گیا کہ گوہن مسٹر
سنگ ہی کے پاس ہے۔ اگر پولیس کے قبضے میں ہوتا تو اب تک یہ مرحلہ بھی طے ہو جاتا!—
اس لئے اس نے چچا سنگ کے لئے تجوریاں کھولنی شروع کر دی تھیں!"

"مگر پچھلی رات والی برین گن کو کیا ہو گیا تھا! وہ خالی تھی! ظاہر ہے کہ اس نے خالی سمجھ کر
نہ نکالی ہوگی!"

"وہ پہلے ہی خالی کر دی گئی تھی! اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ اس وقت کہاں ہوتے!"

"کیسے خالی کر دی گئی تھی!"

"اب میں کہاں تک بتاؤں میری ٹانگوں میں درد ہونے لگا بولتے بولتے! اخیر جناب!.....
بات یہ ہے کہ گوہن کے ہوش میں آنے کے بعد ہی واقعات معلوم کر کے میں نے چوبیس گھنٹے
تک ان معاملات پر غور کیا اور اسی نتیجے پر پہنچا جو ابھی بیان کر چکا ہوں! ظاہر ہے اس کے بعد
مجھے چین کہاں! راتوں کو سر وگفیلڈ کی کوٹھی کی تلاشیاں لیتا! مجھے وہاں اسلحے کا ایک بہت بڑا ذخیرہ
ملا! دراصل مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے ان لوگوں کے گٹھ جوڑ کا ثبوت مل سکے! لہٰذا
میں ایک ایک کونہ کھدرا ٹٹولتا پھرتا تھا۔ جشن سے ایک رات پہلے میں پھر اس کی کوٹھی میں
گھسا..... اور اسی تلاش کے سلسلے میں اس ہال میں جا پہنچا جہاں دعوت کے لئے میزیں اور
کرسیاں ایک دن پہلے لگا دی گئی تھیں! اتفاقاً میرا ہاتھ میز کے اس خفیہ خانے کے اسپرنگ
سے جا لگا! خانہ کھل گیا! اس میں برین گن موجود تھی! اس میں میگزین موجود تھا!..... اس کے
سامنے رکھی ہوئی کرسی پر نظر ڈالی تو وہ میزبان کی ثابت ہوئی۔ بس میں نے میگزین خالی کر کے
برین گن پھر وہیں رکھ دی! سر وگفیلڈ بڑا چالاک آدمی تھا! دوسری شام میں نے آنکھ بچا کر ایک بار
پھر اس کا جائزہ لیا۔ لیکن میگزین بدستور خالی ہی تھا!..... اف فوہ مگر یہ ڈچز اس سے بھی زیادہ
چالاک عورت ہے!..... اس نے خواہ مخواہ کسی بک کارنر کا حوالہ دے کر ہمیں الجھانا چاہا تھا!.....

”قطعی نشے میں نہیں تھی.... بہر حال اب میں سوچ رہا ہوں کہ ڈیڈی اور چچا سنگ سے ایک نسل پیدا کرنے کا تجربہ کروں جن کے افراد بیک وقت عقلمند ہی کے ہوں گے۔ اچھا ٹاٹا اب گھر جا کر اپنی ممی کو ایک خط لکھوں گا....“

عمران کسی خیالی الو کی طرح اڑا اور باہر نکل گیا۔ سنگ ہی اور سر ونگن بیٹھے رہ گئے۔

(ختم شد)

عمران سیریز
جلد نمبر
4
لندن کا فتنہ
12 - لاشوں کا بازار
13 - قبر اور خنجر
14 - آہنی دروازہ
ابن صفی